جموں وکشمیر میں مالی شمولیت کے فروغ میں کمرشل بنکوں کا کردار

تحقیقی مقالہ برائے

ڈاکٹر آف فلاسفی

معاشیات

تحقیق کار

یاسر ابراہیم پوسوال

اندراج نمبر (A181438)

نگران تحقیق

پروفیسر فریدہ صدیقی

اسکول برائے فنون وسماجی علوم

شعبۂ معاشیات، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی

حیدر آباد۔انڈیا

ستمبر۔۲۰۲۲

فہرست ابواب بندی

نمبر شمار	ابواب	عنوانات	صفحات
1		اظہار تشکر	I-II
2	اول	تعارف	1-21
3	دوم	ادب کا جائزہ	22-43
4	سوم	ہندوستان میں بینکنگ سیکٹر کی ترقی	44-62
5	چہارم	مالی شمولیت کے فروغ کے لئے اقدامات: نفاذ اور کامیابی	63-114
6	پنجم	مالیاتی شمولیت انڈکس: نتائج اور تجزیہ	115-135
7	ششم	ماحصل	136-147

اظہار تشکر

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

سب سے پہلے میں اللہ تعالیٰ کے حضور شکر گزار اور سر بہ سجدہ ہوں، جو نہایت مہربان، جلال اور رحم کرنے والا ہے، جس کی مہربانیوں نے مجھے صحت، طاقت، صبر اور اپنے تحقیقی کام کو مکمل کرنے کے عزم سے نوازا۔

میں اپنی ریسرچ سپر وائزر، **پروفیسر فریدہ صدیقی** کا بے حد مشکور ہوں، جنہوں نے میرے اس کام کے دوران غیر متزلزل حمایت اور سرپرستی کی اور میں ان کی وسیع مہارت اور تجربے سے بے حد متاثر ہوا۔ تحقیق کا یہ دوران کی سرپرستی کے بغیر ناممکن تھا۔

میں حقیقی طور پر **ڈاکٹر سید حسن قائد** اور **ڈاکٹر کے ایم ضیاء الدین** کا ممنون ہوں کہ RAC میٹنگز میں ان کی قیمتی بصیرت اور تجاویز شامل حال رہیں جنہوں نے میری سوچ میں اضافہ اور حوصلہ دیا۔ میں ڈاکٹر **اختر پرویز**، لائبریرین MANUU اور لائبریری کے تمام عملے کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اس ڈگری کی پوری مدت میں تعاون کیا۔ میں شعبہ معاشیات کے تدریسی اور غیر تدریسی عملے کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ انھوں نے گراں قدر مدد کی۔

میں شفیق ساگر، شکیل احمد، مظفر آرزو، عبدالقیوم، نزاکت گورسی، ارشاد چوہدری، مرتضیٰ علی ناصری اور فیصل عزیز کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہوں گا کہ ان کی مہربان مدد اور تعاون نے میرے مطالعہ اور زندگی کو ایک شاندار رخ عطا کیا۔ میں نے حیدرآباد میں جو بہترین وقت گزارا ہے، یونیورسٹی میں یا اس سے باہر، مکمل طور پر ان کی سخاوت کی وجہ سے ہے۔

مزید برآں، میں شادمان ظفر، ناصر الاسلام میر، مظفر حسین ڈار، یوسف خان اور اکرام چوہدری کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہوں گا کہ انہوں نے تحقیق سے متعلق چیزوں میں بیش قیمت تعاون کیا جو میرے تحقیقی طریقوں کو تشکیل دینے اور میرے نتائج پر تنقید کرنے میں واقعی متاثر کن تھا۔ ان کے تنقیدی تبصرے اور وسائل سے بھرپور بصیرت افروز اصلاح توقع سے زیادہ قیمتی ثابت ہوئی۔

میں اس کوشش کے دوران ST طلباء کے لیے نیشنل فیلوشپ کی اسکیم کے تحت، قبائلی امور GoI کی وزارت کی طرف سے فراہم کی گئی مالی مدد کا بھی اعتراف کرتا ہوں۔

اس تحقیقی کام میں کئی مرحلے ایسے بھی آئے جہاں میں تھک ہار کر بے بس ہو جاتا، چوں کہ یہ ایک طویل مشکل سفر ہے لیکن میرے خاندان نے مجھے فائنل لائن تک پہنچانے میں مستقل مدد کی ہے۔ میں اپنے پیارے والدین جناب محمد ابراہیم پوسوال اور مسز رضیہ بیگم کا بے حد شکر گزار ہوں؛ میرے بڑے بھائی شوکت امین پوسوال، محمد امین پوسوال اور ظہور امین پوسوال میری زندگی بھر تحریک اور مثبتیت کا مستقل ذریعہ ہیں۔ ان کی دعاؤں اور کاوشوں نے مجھے زندگی میں یہاں تک پہنچایا ہے۔

میں اس کام میں اپنے بڑے بھائی جناب شوکت امین پوسوال کا خصوصی شکر گزار ہوں جنہوں نے میری زندگی کے ہر شعبے میں تعاون کیا۔ ان کی رہنمائی اور مدد کے بغیر اس منزل تک پہنچنا ممکن نہیں تھا۔

سب سے آخر میں، میں خاص طور پر اپنی پیاری اہلیہ **روزی طیبہ** کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا کہ جنہوں نے میری زندگی میں ان کی شاندار اور پر مسرت موجودگی کے ساتھ ساتھ غیر مشروط حمایت، محبت اور میری حوصلہ آفزای کی۔

یاسر ابراہیم پوسوال

باب اول

تعارف

1.1 مطالعہ کا پس منظر

یہ دلیل کہ فینانس' ترقی کے عمل کا مرکز ہے، نظریاتی اور تجرباتی طور پر اچھی طرح سے قائم ہے۔ اقتصادی ادب نے مختلف ذرائع تجویز کیے ہیں جن کے ذریعے ترقی یافتہ مالیاتی نظام معاشی ترقی کو فروغ دے سکتا ہے۔ یہ استدلال کیا جاتا ہے کہ ایک نفیس مالیاتی نظام آسانیاں پیدا کرتا ہے۔ادائیگی کی خدمات(payment services)کی فراہمی کے ذریعے اشیاء اور خدمات کا تبادلہ، متحرک(mobilizes)اور بچت کو سرمایہ کاری کی صورت میں ان کے پیداواری استعمال کے لیے مختص کرتا ہے اور اس وجہ سے ترقی کو متاثر کرتا ہے۔

ایک جامع مالیاتی نظام محفوظ اور محفوظ بچت اور قرض دینے کے طریقوں کی راہیں فراہم کرکے اور موثر مالیاتی خدمات کی پوری رینج کو سہولت فراہم کرکے کارکردگی اور فلاح و بہبود کو بڑھاتا ہے۔ مالیاتی اخراج نہ صرف کم ترقی یافتہ اور کم آمدنی والے ممالک کے لیے ایک اہم تشویش ہے۔بلکہ بہت سے ترقی یافتہ اور زیادہ آمدنی والے ممالک بھی اس کا شکار ہیں، کیونکہ ترقی یافتہ ممالک میں کم آمدنی والے طبقے سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی ایک بڑی تعداد بھی اپنے رسمی مالیاتی نظام سے باہر پائی جاتی ہے۔ایک جامع مالیاتی نظام کی اہمیت کو بڑے پیمانے پر تسلیم کیا گیا ہے اور بہت سے ممالک میں مالیاتی شمولیت کو پالیسی کی ترجیح کے طور پر دیکھا جاتا ہے-

ایک قابل رسائی اور شفاف مالیاتی نظام معاشی اور سماجی امکانات کو فروغ دے سکتا ہے، خاص طور پر ترقی پذیر ممالک میں۔ نتیجے کے طور پر، مالی شمولیت مالیاتی خدمات تک رسائی کو بہتر بناتی ہے اور غریب افراد کو نقد لین دین کی پیچیدہ اور مہنگی حدوں پر قابو پانے میں مدد کرتی ہے۔ مالی شمولیت ترقی پذیر ممالک میں لوگوں کو تعلیم میں سرمایہ کاری کرنے یا چھوٹے یا درمیانے درجے کے کاروبار بنانے کے لیے مائیکرو کریڈٹ حاصل کرنے کا موقع فراہم کر کے بچت میں اضافہ کرتی ہے۔ (Caskey et al., 2006),(Honohan, 2008), (Dupas and Robinson,2013).

ترقی کے موجودہ دور میں یہ خیال کیا جاتا ہے کہ ایک منظم (sustained) اور رسمی مالیاتی فریم ورک (formal financial framework) کے بغیر معیشت برقرار نہیں رہ سکتی معیشت کے تمام معاشی مسائل بالواسطہ directly یا بلاواسطہ indirectly) اس کے مالیاتی نظام سے متاثر ہوتے ہیں۔ یہ کہنا غلط نہیں ہوگا کہ مالیاتی نظام تکنیکی طور پر معیشت کے لیے خون کا کام کرتا ہے۔ ایک صحت مند مالیاتی نظام کسی قوم کو اپنے معاشی مسائل سے زیادہ موثر طریقے سے نمٹنے کے لیے ایک بہتر پلیٹ فارم (platform) فراہم کرتا ہے۔ مالی شمولیت کو اقتصادی مقاصد اور نتائج کے درمیان ایک پل کے طور پر سمجھا جاتا ہے۔ دنیا بھر میں، ایک ایجنڈے کے طور پر مالی شمولیت (Financial inclusion) پر توجہ مرکوز کرنا اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ مالی شمولیت ایک فرد اور چھوٹے کاروباروں کو معیشتوں کو مضبوط بنانے کے لیے بااختیار بناتی ہے اور اسے اقتصادی ترقی میں ایک اہم ستون کے طور پر بھی دیکھا جاتا ہے۔ تقریباً ہر ملک کے لیے عام طور پر اور ترقی پذیر معیشتوں کے لیے خاص طور پر، اپنے غیر بینک والے عوام کو ایک رسمی مالیاتی نظام سے جوڑ کر مالیاتی شمولیت کے دائرے کو زیادہ سے زیادہ کرنا بنیادی

مقاصد میں سے ایک سمجھا جاتا ہے۔ عالمی سطح پر عالمی بینک اور بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (IMF) جیسے اہم ادارے اس کی پروسیسنگ اور کامیابیوں پر مسلسل کام کر رہے ہیں۔ مزید برآں، یہ حقیقت ہے کہ مالی شمولیت لوگوں (خاص طور پر غریب اور کمزور طبقے) کو بہتر تعلیم، طبّی اخراجات اور یہاں تک کہ کاروبار شروع کرنے کے لیے رسمی مالی مدد فراہم کر کے غربت کی زنجیر کو توڑنے میں مدد کرتی ہے۔

عالمی شہرت یافتہ ماہر اقتصادیات ڈاکٹر امرتیہ نے بیان کیا کہ "غربت مواقع سے محرومی ہے"۔ یہ ہندوستان جیسے بڑے اور متنوع (varied) ملک میں مالی شمولیت کی بے پناہ اہمیت کو واضح طور پر ظاہر کرتا ہے۔ ایک بار جب معاشرے کے مالی طور پر کمزور طبقات کو مرکزی دھارے کے مالیاتی نظام تک رسائی حاصل ہو جاتی ہے، تو وہ اضافی آمدنی کے سلسلے پیدا ہونے والی اپنی بچتوں میں سرمایہ کاری کرنے اور اثاثے بنانے کے لیے مائیکرو کریڈٹ کا استعمال کر سکتے ہیں اور انشورنس مصنوعات خرید سکتے ہیں جو بیماری، معذوری اور موت کے وقت مالی طور پر ان کی حفاظت کر سکتے ہیں، اور اپنے بچوں کی تعلیم کے لیے فنڈز حاصل کر سکتے ہے۔ ایک کم ترقی یافتہ ملک ہونے کے ناطے، مالیاتی شمولیت کو زیادہ سے زیادہ کرنا اہم اور فوری ہے کیونکہ اس حقیقت کی وجہ سے کہ رسمی مالیات تک رسائی غربت، بے روزگاری اور دیگر سماجی و اقتصادی مسائل کو ختم کرنے یا کم کرنے میں اہم اثر ڈالتی ہے۔ نتیجتاً، مالی شمولیت کے تصور پر بحث کرنا اور مالی اخراج کی حد کو ظاہر کرنا بھی اتنا ہی ضروری ہے۔ مالی شمولیت کی اہمیت کو مد نظر رکھتے ہوئے اس پر ماہرین کے تاثرات درج کرنا بھی نہایت اہم ہے۔ مالیت سے تعلق رکھنے والی تنظیم و ماہرین نے اس کو مختلف الفاظوں میں بیان کیا ہے جو کہ باب کے اگلے حصے میں شامل کیے گیے ہیں۔

1.2 مالی شمولیت کی تعریف

ایک تصوراتی فریم ورک کی تعمیر اور مالیاتی نظام تک محدود رسائی میں اہم کردار ادا کرنے والے بنیادی مسائل کی نشاندہی کرنے کے لیے مالیاتی شمولیت کی تعریف کی جانی چاہیے۔ متعلقہ لٹریچر کے جائزے کے مطابق، مالی شمولیت کی عام طور پر متفقہ تعریف نہیں ہے۔ شمولیت کا اندازہ لگانے میں سمجھی جانے والی مشکل کی وجہ سے، مالیاتی اخراج کو اکثر مالی شمولیت کی تعریف کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ مالیاتی اخراج پر ابتدائی گفتگو سماجی اخراج پر گفتگو سے پہلے تھی اور بنیادی طور پر مالیاتی خدمات تک جغرافیائی رسائی کے سوال پر مرکوز تھی، خاص طور پر بینک برانچوں (لیشون اینڈ تھرفٹ، 1996)۔ تاہم، مالیاتی اخراج صرف جسمانی رسائی کے لحاظ سے مالیاتی خدمات کے بدلتے ہوئے جغرافیے کی وجہ سے نہیں ہے۔ لہٰذا، بحث کا دائرہ وسیع کر دیا گیا ہے تاکہ تمام قسم کے افراد کا احاطہ کیا جا سکے جو چند یا کوئی مالی خدمات استعمال نہیں کرتے -(فورڈ اینڈ رو لنگسن، (1996)-جب مالی شمولیت کی وضاحت کی بات آتی ہے تو، ممالک اور خطوں کی سماجی، اقتصادی اور مالی ترقی کی سطح، مالیاتی شعبے میں داؤ پر لگاتے ہوئے(-stakes in the- financial sector)، اور یہاں تک کہ ان لوگوں کی سماجی و اقتصادی خصوصیات کے لحاظ سے مختلف ترجیحات ہوتی ہیں جو مالی طور پر باہر ہیں۔ جب مالی اخراج کی بات آتی ہے تو رسائی، شرائط، قیمتوں کا تعین، مارکیٹنگ، یا خود سے اخراج (self-exclusion) وہ تمام عوامل ہوتے ہیں جو کسی شخص یا تنظیم کو اپنی مطلوبہ مالیاتی خدمات حاصل کرنے سے قاصر (unable) ہونے کا باعث بنتے ہیں۔ ادبی مطالعہ اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ آپریشنل تعریفوں کی اکثریت سیاق وسباق (context-specific) سے متعلق ہے، جو مالی اخراج اور سماجی اقتصادی حالات کے ملک کے مخصوص مسائل سے پیدا ہوتی ہے۔ نتیجتاً، مالیاتی اخراج کے سیاق وسباق

(context-specific)کے مخصوص پہلو عوامی پالیسی کے نقطہ نظر سے اہم ہیں۔اس کے علاوہ، مالی شمولیت اور اخراج(exclusion)کی تعریفیں ان سے تیار ہوئی ہیں جو بنیادی طور پر ایک وسیع تر تعریف تک جسمانی رسائی(physical access)پر توجہ مرکوز کرتی ہیں جس میں مصنوعات اور خدمات تک رسائی، ان کے استعمال اور ان کو سمجھنا شامل ہے۔مالیاتی مصنوعات یا خدمات تک رسائی کی بنیاد پر، آپریشنل مالی شمولیات کی تعریف اس عمل میں شامل مالیاتی اداروں یا خدمات فراہم کرنے والوں کے کردار پر زور دیتی ہے۔ مندرجہ ذیل اسکیمیٹک(schematic) شکل میں، مختلف مالیاتی مصن یا خدمات اور ادارہ جاتی ڈھانچے کی ساخت کو ظاہر کرتا ہے۔

مصنف/انسٹی ٹیوشن	ڈیفینیشن	انڈیکیٹرز
ایشیائی ترقیاتی بینک (2000)	غریب اور کم آمدنی والے گھرانوں اور ان کے مائیکروانٹرپرائزز کے ذخائر، قرضے، ادائیگی کی خدمات، رقم کی منتقلی اور انشورنس جیسی مالیاتی خدمات کی ایک وسیع رینج کی فراہمی۔	ڈپازٹس، قرضے، ادائیگی کی خدمات، رقم کی " منتقلی اور انشورنس۔
اسٹیفن پی۔ سنکلیئر (2001)	مالی اخراج کا مطلب ہے ایک مناسب شکل میں ضروری مالیاتی خدمات تک رسائی حاصل کرنے میں ناکامی۔ اخراج منفی تجربات یا تاثرات کے جواب میں رسائی، حالات، قیمتوں، مارکیٹنگ یا خود سے اخراج کے مسائل کے نتیجے میں ہو سکتا ہے۔	رقم کی ترسیل، کریڈٹ، انشورنس، قرض اور قرض کی امداد، طویل مدتی بچت اور مالی خواندگی کے لیے بنیادی بینکنگ خدمات
ٹریژری کمیٹی، ہاؤس آف کامنز، یوکے (2004)	مناسب مالیاتی مصنوعات تک رسائی کے لیے افراد کی اہلیت "اور خدمات۔	سب کے لیے سستی کریڈٹ اور بچت اور" مالی مشورے تک رسائی۔

اقوام متحدہ 2006	یک مالیاتی شعبہ جو تمام 'بینکبل' لوگوں اور فرموں کے لیے قرض تک 'رسائی' فراہم کرتا ہے، تمام بیمہ کے قابل افراد اور فرموں کے لیے انشورنس اور ہر ایک کے لیے بچت اور ادائیگی کی خدمات تک۔ جامع مالیات کی ضرورت نہیں ہے کہ ہر وہ شخص جو اہل ہے ہر ایک خدمات کا استعمال کرے، لیکن اگر وہ چاہیں تو انہیں استعمال کرنے کا انتخاب کرنے کے قابل ہونا چاہیے۔	کریڈٹ، انشورنس، بچت، ادائیگی کی خدمات تک رسائی۔
ورلڈ بینک 2008	"الیاتی خدمات تک وسیع رسائی کا مطلب مالیاتی خدمات کے استعمال میں قیمت اور غیر قیمت کی رکاوٹوں کی عدم موجودگی ہے؛اس کی تعریف اور پیمائش کرنا مشکل ہے کیونکہ رسائی کی بہت سی جہتیں ہیں۔"	مالیاتی خدمات تک رسائی جیسے ڈپازٹ، کریڈٹ، ادائیگی، انشورنس

ہندوستانی تناظر میں، سی رنگاراجن کی صدارت میں ہندوستان میں مالی شمولیت سے متعلق کمیٹی کی رپورٹ کی تعریف 2008 کو سب سے موزوں تعریف سمجھا جاتا ہے۔ رپورٹ میں مالی شمولیت کی تعریف "مالیاتی خدمات تک رسائی کو یقینی بنانے اور بروقت اور مناسب قرضے کو یقینی بنانے کے عمل کے طور پر کی گئی ہے جہاں کمزور طبقوں جیسے پچھڑے اور کم آمدنی والے گروہوں کو سستی قیمت پر مالی سہولیات مہیا ہوں۔

قومی سطح پر، کچھ دوسرے اداروں اور تنظیموں نے بھی مالیاتی خدمات کے مختلف جہتوں(dimensions) پر غور کرتے ہوئے مالی شمولیت کی تعریف کی ہے جیسا کہ CRISIL نے اسے "معاشرے کے تمام

طبقوں کی رسمی مالیاتی خدمات جیسے کریڈٹ، ڈپازٹ، انشورنس اور پنشن کی خدمات تک رسائی کی حد" کے طور پر بیان کیا ہے۔

بہت سے ممکنہ طریقے ہیں جن میں مالی شمولیت کی اصطلاح کی تعریف کی جا سکتی ہے، جن میں سے ہر ایک، ایک یا دوسرے پہلوؤں کو چھوتا ہے۔ بہت سے ماہرین اور اداروں نے مختلف اصطلاحات میں تعریف کی ہے جو مالی شمولیت کے تقریباً تمام پہلوؤں کو ایک ساتھ رکھتی ہے۔ اسی طرح، مالیاتی شعبے کی اصلاحات پر رگھورام راجن کمیٹی نے مالی شمولیت کی تعریف اس طرح کی ہے کہ "مالیاتی خدمات تک رسائی کو بڑھانا جیسے ادائیگی کی خدمات، بچت کی مصنوعات، انشورنس اور پنشن وغیرہ"۔ مزید، ریزرو بینک آف انڈیا نے اسے "مناسب قیمت پر مالی خدمات کی وسیع رینج تک عالمی رسائی کے طور پر بیان کیا ہے۔ ان میں نہ صرف بینکنگ مصنوعات بلکہ دیگر مالیاتی خدمات جیسے انشورنس اور ایکویٹی مصنوعات بھی شامل ہیں۔

1.3 مالیاتی اخراج کی نوعیت، وجوہات اور نتائج

خارج (exclusion) ہونے کی نوعیت اور مظاہرہ (manifestations) اور وہ متغیرات جو اس کا سبب بنتے ہیں، متنوع (diverse) ہیں۔ لہذا، کوئی ایک عنصر مناسب طریقے سے مظاہر (phenomena) کی وضاحت نہیں کر سکتا۔ جسمانی رسائی، مہنگی فیس اور جرمانے، مصنوعات سے منسلک شرائط جو انہیں نامناسب یا مشکل بناتی ہیں، اور یہ خیالات کہ مالیاتی خدمات کمپنیاں کم آمدنی والے افراد کے لیے ناپسندیدہ ہیں، کو اکثر مالیاتی خدمات کی توسیع میں بنیادی رکاوٹوں کے طور پر بیان کیا جاتا ہے (سنکلیئر، 2001). مالی شمولیت کی راہ میں حائل رکاوٹیں جان بوجھ کر نہیں کھڑی کی گئیں بلکہ یہ مالیاتی

خدمات کی صنعت کے بنیادی آپریشن کا نتیجہ ہیں۔(Kempson, et al., 2000)مالی شمولیت میں مختلف قسم کی جسمانی اور جغرافیائی رکاوٹوں کے ساتھ ساتھ اضافی عوامل کی ایک وسیع صف کا تجزیہ کرتا ہے جو مخصوص حالات میں بعض مصنوعات اور افراد کے لیے مالی اخراج میں حصہ ڈال سکتے ہیں۔مالی اخراج (financial exclusion) کی متعدد "جہتوں(forms)" یا "شکلوں(dimensions)" کی نشاندہی کی گئی ہے۔ "مالی اخراج کے اہم پہلوؤں میں شامل ہیں: (i) رسائی کا اخراج(access exclusion)-رسک مینجمنٹ کے ذریعے رسائی کی پابندی (مالی خدمات فراہم کرنے والوں کی طرف سے)؛(ii) شرط سے اخراج(condition exclusion)-مالیاتی مصنوعات سے منسلک شرائط جو انہیں آبادی کے کچھ طبقات کی ضروریات کے لیے نامناسب بناتی ہیں۔(iii) قیمتوں کا اخراج(price exclusion)- کچھ لوگ صرف ان قیمتوں پر مالیاتی مصنوعات تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں جو وہ برداشت نہیں کر سکتے۔اور (iv)مارکیٹنگ سے اخراج(marketing exclusion)-کچھ لوگوں کو مؤثر طریقے سے ٹارگٹڈ مارکیٹنگ اور سیلز اور (v)خود کو خارج(self-exclusion) کر دیا گیا ہے- لوگ سروس فراہم کنندگان کی طرف سے رسائی سے انکار کے خوف کی وجہ سے مالیاتی مصنوعات کا انتخاب نہ کرنے کا فیصلہ کرتے ہیں۔"

اس بات پر بحث کرنا بھی ضروری ہے کہ لوگوں کے پاس باضابطہ مالیاتی ادارے میں اکاؤنٹ کیوں نہیں ہے۔2017 کے گلوبل فائنڈیکس پول (Global Findex poll) نے مالیاتی ادارے کے اکاؤنٹ کے بغیر بالغوں سے پوچھا کہ ان کے پاس کوئی اکاؤنٹ کیوں نہیں ہے-زیادہ تر جواب دہندگان نے دو وضاحتیں فراہم کیں۔سب سے زیادہ عام وجہ اکاؤنٹ کو استعمال کرنے کے لیے ناکافی فنڈز تھا۔دو تہائی

جواب دہندگان نے بینک اکاؤنٹ نہ ہونے کی وجہ کے طور پر اس کی نشاندہی کی، اور تقریباً ایک پانچویں نے اسے واحد وجہ قرار دیا۔ جواب دہندگان کے ایک چوتھائی نے لاگت اور فاصلے کا حوالہ دیا، اور اسی طرح کے تناسب نے بتایا کہ ان کے پاس کوئی اکاؤنٹ نہیں ہے کیونکہ ان کے خاندان کے ایک رکن کے پاس پہلے سے ہی اکاؤنٹ ہے۔ دستاویزات کی کمی اور مالیاتی نظام میں عدم اعتمادی کو تقریباً ایک پانچواں افراد نے نوٹ کیا جن کا بینک اکاؤنٹ نہیں ہے، جبکہ مذہبی مسائل چھ فیصد نے بیان کیے ہیں۔

1.4 مالی اخراج کی حدود

مالی شمولیت کی اہمیت کو مد نظر رکھتے ہوئے ، سب سے پہلے معاشرے کے مالی طور پر خارج (exclusion) ہونے والے حصے تک پہنچنے اور ان کو باضابطہ مالیاتی نظام میں شامل کرنے کے لئے اس کے مطابق منصوبہ بندی کرنے کے لئے مالی اخراج (financial exclusion) کی حد (Extent) کا پتہ لگانا ناگزیر ہے۔ حالیہ دنوں میں، ۔بینک نے دنیا بھر میں مالی اخراج کی حد کا پتہ لگانے کے لئے عالمی فائنڈیکس پلان (Global Findex Database) کے تحت تیسرا سروے کیا۔اس رپورٹ میں متنوع نتائج بر آمد ہوئے ہیں کہ وقت کے ساتھ ساتھ مالی شمولیت کے رجحان کو کس طرح تبدیل کیا گیا ہے۔ ورلڈ بینک کی گلوبل فائنڈیکس ڈیٹا بیس (Global Findex Database) رپورٹ (2017) کے مطابق، 1.7 بلین سے زیادہ بالغوں کے پاس بینک اکاؤنٹ نہیں ہے (مالی ادارے میں یا موبائل منی فراہم کرنے والے کے ذریعے)۔ جبکہ ترقی یافتہ ملک میں 94 فیصد بالغوں کے پاس اکاؤنٹ ہے، عملی طور پر یہ تمام غیر بینک شدہ بالغ ترقی پذیر ممالک میں رہتے ہیں۔ در حقیقت، دنیا کی تقریباً نصف عوام جو بینک سے محروم ہیں صرف سات ترقی پذیر ممالک یعنی بنگلہ دیش، چین، ہندوستان، انڈونیشیا،

میکسیکو، نائجیریا اور پاکستان میں مقیم ہیں۔ مندرجہ ذیل بحث مختلف سماجی و اقتصادی اشاریوں کو مدنظر رکھتے ہوئے پوری دنیا میں مالیاتی شمولیت کے انداز اور رجحان کو واضح کرتی ہے۔ مندرجہ ذیل تصویر 1 میں، دنیا بھر میں غیر بینک شدہ بالغوں کا مظاہرہ پیش کیا گیا ہے جو مالی اخراج کی حد کو ظاہر کرتا ہے۔

Source: Global Findex Database, The World Bank- 2017

سال 2014 اور 2017 کے درمیان، عالمی سطح پر تقریباً 51.5 کروڑ افراد نے رسمی مالیاتی سیٹ اپ (financial setup) یا موبائل منی (mobile money) سروس کے ذریعے اکاؤنٹ کھولے۔ دنیا بھر میں اکاؤنٹ رکھنے والے افراد میں 2011 میں 51 فیصد سے 2017 میں 69 فیصد تک اضافہ ہوا ہے۔ زیادہ آمدنی والے ممالک میں، 94 فیصد لوگوں کے پاس بینک اکاؤنٹ ہیں، لیکن کم ترقی یافتہ

ممالک میں، صرف 63 فیصد بالغوں کے پاس رسمی اکاؤنٹ ہے- مزید یہ کہ، اکاؤنٹ کی ملکیت انفرادی ممالک میں وسیع پیمانے پر مختلف ہوتی ہے۔

تصویر2: عالمی سطح پر ترقی یافتہ وترقی پزیر ممالک میں بنک کھاتوں کی شرح (2011-2017)

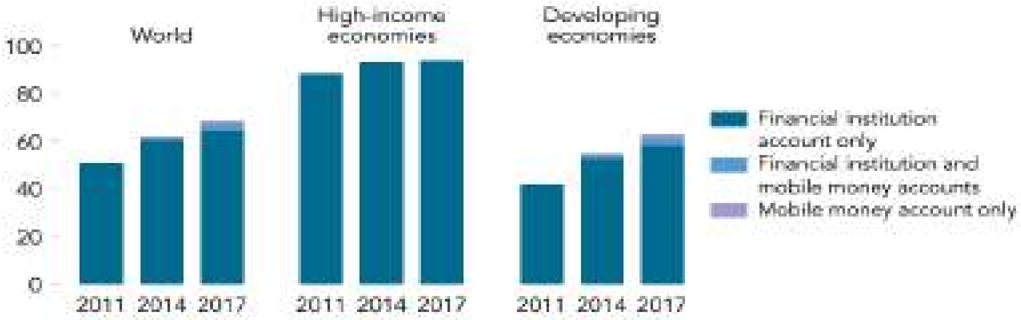

Source: Global Findex Database, The World Bank, 2017

جیسا کہ وقت کے ساتھ ساتھ رسمی اکاؤنٹ کی ملکیت میں مسلسل اضافہ ہوتا گیا لیکن سماجی واقتصادی محاذوں پر، امیر اور غریب، مرد اور عورت، خواندہ (literate) اور ناخواندہ (illiterate) وغیرہ کے درمیان رسمی اکاؤنٹ کی ملکیت میں اب بھی نمایاں فرق موجود ہے۔ جب کہ 72% مردوں کے پاس اکاؤنٹ ہے، جبکہ صرف 65% خواتین کے پاس اکاؤنٹ ہیں۔ یہ سات فیصد صنفی فرق 2014 اور 2011 میں بھی دیکھا گیا تھا۔ ترقی یافتہ معیشتوں میں صنفی فرق 2014 کے بعد غیر معمولی ہو گیا جبکہ ترقی پذیر معیشتوں میں یہ فرق 9 فیصد پوائنٹ پر مستحکم ہے۔ نیچے دی گئی تصویر میں، دنیا بھر میں اکاؤنٹ کی ملکیت میں صنفی فرق کو واضح کیا گیا ہے۔ عالمی منظر نامے میں، غریب بالغوں کے پاس اپنے امیر ہم منصبوں کے مقابلے میں باضابطہ بینک اکاؤنٹ رکھنے کا امکان کم ہوتا ہے۔

تصویر3: اکاؤنٹ کی ملکیت میں صنفی فرق(بینک اکاؤنٹ رکھنے والے بالغوں کی فیصد عمر)(2011-2017)

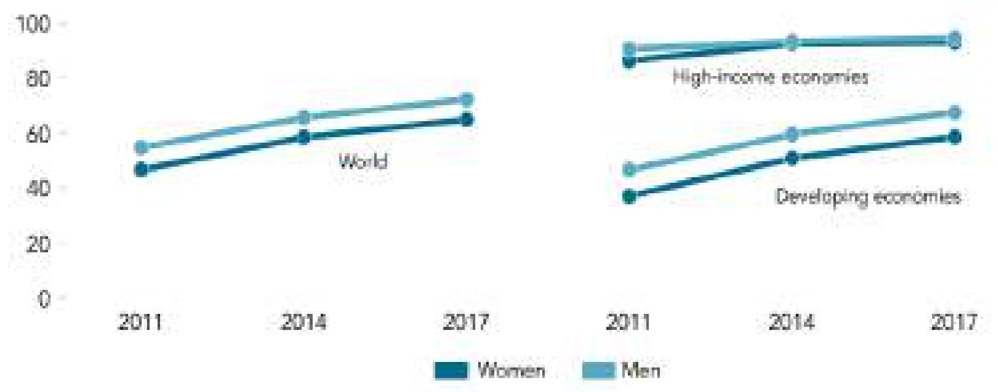

Source: Global Findex Database, The World Bank, 2017

معیشت میں امیر ترین 60% خاندانوں میں 74% بالغ افراد کے پاس بینک اکاؤنٹ ہے، جب کہ غریب ترین 40% گھرانوں میں سے صرف 61% کے پاس بینک اکاؤنٹ ہے۔ اس سے ان دو گروہوں کے درمیان 13 فیصد پوائنٹس کا عالمی تفاوت پیدا ہوتا ہے۔ ترقی پذیر معیشتوں میں اوسط تفاوت نسبتاً زیادہ ہے اور دنیا بھر کے فرق کے ایک اہم تناسب کے لیے بھی جوابدہ ہے۔ زیادہ فی کس آمدنی والی معیشتوں میں، اکاؤنٹ کی ملکیت دونوں گروہوں کے درمیان عملی طور پر ہر جگہ موجود ہے۔

تصویر4: امیر اور غریب کے درمیان اکاؤنٹ کی ملکیت میں فرق(2011-2017)

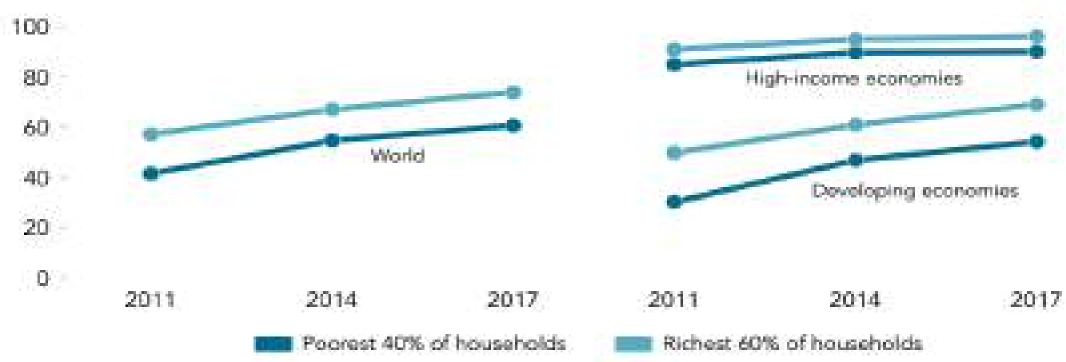

Source: Global Findex Database, The World Bank, 2017

2011 سے، امیر اور غریب اکاؤنٹ کی ملکیت کے درمیان فرق میں کم سے کم بہتری آئی ہے۔ 2011 میں، رسمی بینک اکاؤنٹ کی ملکیت کے معاملے میں امیر اور غریب آبادی کے درمیان 17 فیصد پوائنٹس کا نمایاں فرق تھا۔

1.5 ہندوستان میں مالیاتی اخراج کی حدود

مالیاتی اخراج کا مسئلہ کسی خاص معیشت یا خطے تک محدود نہیں ہے۔ بلکہ یہ ایک بین الاقوامی مسئلہ ہے جس کے لیے تمام معیشتوں کے تعاون کی ضرورت ہیکہ وہ انفرادی طور پر غیر بینک شدہ آبادی کو اپنے رسمی مالیاتی نظام میں شامل کرنے اور مالی شمولیت کے سفر میں حائل رکاوٹوں کو کم کرنے کے لیے کام کریں۔ اسی مناسبت سے، ہندوستان زیادہ سے زیادہ مالی شمولیت کے حصول کے لیے تندہی(diligently) سے کام کر رہا ہے۔ ہندوستان میں مالی شمولیت کے سفر نے آزادی کے بعد خاص طور پر 1969 کے بعد رفتار پکڑی، جب بینکوں کی قومیایا گیا تھا۔ اس کے بعد، لیڈ بینک اسکیم، RRBs، کوآپریٹو بینکس، NABARD جیسے نئے مالیاتی اداروں کا تعارف، مالیاتی شمولیت کے عمل کو مزید بڑھانے کے لیے ترجیحی شعبے کے قرضے، نو فرلز اکاؤنٹس(no frills accounts,)، KCCs، GCCs اور PMJDY جیسی اسکیمیں۔ اس کے علاوہ اب بھی آبادی کا ایک بڑا حصہ رسمی مالیاتی نظام میں شامل نہیں ہے۔ متعدد مطالعات ہیں جن میں مختلف وقتوں کے دوران ہندوستان میں مالی اخراج کی حد پر تبادلہ خیال کیا گیا ہے۔ دنیا کا دوسرا سب سے زیادہ آبادی والا ملک ہونے کے ناطے (2011 میں 1.21 بلین)، مالیاتی خدمات فراہم کرنے میں کافی وقت لگتا ہے۔ جیسا کہ 2017 میں، ہندوستان میں 190 ملین غیر بینک شدہ آبادی ہے، جس کی وجہ سے ہندوستان دنیا میں چین کے بعد دوسرا سب سے زیادہ غیر بینک والا ملک ہے۔ اس حقیقت کے باوجود، خاص

طور پر 2014 کے بعد غیر بینک شدہ آبادی کو رسمی مالیاتی نظام سے جوڑنے میں ایک نمایاں بہتری دیکھی جا رہی ہے جس کی تصویر 5 میں دکھایا گیا ہے۔ ہندوستان میں اکاؤنٹ رکھنے والے بالغوں کا تناسب 2011 میں صرف 30 فیصد تھا جو بڑھ کر تقریباً 80 فیصد ہو گیا جو پردھان منتری جن دھن یوجنا (PMJDY) کی اسکیم کا نفاذ ہندوستان میں اس بہتری کی ممکنہ وجہ ہو سکتا ہے۔

شکل 5: مختلف ممالک میں اکاؤنٹ رکھنے والے بالغوں کا فیصد (2011-2017)

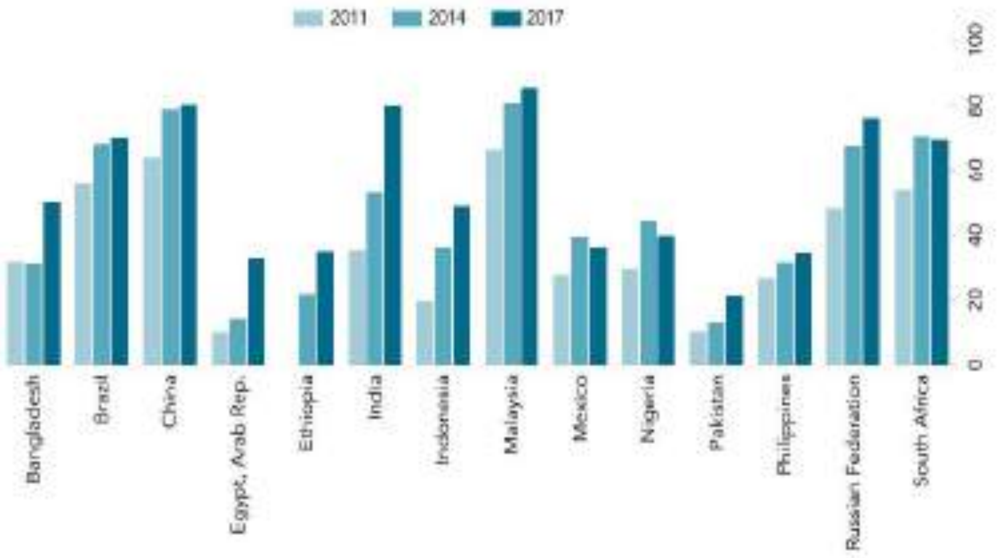

Source: Global Findex Database, The World Bank- 2017

یہ ایک اچھی طرح سے قائم حقیقت ہے کہ صرف اکاؤنٹ کی ملکیت ہی مالی شمولیت کے حتمی مقصد کو پورا نہیں کرتی، ملک میں مالی شمولیت کی حد کو بہتر طور پر سمجھنے کے لیے مالیاتی شمولیت کے دیگر پہلو بھی اتنے ہی اہم ہیں۔ دیہی ہندوستان پر عالمی بینک کے ذریعہ کئے گئے ایک مطالعہ میں، یہ پایا گیا ہے کہ صرف دو پانچویں (two fifth) گھرانوں کے پاس ڈپازٹ اکاؤنٹ ہے، ایک پانچویں (one-fifth) کے پاس

قرض بقایا ہے اور جب کہ صرف پندرہ فیصد کسی قسم کی بیمہ کی سہولت حاصل کر رہے ہیں۔ (بسو، 2006)۔(راجن،2009)-

CRISIL Inclusix خصوصی طور پر ہندوستان میں مالی اخراج (شامل کرنےinclusion) کی حد کو ماپتا ہے، جس کی پہلی جلد 2013 میں شائع ہوئی تھی۔ ملک میں مالی شمولیت کی پیمائش کرنے کے لیے بینک کی شاخوں، ڈپازٹ، کریڈٹ اور انشورنس خدمات کے طول و عرض کا استعمال کرتے ہوئے انڈیکس کی گنتی کی جاتی ہے- 2016 میں، ہندوستان نے 100 کے پیمانے پر 58.0 کا مجموعی اسکور حاصل کیا۔ ہندوستان میں مختلف جہت (dimension) کے لیے اسکور کو شکل 6 میں دیکھا گیا ہے، جو کہ بنیادی طور پر پردھان منتری جن دھان یوجنا (PMJDY) نامی اسکیم کے ذریعے چلنے والی ڈپازٹ کی رسائی میں نمایاں بہتری کو ظاہر کرتا ہے۔ مندرجہ ذیل تصاویر میں ہندوستان میں مالی شمولیت کی مختلف پیمانوں کی بنا پر موجودگی کو دکھایا گیا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ ہندوستانی ریاستوں میں مالی شمولیت کی مقدار کی مقدار کو بھی عیاں کیا گیا ہے۔

CRISIL Inclusix رپورٹ کے مطابق ملک کی ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں مالی شمولیت کے معاملے میں نمایاں فرق ہے۔ جنوبی اور شمالی علاقہ کی ریاستیں 2016 کی طرح مالی شمولیت کے لحاظ سے نسبتاً بہتر ہیں۔ مشرقی اور مغربی علاقے اعتدال پسند ہیں جبکہ شمال مشرقی خطہ کی زیادہ تر ریاستوں کی مالی شمولیت بہت کم ہے۔

Source: CRISIL Inclusix Volume 4. February 2018

Source: CRISIL Inclusix, Volume 4, February 2018

1.6 جموں وکشمیر میں مالی اخراج

جموں وکشمیر ہندوستان کی شمال مغربی ریاست (اب یونین ٹیریٹری) ہے۔ 2011 کی مردم شماری کے مطابق، ریاست جموں وکشمیر کی آبادی (بشمول لداخ خطہ 125 کروڑ ہے۔ سیاسی طور پر مرکز کے زیر انتظام

جموں و کشمیر کو 20 اضلاع میں تقسیم کیا گیا ہے جن میں سے 10 جموں ڈویژن میں اور 10 کشمیر ڈویژن UT میں ہیں۔ UT میں کل 285 بلاکس جن میں سے 148 جموں میں اور 137 کشمیر میں ہے۔ جہاں تک بینکنگ سیکٹر کا تعلق ہے وہاں دو لیڈ بینک (lead bank) ہیں یعنی جموں و کشمیر بینک جو 12 اضلاع (کشمیر ڈویژن اور 2 جموں کے اضلاع) اور اسٹیٹ بینک آف انڈیا بقیہ 8 اضلاع میں میں لیڈ بینک کے طور پر کام کرتے ہیں۔ CRISIL Inclusix 2018 کے نتائج سے پتہ چلتا ہے کہ جموں و کشمیر کا صرف ایک ضلع مالی شمولیت کے لحاظ سے ٹاپ سو (top hundred) ضلعوں میں ہے۔ جموں و کشمیر کا "جموں" ضلع ملک بھر کے تمام اضلاع میں سے 81 ویں نمبر پر ہے۔ جب کہ دیگر تمام اضلاع مالی شمولیت کے لحاظ سے بہت نیچے ہیں۔ یہاں تک کہ ہندوستان میں مالی شمولیت سے متعلق بیشتر مطالعات میں جموں و کشمیر کا احاطہ نہیں کیا گیا تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ اس خطے میں مالی شمولیت کی حد کس حد تک ہے۔

1.7 مطالعہ کا استدلال

مالی شمولیت کی اہمیت کو مد نظر رکھتے ہوئے، مالی شمولیت کے حصول میں کسی ملک یا خطے کی کارکردگی کا جائزہ لینا ضروری ہے۔ اس سلسلے میں دنیا بھر میں بے شمار تحقیقیں ہو چکی ہیں۔

نہ صرف کراس کنٹری منظر نامے میں بلکہ ملک کے اندر مالی شمولیت کے معاملے میں بھی نمایاں تفاوت دیکھے جا رہے ہیں۔ مزید برآں، مالی شمولیت کی پیمائش کے لیے ہندوستانی تناظر میں مختلف مطالعات کیے گئے ہیں جن میں سے صرف چند مطالعات میں تمام ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کو مد نظر رکھا گیا ہے۔ جہاں تک جموں و کشمیر کی ریاست (اب UT) کا تعلق ہے، ایسا کوئی خاص مطالعہ نہیں ہے جس میں مالی

شمولیت میں ریاست کے اندر کی پیشرفت کی پیمائش کی گئی ہو۔اس پس منظر کے ساتھ،اس مطالعہ میں مالی شمولیت کے تمام متعلقہ جہتوں (dimensions) کا احاطہ کیا گیا ہے اور مالی شمولیت کے اشاریہ کا استعمال کرتے ہوئے ریاست کے تمام اضلاع کے لیے مالی شمولیت کی سطح کو واضح طور پر شمار کیا گیا ہے۔

1.8 مطالعہ کا مقصد

اس مطالعہ کا بنیادی فوکس خاص طور پر جموں و کشمیر میں مالی شمولیت کی پیشرفت کا جائزہ لینا ہے۔ وسیع پیمانے پر مطالعہ درج ذیل مقاصد کے ساتھ ترتیب دیا جارہا ہے۔

- ✓ جموں و کشمیر کے خصوصی حوالے سے ہندوستان میں بینکنگ سیکٹر کی پیشرفت (progress) کا جائزہ لینا۔
- ✓ ہندوستان میں بالعموم اور جموں و کشمیر میں بالخصوص مالی شمولیت سے متعلق اقدامات کے نفاذ اور کامیابی کو واضح کرنا۔
- ✓ جموں و کشمیر کے تمام اضلاع میں مالی شمولیت کے اشاریہ کا استعمال کرتے ہوئے وقت کے ساتھ مالی شمولیت کی پیشرفت کا حساب لگانا۔

1.9 مواد کے ذرائع

یہ مطالعہ خاص طور پر ڈیٹا کے ثانوی ذرائع پر مبنی ہے جس تک مختلف اداروں، تنظیموں اور مالیاتی خدمات کے دیگر اسٹیک ہولڈرز سے رسائی حاصل کی گئی ہے۔ ریزرو بینک آف انڈیا کا ڈیٹا بیس، مختلف اسٹیک ہولڈرز کی سالانہ رپورٹس، ماہانہ بلیٹن، ورکنگ پیپرز، ریاستی سطح کی بینکر کمیٹیوں کی رپورٹس اور JKSLBCs کا

غیر مطبوعہ ڈیٹا جس تک ذاتی طور پر جا کر رسائی حاصل کی جا رہی ہے اس تحقیق کے لیے ڈیٹا کے کچھ بڑے ذرائع ہیں۔ آبادیاتی خصوصیات سے متعلق ڈیٹا تک ہندوستان کے آن لائن پورٹل کی مردم شماری اور ریاستی سطح کے آبادیاتی اعداد و شمار کے کتابچے سے بھی رسائی حاصل کی گئی ہے۔

1.10 مطالعہ کی حدود

مطالعہ کے لیے متعلقہ ڈیٹا اور معلومات بنیادی طور پر متعلقہ ثانوی ذرائع سے جمع کی گئی ہیں۔ لہذا، مطالعہ ثانوی معلومات یا ڈیٹا کے ساتھ موروثی تمام حدود رکھتا ہے۔ مطالعہ کا دائرہ کار عام طور پر ہندوستان اور خاص طور پر جموں و کشمیر میں تجارتی بینکوں تک محدود ہے جبکہ دیگر تمام بینکنگ اسٹیک ہولڈرز اس مطالعہ میں شامل نہیں ہیں۔ یہ مطالعہ بھی 2011 سے 2021 تک کے 10 سال کے عرصے تک محدود ہے جس کی بنیادی وجہ بینکنگ سسٹم کے مختلف جہتوں پر متعلقہ ڈیٹا کی عدم دستیابی ہے۔

1.11 مطالعہ کی اسکیم

موجودہ مطالعہ کو مندرجہ ذیل پانچ مختلف ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔

پہلا باب بنیادی طور پر تعارفی نوعیت کا ہے جس میں مطالعہ کا پس منظر، مطالعہ کی اہمیت، تحقیقی مقاصد اور مطالعہ کی حدود شامل ہیں۔

دوسرا باب موجودہ لٹریچر کے جائزے سے متعلق ہے، جو بالآخر تحقیقی خلا کو تلاش کرنے میں مدد کرتا ہے۔

تیسرا باب جموں و کشمیر کے خصوصی حوالے سے ہندوستان میں بینکنگ نیٹ ورک کی پیشرفت کو واضح کرتا ہے۔

چوتھا باب عام طور پر ہندوستان اور خاص طور پر جموں و کشمیر میں مالی شمولیت سے متعلق اقدامات کے نفاذ اور کامیابی پر بحث کرتا ہے۔

پانچواں باب مالیاتی شمولیت کے انڈکس پر مبنی ہے، جس میں جموں و کشمیر کے تمام اضلاع کے لیے مالیاتی شمولیت کی دستیابی کو بیان کیا گیا ہے۔

چھٹا باب مطالعہ کا اختتام، پالیسی کے مضمرات کے لیے تجویز اور اس مخصوص شعبے میں مستقبل کی تحقیق کے لیے گنجائش فراہم کرتا ہے۔

باب دوم

ادب کا جائزہ

موجودہ ادب کے جائزے کی بنیادی توجہ کسی خاص علاقے میں پچھلی تحقیق کا تجزیہ اور جائزہ لینا ہے۔ یہ ظاہر کرتا ہے کہ پچھلے مطالعات میں کہاں کمی ہے جہاں نئے مطالعہ روشنی ڈال سکتے ہیں، مستقبل کے مطالعے کے لیے روڈ میپ فراہم کرتے ہیں۔ مالیاتی شمولیت کے موضوع پر، دنیا بھر میں متعدد مطالعات کا انعقاد کیا گیا ہے، اور ان مطالعات کا جائزہ ایک واضح مثال پیش کرتا ہے اور مستقبل کی تحقیق کی ضرورت کی نشاندہی کرتا ہے، جو آخر کار اس خلا کو پر کرنے کے لیے اس مطالعہ کی تشکیل میں معاون ثابت ہوتا ہے۔

اس تحقیق میں جن موجودہ لٹریچر کا جائزہ لیا گیا ہے ان میں معروف جرائد کے تحقیقی مضامین، مختلف سرکاری اداروں کی رپورٹس، کتابی ابواب اور تحقیق کے اس شعبے کے نامور ماہرین کی تقاریر شامل ہیں۔ ادب کا موضوع نوعیت کے لحاظ سے ممتاز ہے اور مالی شمولیت سے متعلق تمام اہم پہلوؤں کا احاطہ کرتا ہے۔

اس تحقیق میں جن مقالات و کتابوں کا جائزہ لیا گیا ہے ان میں اکثریت گزشتہ 15 سالوں پر مبنی تحقیقات ہیں ہیں، جو مالیاتی شمولیت کے عالمی، بین القومی، اور ہندوستانی منظر نامے کو واضح کرتی ہے۔ مالی شمولیت کے کمپیوٹیشنل طریقے بھی کئی مضامین اور مطالعات کا موضوع ہیں۔ مزید یہ کہ مالی شمولیت کی اہمیت اور دیگر اہم میکرو اکنامک اشاریوں جیسے کہ معاشی نمو، بے روزگاری، غربت اور مالیاتی استحکام سے اس کے تعلق پر زور دینے والی تحقیقوں کا بھی جائزہ لیا گیا ہے۔

(Khan et al. 2022) نے اپنے مقالے میں بنیادی طور پر مالی شمولیت اور مالی خواندگی کے گٹھ جوڑ پر نظرثانی پر مبنی خود شناسی کی ہے۔ یہ مقالہ 10 ہزار سے زیادہ مطالعات کے نمونے سے نقشہ سازی اور مواد کا تجزیہ کرتا ہے جو گزشتہ 45 سالوں میں دنیا بھر میں 8.5 لاکھ سے زیادہ افراد پر کیے گئے تھے۔ مطالعہ نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ مالیاتی خواندگی مالی شمولیت کے ایجنڈے میں ریڑھ کی ہڈی کے طور پر کام کرتی ہے۔ اس حقیقت کے باوجود کہ ہر معیشت مالی شمولیت کی زیادہ سے زیادہ حد کو حاصل کرنے کے لیے سخت محنت کر رہی ہے، پھر بھی دنیا بھر میں 1.7 بلین افراد مالیاتی خدمات تک رسائی حاصل نہیں کر رہے ہیں۔ مصنفین نے محقق کو ترقی پذیر معیشتوں پر زیادہ توجہ مرکوز کرنے کی سفارش کی کیونکہ مالیاتی خدمات کے حصول میں اب بھی کافی وقفہ ہے۔ اس مطالعے نے مستقبل کے محققین کے لیے ایک ایسا طریقہ کار اپنانے کی نظیر قائم کی ہے جس سے غیر جوابی تحقیقی سوالات پیدا ہوتے ہیں جو مستقبل کے مطالعے کی بنیاد بن سکتے ہیں۔

(Pradhan et al, 2021) محققین نے خاص طور پر ہندوستان کے تناظر میں مالیاتی شمولیت، آئی سی ٹی کے بنیادی ڈھانچے اور اقتصادی ترقی کے درمیان تعلقات اور مختصر مدت اور طویل مدتی حرکیات کا تجزیہ اور جائزہ لیا۔ اس تحقیق میں 1991 سے 2018 تک کے عرصے کے لیے ملک کی 20 ریاستوں کا احاطہ کیا گیا ہے۔ محققین نے مختصر اور طویل مدت میں ان متغیرات کے باہمی تعلق کا مطالعہ کرنے کے لیے Granger-causality test کی تکنیک کا استعمال کیا اور نتائج سے ظاہر ہوا کہ طویل مدت میں، وہاں ICT کے بنیادی ڈھانچے پر اقتصادی ترقی اور مالی شمولیت کا ایک اہم اثر ہے اور مالی شمولیت اور ICT سے اقتصادی ترقی کی طرف کوئی طویل مدتی وجہ نہیں ہے۔ تجرباتی نتائج سے پتہ چلتا ہے کہ تینوں متغیرات کو

مد نظر رکھا گیا ہے جو ہندوستان کی ریاستوں میں مضبوطی سے ایک دوسرے پر منحصر ہیں جہاں ایک متغیر ادا کرتا ہے اور دوسرے کی ترقی میں موثر کردار ادا کرتا ہے۔

(Kumar, et al. 2021)اس مقالے میں 2004 سے 2018 تک 122 جاپانی بینکوں کا نمونہ استعمال کرتے ہوئے مالی شمولیت اور بینکوں کے منافع کی صلاحیت پر اس کے اثرات کے سوال کا جواب دیا ہے۔ان کا مشاہدہ ہے کہ قرض کھاتوں کی تعداد اور خود کار ٹیلر مشینوں (اے ٹی ایم) کا بینک کے منافع پر بہت کم اثر پڑتا ہے۔ نیز، لاگت کا انتظام، کریڈٹ رسک مینجمنٹ، اور بینک کا سائز منافع پر سب سے زیادہ بااثر بینک کے مخصوص تعین کرنے والے ہیں۔ یہ تجویز کیا گیا ہے کہ چھوٹے بینک بڑے بینکوں سے زیادہ منافع بخش ہوتے ہیں اور شاید چھوٹے سائز بینکوں کو منافع بخش طبقات پر توجہ مرکوز کرنے کی اجازت دیتے ہیں۔ ملکی سطح کے کنٹرول کے متغیرات میں، انہوں نے پایا کہ جاپان میں بینک افراط زر اور اعلی نمو کے دوران بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

(Sawadogo & Semedo, 2021) محققین نے 28 ذیلی صحاراافریقی ممالک کے نمونے کے لیے ایک محدود مرکب ماڈل کا استعمال کیا تاکہ 2004 سے 2016 تک آمدنی کی عدم مساوات پر مالی شمولیت کے اثرات کا جائزہ لیا جاسکے۔ وہ یہ قیاس کرتے ہیں کہ آمدنی کی عدم مساوات پر مالی شمولیت کے اثرات ان ممالک کے گروپوں کے درمیان مختلف ہوتے ہیں جن کا موازنہ کیا جاسکتا ہے۔ لیکن غیر مشاہدہ شدہ خصوصیات۔ نتائج سے پتہ چلتا ہے کہ آمدنی کی عدم مساوات پر مالی شمولیت کا اثر قوموں کے دو الگ الگ گروہوں میں مختلف ہے۔ اس کے علاوہ، وہ یہ ظاہر کرتے ہیں کہ مضبوط ادارہ جاتی معیار کی حامل قومیں اس

زمرے میں آنے کا زیادہ امکان رکھتی ہیں جہاں مالی شمولیت آمدنی میں تفاوت کو کم کرتی ہے۔ نتائج نے مضبوطی کے ٹیسٹوں کی بیٹری کو پاس کیا ہے۔ ان نتائج سے ظاہر ہوتا ہے اگر سب صحارا افریقی ممالک مالی شمولیت کے فوائد کا ادراک کرنا چاہتے ہیں، تو انہیں اپنی جمہوری ترتیبات اور اداروں کو بہتر بنانا ہوگا۔

(Emara & Said, 2021) یہ مقالہ MENA کے علاقے میں مالی شمولیت، حکمرانی، اور اقتصادی ترقی کے درمیان تجرباتی تعلق کا جائزہ لیتا ہے۔ ایک سسٹم جنرل میتھڈ آف مومنٹس (GMM) ڈائنامک پینل ماڈل اپروچ کو 1990-2018 کے دوران 44 ابھرتی ہوئی مارکیٹوں (EMs) اور MENA کے سالانہ ڈیٹا کے لیے استعمال کیا گیا ہے، جس میں خاندانوں اور کمپنیوں کی رسائی پر محیط مالی شمولیت کے متعدد میٹرکس کا استعمال کیا گیا ہے۔ اس مطالعہ میں بینک اکاؤنٹس کی تعداد (فی 1000 بالغ آبادی)، کارپوریٹس/انٹرپرائزز کے بینک اکاؤنٹس، بینک برانچز اور اے ٹی ایمز کی تعداد (فی 100,000 افراد)، سرمایہ کاری کے لیے بینکوں کا استعمال کرنے والی فرموں کا فیصد جیسے اشارے کا اور ورکنگ کیپیٹل کی مالی اعانت کے لیے بینک قرضوں کا استعمال کرنے والی فرموں کا فیصد استعمال کیا گیا ہے۔ تحقیق کے نتائج کے مطابق، مالی شمولیت منتخب ممالک میں فی کس جی ڈی پی کی ترقی پر سازگار اثر رکھتی ہے۔ فی کس نمو کو فروغ دینے کی حکمت عملی کے طور پر، نتائج نجی شعبے کی ترقی، بہتر ادارہ جاتی معیار، اور فنانسنگ تک کمپنی کی بڑھتی ہوئی رسائی کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہیں۔

(Feghali, et al. 2021) مضمون نے مختلف مالیاتی خدمات کے مطالبے پر 2011 سے دستیاب موازنہ کراس کنٹری ڈیٹا کا استعمال کرتے ہوئے بین الاقوامی ثبوت فراہم کیے ہیں اور بینک کی صحت پر کریڈٹ

کی شمولیت کے منفی اثرات کا پتہ لگائیں۔ وہ خطرہ مول لینے کی ترغیبات پر بینک مارکیٹ کے ڈھانچے کے اثر کے بارے میں نئے ثبوت فراہم کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ زیادہ مسابقتی ڈھانچہ استحکام پر کریڈٹ کی شمولیت کے منفی اثر کو بڑھاتا ہے۔ مصنفین یہ ظاہر کرتے ہیں کہ بچت اور ادائیگیوں تک رسائی کی صورت میں غیر کریڈٹ شمولیت کا بینکوں کی کارکردگی پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ وہ بچت اور ادائیگی کے میدان میں مالیاتی خدمات کی سرگرمیوں اور اختراعات کو ترجیح دینے کی تجویز دیتے ہیں کیونکہ یہ کم آمدنی والے گھرانوں اور کاروباری اداروں کی بچت بڑھانے، نقد متبادل کے مقابلے حفاظت اور زیادہ منافع کی پیشکش کرنے اور رسک شیئرنگ کو فروغ دینے کے لیے سب سے زیادہ ممکنہ شعبے ہیں۔ محققین نے بچت کو فروغ دینے میں مالی خواندگی کو ایک لازمی جزو کے طور پر اجاگر کیا ہے۔

(Aziz & Naima, 2021)اس مطالعے کا بنیادی مقصد ان رکاوٹوں کی نشاندہی کرنا ہے جو دیہی آبادیوں کو ڈیجیٹل مالیاتی خدمات کے استعمال سے روکتی ہیں، جس سے وہ مالی طور پر پسماندہ رہتے ہیں۔ ڈیجیٹل فنانس اور مالی شمولیت کے درمیان تعلق کا تعین کرنے کے لیے یہ مطالعہ بنگلہ دیشی جزیرے Moheskhali پر کیا گیا ہے۔ تحقیقی نتائج سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ ڈیجیٹل سروسز نے مالیاتی خدمات تک جسمانی اور ڈیجیٹل رسائی کے درمیان فرق کو آسان بنایا ہے اور اسے پُر کیا ہے، اور زیادہ تیزی سے ترقی کی ہے۔ اس بات کی نشاندہی کی گئی ہے کہ مناسب آمدنی کی کمی اور خدمات فراہم کرنے والوں میں اعتماد کا خسارہ مالی شمولیت کی راہ میں سب سے اہم رکاوٹیں ہیں۔ مصنفین نے تجویز پیش کی کہ مالی شمولیت کے مقصد کو حکومت کے پالیسی فریم ورک میں کافی اہمیت دی جائے اور ڈیجیٹل فنانسنگ کے عمل کو مضبوط بنایا جائے۔

(Vo, et al. 2020) محققین نے 2008 سے 2017 تک 3071 ایشیائی بینکوں کے نمونے کا استعمال کرتے ہوئے مالیاتی شمولیت اور مالیاتی مارکیٹ کے استحکام کے درمیان تعلق کو دریافت کیا۔ جنرلائزڈ میتھڈ آف مومنٹس (GMM) حکمت عملی کا استعمال کرتے ہوئے، نتائج یہ ظاہر کرتے ہیں کہ مالی شمولیت کی ایک اعلیٰ ڈگری کے نتیجے میں بینکنگ کی سہولیات بینکاری نظام کے استحکام میں کافی اور سازگار کردار ادا کرتی ہیں، جس کے نتیجے میں بینک کی لچک مضبوط ہوتی ہے۔ مالی شمولیت بینکوں کو آمدنی بڑھانے، اخراجات کو کم کرنے اور مارکیٹ شیئر کو بڑھانے میں مدد دے سکتی ہے۔ نتائج کی درستگی کو قائم کرنے کے لیے، جو ایشیائی ممالک میں معاشی استحکام کے لیے مالیاتی شمولیت کے مثبت اور خاطر خواہ شراکت کو ظاہر کرتے ہیں، وہ مختلف قسم کے متبادل منظر ناموں کا تجزیہ کرتے ہیں۔ بچت اور سرمایہ کاری میں اضافہ کرکے، نتائج سے پتہ چلتا ہے کہ مالی شمولیت مجموعی اقتصادی نظام کے لیے ایک چکنا کرنے والے مادے کے طور پر کام کرتی ہے۔ اس کے علاوہ، ایک جامع مالیاتی نظام غربت کے حامی حکومتی اقدامات کے لیے ایک راستے کا کام کرتا ہے جو خاندانوں کے درمیان غربت کے خاتمے میں معاون ہے۔ نتائج یہ بھی بتاتے ہیں کہ دیہی خاندانوں کی بڑھتی ہوئی بچت اور ڈپازٹس سے بینکوں کو ان کی قرض دینے کی سرگرمیوں کو فنڈ دینے میں مدد مل سکتی ہے۔

(Ajefu et al. 2020) ایک قابل اعتماد آلہ کار متغیر طریقہ اور Insight2Impact (i2i) GIS انٹرفیس کی مدد سے، محققین نے 2015-2016 نائجیرین جنرل ہاؤس ہولڈ سروے (GHS) کے ڈیٹا کا استعمال کرتے ہوئے ایک تجزیہ کیا اور اسے جغرافیائی حوالے سے مالی خدمات کے ڈیٹا سے ملایا۔ اس تجزیے میں، قریبی مالیاتی ادارے سے گھر کی دوری نے مالی شمولیت کے لیے ایک آلہ کے طور پر کام کیا۔ تجرباتی نتائج سے پتہ چلتا ہے کہ مالی شمولیت دماغی صحت پر مضبوط فائدہ مند اثر رکھتی ہے کیونکہ یہ ذہنی صحت

کی سطح کو بڑھاتا ہے اور/یا اس خطرے کو کم کرتا ہے کہ افسردہ علامات کی اطلاع دی جائے گی۔ اس کے ساتھ، وہ ان طریقوں کی نشاندہی کرتے ہیں جن میں (a) خوراک کے اخراجات، (b) ترسیلات زر، اور (c) خطرے سے نمٹنے کی حکمت عملی دماغی صحت پر اثر انداز ہوتی ہے۔ اس تجرباتی تحقیقات کو دیہی اور شہری ماحول دونوں میں لوگوں کی ذہنی صحت پر مالی شمولیت کے مختلف اثرات کو ظاہر کرنے کے لیے توڑ دیا گیا ہے۔ مطالعہ کے نتائج کے مطابق، خاندان اور دیہی باشندے مالی شمولیت سے غیر متناسب طور پر متاثر ہوتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ مالی شمولیت کو نائیجیریا میں افسردگی کی علامات کی موجودگی کو دور کرنے یا کم کرنے میں ایک اہم حکمت عملی کے طور پر دیکھا جا سکتا ہے، خاص طور پر جب بات دیہی خاندانوں کی ہو، اس مطالعہ کا ایک اہم اثر ہے۔

(Omar & Inaba, 2020) اس مطالعہ کا مقصد خاص طور پر ترقی پذیر معیشتوں میں اقتصادی آمدنی میں عدم مساوات اور غربت کو کم کرنے میں مالی شمولیت کے مثبت اثرات کا جائزہ لینا تھا۔ اس تحقیق میں 116 ترقی پذیر معیشتوں کا احاطہ کیا گیا جن میں سے 36 ایشیائی خطے، 27 لاطینی امریکہ اور کیریبین اور باقی ممالک افریقی خطے سے ہیں۔ اس مطالعہ کے لیے مالیاتی خدمات کی رسائی، استعمال اور دستیابی کی تین بنیادی جہتوں کا استعمال کرتے ہوئے ایک جامع مالیاتی شمولیت کا اشاریہ تیار کیا گیا تھا۔ تجرباتی نتائج میں، یہ پتہ چلا ہے کہ زیادہ فی کس آمدنی والی معیشتیں بہتر مالی شمولیت کا تجربہ کرتی ہیں۔ غربت پر مالی شمولیت کے اثرات سے متعلق نتائج سے پتہ چلتا ہے کہ بہتر مالی شمولیت والے ممالک میں غربت کی شرح کم ہے اور مالی شمولیت بھی متعلقہ ترقی پذیر معیشتوں میں آمدنی کی عدم مساوات سے الٹا تعلق رکھتی ہے۔ اسی طرح حقیقی جی ڈی پی اور انٹرنیٹ صارفین کے تناسب نے معیشت میں مالی شمولیت کو مثبت طور پر متاثر کیا۔ اس تحقیق

کے نتائج کی بنیاد پر، مصنفین نے اہم پالیسی مضمرات کی سفارش کی جیسے کہ ہدف شدہ عوام کو مناسب مالیاتی مصنوعات فراہم کرنااور مالیاتی انفراسٹرکچر اور نیٹ ورک کی ترقی میں مالیاتی شعبے کے تمام اسٹیک ہولڈرز کا باہمی تعاون شامل ہیں۔

(Ozili, 2020)اس مقالے میں، مصنف نے مالی شمولیت سے متعلق دنیا بھر میں ہونے والی تحقیق کا ایک جامع جائزہ پیش کیا ہے اور مالی شمولیت کے تصور سے متعلق ادب میں ابھرتے ہوئے موضوعات کو تسلیم کرتے ہوئے مالی شمولیت کے لٹریچر کا جائزہ لے کر ملک یا خطے کی مخصوص سطح پر ادب کے میدان میں تازہ ترین ترقی کی اکاسی کی ہے۔ مزید برآں، مصنف نے مالی شمولیت کی زیادہ سے زیادہ اور حد سے زیادہ سطحوں سے رسمی مالیاتی نظام کو لاحق نظامی خطرات کی طرف توجہ مبذول کرائی ہے۔اس مطالعے میں مالیاتی شمولیت کے منظر نامے کے ساتھ اہم مسائل پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا، جیسے کہ مالیاتی خدمات کے غیر فعال صارفین کا مسئلہ ،انتہائی مالی شمولیت،مالی شمولیت کے ماڈلز میں پراکسیوں اور مفروضوں کا استعمال، آبادی کے خارج شدہ حصے کے ساتھ شناخت کا مسئلہ ،بینک تعاون کی کمی،اور میکرو مالیاتی عدم استحکام۔ مصنف نے نتائج میں یہ نتیجہ اخذ کیا کہ مالی شمولیت کی تاثیر اہم اقتصادی خدشات جیسے کہ غربت،مالیاتی جدت اور خواندگی،مالی استحکام اور ریگولیٹری نظام سے بہت زیادہ متاثر ہوتی ہے۔ مصنف نے مشورہ دیا کہ مستقبل کے ماہرین تعلیم کو مالی شمولیت کے پروگراموں کی کامیابی یا ناکامی پر ملک کی سیاست کے اثرات کے ساتھ ساتھ مالی شمولیت کو فروغ دینے والی پالیسیوں اور ضوابط کی تحقیق کرنی چاہیے۔

(Tarique, et al 2020)اس مطالعہ میں اتر پردیش کے علی گڑھ ضلع میں مالی شمولیت کی حیثیت کا تعین کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔اس مطالعہ کے لیے، علی گڑھ ضلع کے لودھا اور اتراؤلی بلاکس کے تین دیہاتوں کے 100 پی ایم جے ڈی وائی بینک اکاؤنٹ رکھنے والے گھرانوں کا انتخاب ایک بنیادی سروے کے لیے ترتیب شدہ بے ترتیب نمونوں کا استعمال کرتے ہوئے کیا گیا تھا۔اس مطالعہ میں مالیاتی خدمات تک رسائی کے تین ضروری عناصر، مالی خواندگی، اور کھاتہ داروں کی غربت کی حالت کے ساتھ ساتھ PMJDY سے مستفید ہونے والوں میں صنفی اور ذات پات کے تفاوت کا جائزہ لیا گیا ہے۔ مالیاتی خواندگی اور MPI کے لحاظ سے، سروے نے اشارہ کیا کہ صنفی اور ذات پات میں کافی تفاوت ہے، جس میں خواتین اور درج فہرست ذات کے ارکان سب سے کم کارکردگی کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ سروے نے یہ بھی اشارہ کیا کہ OBCs اور SCs سے تعلق رکھنے والے گھرانے اپنی مالی ضروریات کے لیے غیر رسمی مالیاتی شعبے پر بہت زیادہ انحصار کرتے ہیں۔

(Barik & Sharma, 2019)اس تحقیق میں مصنفین نے مالی شمولیت کے عمل میں ہندوستان کی کامیابی کے ساتھ ساتھ اس کے مستقبل کے امکانات کا تجزیہ کرنے کی کوشش کی۔ یہ مطالعہ ریزرو بینک آف انڈیا(RBI)، گلوبل فائنڈیکس ڈیٹا بیس، اور مالیاتی رسائی سروے(FAS) کے ڈیٹا کو استعمال کرتے ہوئے کیا جارہا ہے۔ مصنفین نے پردھان منتری جن دھن یوجنا(PMJDY) اور ڈیجیٹل مالیاتی خدمات پر خاص زور دینے کے ساتھ، ہندوستان میں مالی شمولیت کے حالیہ بڑے اقدامات کا جائزہ لیا۔ یہ طے شدہ ہے کہ PMJDY کو اپنانے سے، اکاؤنٹ کھولنے میں کافی بہتری آئی ہے، ساتھ ہی ڈیجیٹل فنانسنگ میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے، خاص طور پر نوٹ بندی کے بعد کی مدت میں۔ مصنفین ملک میں مالیاتی شمولیت کے عمل

کو مزید مضبوط بنانے کی وکالت کرتے ہیں، خاص طور پر مالیاتی خواندگی اور ڈیجیٹل انفراسٹرکچر پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے، جس سے ہندوستان میں مالی شمولیت کے حقیقی جوہر کو سمجھنے میں مدد ملے گی۔

(Cabeza-Garcia et al. 2019) محققین نے صنعتی اور ابھرتی ہوئی دونوں معیشتوں کے ڈیٹا کا استعمال کرتے ہوئے معاشی ترقی پر خواتین کی مالی شمولیت کے اثرات کا تجزیہ کیا ہے۔ مالی شمولیت، جو کہ اعلیٰ معیار کے مالیاتی سامان اور خدمات کی وسیع اقسام تک رسائی اور استعمال کا حوالہ دیتی ہے، آمدنی کے تفاوت کو کم کرنے میں مدد کرتی ہے۔ مزید خاص طور پر، جب خواتین مالیاتی نظام میں شامل ہوتی ہیں، تو عدم مساوات کا فرق ختم ہو جاتا ہے، جس سے زیادہ معاشی ترقی ہوتی ہے جو سماجی اور جسمانی دونوں طرح کی فلاح و بہبود کو بڑھاتی ہے۔ شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ مالی شمولیت میں صنفی فرق، جس کی تعریف مالیاتی نظام تک رسائی کے طور پر کی جاتی ہے، ترقی پر منفی اثر ڈالتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں، مالیاتی نظام میں خواتین کی شمولیت سے بین الاقوامی سطح پر معاشی اور سماجی خوشحالی دونوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ انہوں نے اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے مالی شمولیت کے تین اہم پہلوؤں کو مدنظر رکھا: بینک اکاؤنٹ تک رسائی، کریڈٹ تک رسائی، اور ادائیگی کے طریقے۔ انہوں نے دریافت کیا کہ ان میں سے دو عوامل — بینک اکاؤنٹ تک رسائی اور کریڈٹ کارڈ تک رسائی — یہ سمجھنے کے لیے اہم تھے کہ معیشت کیسے تیار ہوتی ہے۔ دوسری طرف، رسمی قرض تک رسائی اس تعلق کو بیان کرتے وقت کم اہم ہے۔ چونکہ فوری طور پر معاشی رقم کی دستیابی ذاتی ترقی اور کاروباری اقدام کے لیے زیادہ اہم معلوم ہوتی ہے، اس لیے بینک اکاؤنٹ اور کریڈٹ کارڈ کا امتزاج خواتین کی مالی شمولیت کے لیے ایک اچھے اشارے کے طور پر کام کرتا ہے۔ اس طرح، ان کی بنیادی تلاش ابھرتے ہوئے اور ترقی یافتہ دونوں ممالک میں خواتین میں مالی خواندگی کی حوصلہ افزائی کی ضرورت کی

تصدیق کرتی ہے، ان کی مالی شمولیت میں اضافہ کرتی ہے۔ بینکوں اور مالیاتی اداروں کو اس بات پر آمادہ کرنے کی کوشش کی جانی چاہیے کہ وہ ان شعبوں کے لیے مالیاتی خدمات کو بہتر بنائیں جن کو ترجیح دی گئی ہے، خواتین اور پسماندہ افراد کو ان کی آمدنی اور دولت میں اضافہ کرنے میں مدد فراہم کی جائے، اور جامع ترقی حاصل کی جائے۔

(Le, et al. 2019) مضمون میں ایشیا میں مالی شمولیت کی ترقی کے ساتھ ساتھ مالی کارکردگی اور پائیداری پر اس کے اثرات کا بھی جائزہ لیا گیا ہے۔ اس مقصد کے لیے، تحقیق اپنے تجزیے کے لیے 2004 سے 2016 تک 31 ایشیائی ممالک کا نمونہ استعمال کرتی ہے۔ اعداد و شمار کی بنیاد پر جنہیں معیاری بنایا گیا ہے، تین مالیاتی جہتوں کے لیے جامع اشارے پرنسپل جزو تجزیہ (PCA) کا استعمال کرتے ہوئے بنائے جاتے ہیں۔ نتائج کا استدلال ہے کہ مالی شمولیت کے پیٹرن ایک ملک سے دوسرے ملک میں مختلف ہوتے ہیں اور یہ کہ، بعض صورتوں میں، کوئی قابل فہم نمونہ نہیں ہے۔ نارملائزیشن کے مختلف طریقوں میں نتائج مضبوط ہیں۔ مزید برآں، Feasible Generalized Least Squares (FGLS) کا استعمال کرتے ہوئے، مالیاتی کارکردگی اور پائیداری پر مالی شمولیت کے اثرات کا تجزیہ کیا جاتا ہے۔ تخمینہ کے نتائج سے پتہ چلتا ہے کہ مالی شمولیت میں توسیع سے مالیاتی کارکردگی پر منفی اثر پڑتا ہے لیکن مالی استحکام پر مثبت اثر پڑتا ہے۔ نتائج پورے نمونے اور مختلف آمدنی کی سطحوں والی قوموں کے دو ذیلی نمونوں میں یکساں ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ، اگرچہ مالی شمولیت کو وسعت دینے اور مالی استحکام کو برقرار رکھنے کے درمیان پالیسی ہم آہنگی موجود ہے، لیکن مالی شمولیت کی توسیع کے ساتھ منسلک مالیاتی عدم کارکردگی کے ضمنی اثرات پر محتاط غور و فکر کی ضرورت ہے۔

(Datta & Singh, 2019) تحقیقی مضمون نے 2011 اور 2014 کے درمیان متعدد ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ممالک میں مالی شمولیت کی صورت حال کا جائزہ لیا ہے۔ تحقیق کا زور مالی شمولیت انڈیکس (FII) بنانے اور انسانی ترقی کے اشاریہ کے ساتھ اس کے تعلق کی جانچ پر ہے۔ یہ مشاہدہ شدہ FII تغیر کی وجہ پر بھی توجہ مرکوز کرتا ہے۔ بنیادی جزو کے نقطہ نظر کو استعمال کرتے ہوئے، تین جہتی اشاریہ جات (دستیابی، رسائی، اور استعمال) اور FII کا حساب لگایا گیا ہے۔ کلسٹرڈ اسٹینڈرڈ ایرر ریگریشن ماڈل کے ساتھ ایک پولڈ OLS کا استعمال مالیاتی شمولیت پر اثر انداز ہونے والے عالمی تعین کنندگان کی وضاحت کے لیے کیا گیا تھا۔ اس کے باشندوں کی اکثریت تک مالی سہولیات یا بینکنگ خدمات پھیلانے کے معاملے میں، وہ یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ نسبتاً کم ترقی یافتہ ممالک نے ابھی بھی اعلیٰ مقام حاصل کرنا ہے۔ جو چیز زیادہ تشویشناک معلوم ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ زیر مطالعہ تمام ممالک میں FII کی قدر میں کمی واقع ہوئی ہے۔ مشاہدات FII اور HDI کی سطحوں کے درمیان سازگار تعلق کو بھی ظاہر کرتے ہیں۔ یہ اس تصور کی تائید کرتا ہے کہ جیسے جیسے آمدنی، تعلیم کی سطح اور صحت میں بہتری آتی ہے، اسی طرح لوگوں کا علم اور مالی مواقع سے فائدہ اٹھانے کی خواہش بھی بہتری دیکھنے کو ملی ہے۔

(Kabakova, O., & Plaksenkov, E. 2018) یہ جانچ کر کہ ماحولیاتی متغیرات کے کون سے مجموعے مالیاتی خدمات تک اعلیٰ رسائی کا سبب بن سکتے ہیں، محققین نے ایک نیا مطالعہ کیا ہے جو مالیاتی شمولیت کے رجحان کو ماحولیاتی نظام کی ترقی سے جوڑتا ہے۔ انہوں نے 43 مختلف ممالک کے ماحولیاتی نظام کا تجزیہ کرنے کے لیے fsQCA کا استعمال کیا تاکہ مالیاتی شمولیت کو فروغ دینے والے ماحولیاتی نظام اور جو نہیں کرتے کے عناصر کی تشکیل کی نشاندہی کی جا سکے۔ نتائج کے مطابق مالی شمولیت پر اثر انداز ہونے

والے عوامل کے تین امتزاج ہیں جن میں معاشی ترقی کی کمی کے مضبوط سماجی، آبادیاتی اور سیاسی عوامل اور سیاسی تحفظات کی عدم موجودگی میں اعلیٰ سماجی، تکنیکی اور اقتصادی عوامل شامل ہیں۔ سیاسی اور تکنیکی ترقی کے تناظر میں سماجی اور اقتصادی عناصر کی کمی ان دو کنفیگریشنز میں سے ایک ہے جو مالیاتی اخراج کو متاثر کرتی ہے۔ ان نتائج کے قومی پالیسی پر اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ یہ علمی ادب میں تین طریقوں سے اضافہ کرتا ہے: پہلا، مالی شمولیت کی موجودہ تفہیم کا خلاصہ فراہم کرکے؛ دوسرا، ایکو سسٹم تھیوری کے ساتھ تعلق کو متعارف کروا کر؛ اور تیسرا، مالیاتی شمولیت اور ماحولیاتی نظام سے متعلق ڈیٹا پر استعمال ہونے والے fsQCA تجزیہ کے ساتھ بار ترتیب دے کر بھی علمی ادب میں اضافہ ہوتا ہے۔

(Li, L. 2018) مطالعہ نے یہ ظاہر کیا کہ نسبتاً آمدنی پر بے چینی کافی حد تک غریب گھرانوں کو چینی گھریلو مالیاتی سروے کے اعداد و شمار کا استعمال کرتے ہوئے بینک کریڈٹ کی درخواست کرنے کی ترغیب دیتی ہے۔ کریڈٹ ایپلی کیشنز پر تنخواہ کے موازنہ کے اثرات کی ایک وضاحت جونز کے ساتھ یا تو " tunnel effect" اثر کو برقرار رکھنے کی خواہش ہے، جس میں غریبوں کو دولت مندوں کی کھپت کی عادات کی نقل کرنے اور مسلسل غربت کو برداشت کرنے کے لیے مہنگی خریداریوں کی مالی اعانت کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے، سرمایہ کاری کے لیے کریڈٹ استعمال کرنے کے لیے امیر اور تعلیم یافتہ افراد کی معاشی کامیابی سے حوصلہ افزائی ملتی ہے۔ یہ تجزیہ ظاہر کرتا ہے کہ کریڈٹ کے درخواست دہندگان غیر درخواست دہندگان کے مقابلے انسانی سرمائے میں بہت زیادہ سرمایہ کاری کرتے ہیں اور یہ کہ " tunnel effect" کا اثر نسبتاً غریب گھرانوں کے لیے معیشت میں حصہ لینے کے لیے اہم ترغیب ہے، باوجود اس

کے کہ "کیپنگ اپ" اثر کے تجرباتی ثبوت کی کمی ہے۔ غریب گھرانے اپنے آپ کو غربت سے نکالنے کے لیے مالیات کا استعمال کر سکتے ہیں۔

(Ozili, 2018) اس تحقیقی مضمون میں، محقق نے ڈیجیٹل فنانس کے مالی استحکام اور مالیاتی شمولیت کے اثرات اور مالیاتی خدمات، معیشت اور حکومت کی طلب اور رسد کی طرف والے اداروں پر اس کے فوائد کا جائزہ لیا ہے۔ مضمون میں بنیادی طور پر ڈیجیٹل فنانس سے متعلق تمام مسائل پر توجہ دی گئی ہے کیونکہ اس سے معاشرے کے مالی طور پر محروم طبقے کی رسائی میں مدد ملتی ہے۔ یہ دلیل دی جاتی ہے کہ ڈیجیٹل فنانس مالیاتی خدمات کو ان شعبوں تک پھیلانے میں مدد کرتا ہے جو مالیاتی شعبے سے منقطع ہیں لیکن اس دوران ڈیجیٹل فنانس ان لوگوں کی خدمت کرنے کے قابل نہیں ہے جن کے پاس ڈیجیٹل آلات نہیں ہیں۔ اس نے ڈیجیٹل فنانس کے فوائد میں اضافہ کیا ہے جیسے کہ آسانی سے اور فوری وصولی اور ادائیگیاں، جعلی رقم کی گردش میں کمی اور ڈیجیٹلائزڈ معیشتوں کے جی ڈی پی میں اضافہ۔ اس کے علاوہ، اس نے خرابیوں جیسے انٹرنیٹ کنیکشن کی حدود، رضاکارانہ مالیاتی اخراج، سائبر سیکیورٹی اور منظم بلیک سوان کے خطرات کو بھی اجاگر کیا ہے۔

(Chen, et al, 2018)) مضمون میں خاص طور پر چین کے منظر نامے میں غیر فعال قرضوں کی بنیاد پر کمرشل بینکوں سے متعلق مسائل پر روشنی ڈالی گئی اور غیر فعال قرضوں اور مالی شمولیت کے درمیان ممکنہ ارتباط پر بھی بات کی گئی اور تجزیہ پینل ڈیٹا ماڈل کا استعمال کرتے ہوئے کیا گیا ہے۔ 2016-2005 کی مدت اور تجرباتی نتائج کے لیے فکسڈ ایفیکٹ ماڈل بھی لاگو کیا گیا ہے۔ مصنفین اس نتیجے پر پہنچے کہ مالیاتی

شمولیت کا تعلق غیر فعال قرضوں سے ہے اور غیر فعال اثاثے بھی مالیاتی شعبے کی ترقی کو متاثر کرتے ہیں اور بینکنگ کے معیار کو بھی کم کرتے ہیں۔ مصنفین نے مالی شمولیت کا بھرپور استعمال کرنے اور علاقائی سرمائے کے بہاؤ کی کارکردگی کو فروغ دینے کی سفارش کی، جو پائیدار اقتصادی ترقی کے ساتھ ساتھ مالیاتی شعبے کی ترقی کے حصول میں مددگار ثابت ہوگی۔

(Nimbrayan et al 2018) اس مقالے میں بنیادی طور پر حکومت ہند کی طرف سے ملک بھر میں مالی شمولیت کو فروغ دینے کے لیے شروع کی گئی اسکیم کی حیثیت کا جائزہ لیا گیا ہے۔ پردھان منتری جن دھن یوجنا (PMJDY) سال 2014 میں شروع ہوئی تھی اور اس نے مالی خدمات سے فائدہ اٹھانے والوں کی تعداد کو نمایاں طور پر بڑھایا تھا۔ اس مقالے میں اسکیم کی مرحلہ وار کامیابی فراہم کی گئی اور مالی شمولیت سے متعلق دیگر متعلقہ اقدامات پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا۔ مجموعی طور پر، مطالعہ نے صرف مذکورہ اسکیم کی وسادت میں شامل کیے گئے مستفید ہونے والوں پر بات کر کے ایک جزوی حقیقت فراہم کی ہے اور اسکیم کے دوسرے پہلو کو نظر انداز کیا ہے جو اس طرح کے کھاتوں کے استعمال سے متعلق ہیں اور بینکاری نظام کے عمل کو ہموار کرنے کے لیے بنیادی ڈھانچے کے سیٹ اپ کی رکاوٹوں کو بھی شامل نہیں کیا ہے۔

(Siddik & Kabiraj, 2018) اس مطالعہ نے تجرباتی طور پر پینل ڈیٹا کا استعمال کرتے ہوئے 2001 سے 2013 تک مالی شمولیت اور مالی استحکام کے درمیان تعلق کا جائزہ لیا ہے۔ مالیاتی استحکام کو مطالعہ میں منحصر متغیر سمجھا گیا ہے، جبکہ مالی شمولیت آزاد متغیر ہے۔ مطالعہ کے نتائج کے مطابق، مالیاتی شمولیت مالی استحکام پر سازگار اثر رکھتی ہے۔ فی کس جی ڈی پی، ڈپازٹس میں مائع اثاثوں کا تناسب، اور شرح سود

جیسے اشارے بھی مالی استحکام کے ساتھ مثبت تعلق رکھتے ہیں، جب کہ نجی اداروں کے لیے گھریلو قرضے کا منفی تعلق ہے۔ اس رپورٹ نے پالیسی سازوں کو مشورہ دیا کہ وہ ایس ایم ای کو بینک فنانسنگ تک رسائی کی راہ میں حائل رکاوٹوں، جیسے کہ ضمانت کی ضرورت، قرض کی محدود رقم، اور کاروباری ٹریک ریکارڈ کو ختم کریں۔ مزید برآں، مصنف نے دلیل دی کہ اسٹیک ہولڈر حکام کی طرف سے مناسب نگرانی مالی استحکام کا ایک اہم عنصر ہے۔

(Sarma, 2016) اس مطالعہ نے خاص طور پر دس سال (2004-2014) کی مدت میں دنیا بھر کے 136 ممالک کے لیے مالیاتی شمولیت کے رجحان کا تعین کیا ہے جو خود مصنف کی طرف سے ڈیزائن کیا گیا مالیاتی شمولیت انڈیکس استعمال کرتا ہے۔ انڈیکس مالیاتی شمولیت کے تین جہتوں کا استعمال کرتے ہوئے بنایا گیا ہے جس میں مالیاتی خدمات کے مختلف اشاریے شامل ہیں جیسے، بینک کھاتوں کی تعداد، بینک شاخوں کی تعداد، اے ٹی ایم کے آؤٹ لیٹس کی تعداد اور کسی ملک میں جمع اور کریڈٹ کا حجم۔ مطالعہ میں، آمدنی کے متغیر کے لیے بھی موازنہ کیا گیا ہے، جہاں ممالک کو کم آمدنی والے، کم درمیانی آمدنی، بالائی متوسط آمدنی اور زیادہ آمدنی والے طبقوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ تحقیق سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ عام طور پر تمام ممالک میں ان کی آمدنی کے زمرے سے قطع نظر مالیاتی شمولیت میں بہتری آئی ہے لیکن کچھ استثناء کے باوجود، بہتر سطح کی آمدنی والے ممالک کم آمدنی والے طبقے میں آنے والے ممالک کے مقابلے میں نسبتاً زیادہ مالیاتی طور پر شامل ہیں۔

(Meldina Kokorovic Jukan, 2016)اس تحقیق میں، محقق نے ورلڈ فائنڈیکس ڈیٹا بیس کا استعمال کرتے ہوئے چھ ترقی پذیر خطوں یعنی مشرقی، جنوبی اور وسطی ایشیا، لاطینی امریکہ، سب صحارا افریقہ اور مغربی بلقان میں مالی شمولیت کے تقابلی تجزیے کی چھان بین کی ہے۔ انہوں نے مختلف ترقی پذیر خطوں میں مالی شمولیت کی پیمائش کے لیے رسمی اکاؤنٹ، رسمی بچت، رسمی قرضہ لینے، ڈیبٹ کارڈ ہولڈنگ اور موبائل اکاؤنٹ کے استعمال کے لیے پانچ اہم اشارے لیے اور اس کا موازنہ زیادہ آمدنی والے ممالک سے بھی کیا۔ محقق نے پایا کہ باضابطہ اکاؤنٹ ہولڈنگ اور باضابطہ بچت کے اشارے کے لحاظ سے، مشرقی ایشیا بالترتیب 69 اور 36 فیصد آبادی کے ساتھ خطوں میں سرفہرست ہے جن کی عمر 15 سال سے زیادہ ہے۔ مغربی بلقان کا خطہ باضابطہ قرض لینے اور ڈیبٹ کارڈ رکھنے کے اشاریوں میں بالترتیب 14 اور 45 فیصد آبادی کے ساتھ سرفہرست ہے۔ موبائل اکاؤنٹ رکھنے والے اشاریوں میں سب صحارا افریقہ اپنی آبادی کے 12 فیصد کے ساتھ سرفہرست ہے۔ انہوں نے مطالبہ اور رسد کے خاتمے کے لیے مختلف اقدامات کی سفارش کی تاکہ مالیاتی خواندگی، سستی شرح سود، مالیاتی لین دین کے لیے ڈیجیٹل پلیٹ فارم جیسے مالیاتی شمولیت کو فروغ دیا جائے۔

(Mukhopadhyay, 2016) مصنف نے ہندوستان کی 22 ریاستوں میں مالی شمولیت کے مطالبے کے تناظر میں مالی شمولیت کی حیثیت کا جائزہ لیا ہے۔ اس مطالعہ کے لیے، مالیاتی خدمات کی رسائی، دستیابی اور استعمال کے طول و عرض کا استعمال کرتے ہوئے مالیاتی شمولیت کے اشاریہ کی گنتی کے ذریعے مائیکر ولیول ڈیٹا کا استعمال کیا گیا ہے۔ اعداد و شمار کی بنیاد پر، یہ پایا گیا ہے کہ گوا مالی شمولیت کے مطالبے کے نقطہ نظر کے لحاظ سے سرفہرست ہے جبکہ شمال مشرقی خطہ، اڈیشہ اور بہار کی ریاستوں کی کارکردگی فی مالیاتی

شمولیت انڈیکس میں کم ہے۔ مصنف نے اتر پردیش، اتراکھنڈ اور ہماچل پردیش جیسی ریاستوں میں مالی خدمات کی بہتر رسائی کے لیے حالات کو بہتر بنانے اور مناسب بچتی مصنوعات کی دستیابی کو آسان بنانے کی تجویز پیش کی تاکہ عوام میں خاص طور پر دیہی علاقوں میں بچت کی عادت پیدا کی جاسکے۔

(Iyer, 2015) مضمون میں، مصنف نے ہندوستان میں مالیاتی خدمات کی رسائی اور استعمال کا تنقیدی جائزہ لیا۔ چونکہ ہندوستان میں بینکوں کی آبادی کی تعداد میں استعمال کے لحاظ سے بہتری آئی ہے، مالیاتی خدمات کے استعمال کی کارکردگی مایوس کن ہے۔ یہ بات زیر بحث ہے کہ کھاتہ داروں میں صرف 11 فیصد کے پاس بچت تھی اور صرف 8 فیصد نے قرض لیا۔ مصنف نے مالیاتی خدمات سے متعلق مسائل پر مختلف کمیٹیوں کی رپورٹس کا جائزہ لیااور اس نتیجے پر پہنچاکہ آبادی کاایک بڑاحصہ خاص طور پر دیہی علاقوں میں مالیاتی خدمات کو مؤثر طریقے سے استعمال کرنے کے قابل نہیں ہے۔ اس کے علاوہ، اس نے سفارش کی کہ نہ صرف بینک اکاؤنٹ کھولنے پر توجہ دی جائے بلکہ مالیاتی خدمات کے اقدامات پر نظرثانی کی جائےاور عوام میں بچت اور دیگر مالیاتی خدمات کی عادت ڈالی جائے۔

(Amidžić et al, 2014) اس مقالے میں، مصنفین IMF کے فنانشل ایکسیس سروے (FAS)ڈیٹابیس کااستعمال کرتے ہوئے مالی شمولیت کاایک اشاریہ تیار کرتے ہیں۔ یہ مطالعہ بنیادی طور پر ایک نامزداشاریہ سازی ہے جو کسی بھی معیشت یا کراس کنٹری تغیرات کی مالی شمولیت کو ماپنے میں مددگار ثابت ہوگا۔اس میں متغیرات جیسے کہ اے ٹی ایم کی تعداد فی 1000 مربع کلومیٹر، بینک شاخوں کی تعداد فی 1000 مربع کلومیٹر، جمع کرنے والوں اور قرض لینے والوں کی کل تعداد فی 1000 بالغ افراد۔ مزید،

متغیرات کو رسائی اور مالیاتی خدمات کے استعمال کی دو مختلف جہتوں میں گروپ کیا گیا تھا، اگلا مرحلہ جو کیا جاتا ہے وہ متغیرات کو معمول پر لانے اور وزن کی تفویض ہے جس کے بعد ایک جامع انڈیکس ہوتا ہے۔ اس انڈیکس میں دیگر کچھ اشاریوں کے برعکس کچھ بہتر تکنیک ہے جیسے طول و عرض کی شناخت اور وزن کی مناسب تفویض جس نے مزید تحقیق کے لیے مختلف ممکنہ راستے پیش کیے ہیں۔

(Rajani Gupte et al. 2012) اس مقالے کا مقصد بنیادی طور پر مالی شمولیت کے اشاریہ کی گنتی کرنا ہے جس میں تمام اہم جہتوں کو شامل کیا گیا ہے اور ان عوامل کو تلاش کرنا ہے جو خاص طور پر ہندوستان کے تناظر میں شمولیت کی حد کی پیمائش کرتے ہیں۔ اس مطالعہ نے پہلے کے اشاریہ جات کی خرابی اور موجودہ ادب میں اس مطالعے کے تعاون کی بھی وضاحت کی۔ اس نے رسائی، استعمال، لین دین میں آسانی اور لین دین کی لاگت کو مد نظر رکھا اور مالی شمولیت کے پہلے قائم کردہ اشاریوں کے ساتھ نتائج کا موازنہ بھی کیا۔ مطالعہ کے بعد کے مرحلے میں، مصنفین نے مالیاتی شمولیت کے اہم اقدامات پر بھی تبادلہ خیال کیا جو مالیاتی شعبے کے اسٹیک ہولڈرز کے ذریعہ ہندوستان میں اٹھائے جاتے ہیں۔

(Pais & Sarma, 2011) اس مطالعے میں 49 ممالک کے لیے مالیاتی شمولیت اور انسانی ترقی کے گٹھ جوڑ پر بات کرنے کی کوشش کی گئی جو مالیاتی شمولیت کے اشاریہ اور انسانی ترقی کے اشاریہ کا استعمال کرتے ہوئے سال 2004 کے لیے گیا ہے۔ مقالے کے آخری حصے میں، مالیاتی عوامل کے اثر کو ظاہر کرنے کے لیے ایک رجعت کا تجزیہ تیار کیا گیا ہے۔ مالی شمولیت پر سماجی و اقتصادی، بنیادی ڈھانچہ اور بینکنگ متغیرات کی طرح شمولیت۔ مالیاتی شمولیت کا اشاریہ تین جہتوں یعنی رسائی، دستیابی اور بینکنگ خدمات کا

استعمال استعمال کرتے ہوئے شمار کیا جاتا ہے۔ یہ پتہ چلا کہ کچھ استثنیٰ کے باوجود، ایچ ڈی آئی ویلیو کے مطابق اعلیٰ انسانی ترقی کے حامل ممالک کو بھی مالیاتی شمولیت کے اشاریہ میں اچھا اسکور کیا گیا کیونکہ دونوں کے درمیان باہمی ربط کا گتانک شماریاتی لحاظ سے اہم پایا گیا۔ مالی شمولیت سے وابستہ عوامل میں، تجرباتی تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ فی کس جی ڈی پی، انفراسٹرکچر اور کنیکٹیویٹی جیسے عوامل مالی شمولیت کے ساتھ مثبت طور پر جڑے ہوئے ہیں جب کہ بینکنگ سیکٹر کے متغیرات جن میں CAR، NPA، غیر ملکی ملکیت اور شرح سود کو مد نظر رکھا گیا تھا، مالی شمولیت کے ساتھ نمایاں طور پر وابستہ نہیں تھے۔ مقالے میں یہ تجویز کیا جاتا ہے کہ پالیسی سازوں کو معیشت میں زیادہ شمولیت کے لیے غیر ملکی بینکوں کے مقابلے قومی بینکوں پر زیادہ انحصار کرنا چاہیے۔

(Chattopadhyay, 2011) اس مطالعہ میں، مصنف نے سال 2006 سے 2009 تک ہندوستان کی بیشتر ریاستوں میں مالی شمولیت کی سطح کو بڑے پیمانے پر ناپا ہے۔ مزید، ایک سروے پر مبنی مطالعہ مغربی بنگال ریاست سے متعلقہ مشرقی مدناپور، بیر بھوم اور مرشد آباد کے اضلاع کے لیے مالی شمولیت اور مالیاتی خدمات کے استعمال کا جایزہ لیا گیا ہے۔۔ ہندوستان میں مختلف ریاستوں کے درمیان مالی شمولیت کی پیمائش کے لیے، مصنف نے مالیاتی خدمات کی رسائی، دستیابی اور استعمال کے طول و عرض پر غور کیا جہاں ہر جہت میں اہم مالیاتی خدمات کے اشارے کا احاطہ کیا گیا ہے، جیسے کہ دخول کے طول و عرض کے تحت جمع اور کریڈٹ اکاؤنٹ کی تعداد، بینک کی شاخوں کی تعداد اور مالیاتی خدمات کے استعمال کے طول و عرض کے لیے متعلقہ مجموعی گھریلو مصنوعات کے تناسب کے طور پر دستیابی کے طول و عرض اور کریڈٹ اور ڈپازٹ کے حجم کے لیے ATMs آؤٹ لیٹس۔ مزید، مالی شمولیت کے اشاریہ کے نتائج کو اعلی، درمیانے اور کم مالیاتی

شمولیت کے تین عنوانات کے تحت درجہ بندی کیا گیا ہے۔ ریاست مہاراشٹرا اور کرناٹک کو اعلی مالیاتی شمولیت کے زمرے میں رکھا گیا تھا، کیرالہ، تامل ناندو، آندھرا پردیش، پنجاب اور ہماچل پردیش کو درمیانے درجے کے مالیاتی طور پر شامل کیا گیا تھا، جبکہ دیگر ریاستیں مالیاتی شمولیت کے کم زمرے میں تھیں، جس میں منی پور، ناگالینڈ اور آسام سب سے نیچے تھے۔ درجہ بندی سروے کے مطالعہ کے نتیجے میں، گھر کی اوسط ماہانہ آمدنی 3530.1 ہے۔ 61 فیصد سے زیادہ گھرانوں نے مغربی بنگال کے اضلاع میں رسمی مالیاتی ادارے میں کھاتہ کھولا تھا جبکہ 38 فیصد جواب دہندگان نے محسوس کیا کہ ان کے پاس اتنی آمدنی نہیں ہے کہ وہ بینک میں کھاتہ کھول سکیں۔

(Kempson E., 2006) اس کام میں، مصنف نے عالمی مالیاتی اخراج سے جڑے اہم مسائل پر روشنی ڈالی ہے۔ مصنف نے ترقی یافتہ معیشتوں میں مالی شمولیت سے متعلق موجودہ طریقوں اور پالیسیوں کا جائزہ لیا اور ترقی پذیر ممالک کے لیے مالیاتی شمولیت کے طریقہ کار کو بہتر طریقے سے نافذ کرنے کے لیے ایک فریم ورک تجویز کیا ہے۔ اس میں سپلائی اور ڈیمانڈ دونوں طرف سے مالیاتی شمولیت کی راہ میں حائل بڑی رکاوٹوں جیسے کہ بینکوں کی طرف سے انکار، شناخت کی ضرورت، بینک چارجز، شرائط و ضوابط، سماجی تحفظ کی ادائیگی، مذہبی اور ثقافتی رکاوٹیں، اعتماد کا خسارہ اور فنزیکل پر بات چیت کی ہے۔ رسائی کا مسئلہ مالیاتی خدمات کی رسائی اور دستیابی کو بہتر بنانے کے لیے، یہ سفارش کی گئی تھی کہ سستی قیمت پر نون فریلز اکاؤنٹس فراہم کیے جائیں، رکاوٹوں کو کم کرنے کے لیے تکنیکی ترقی اور مالیاتی خواندگی فراہم کی جائے۔

باب سوم

ہندوستان میں بینکنگ سیکٹر کی ترقی

کسی بھی معیشت میں مالی شمولیت کا حصول اس کے بینکنگ سیکٹر کے ڈھانچے اور جاندار ہونے پر منحصر ہوتا ہے۔ حقیقت کے طور پر، ہندوستان دنیا کا دوسرا سب سے زیادہ آبادی والا ملک ہے، اور آبادی کے اتنے بڑے حصے کو رسمی مالیاتی نظام میں شامل کرنے کے لیے ایک اچھی ساخت اور بکھرے ہوئے بینکنگ سیکٹر کی ضرورت ہے۔ ملک میں بینکنگ سیکٹر کی تقسیم ریاستوں کے درمیان اور اندر مختلف ہوتی ہے۔ ان تمام پہلوؤں کو مد نظر رکھتے ہوئے، یہ باب عام طور پر ہندوستان اور خاص طور پر جموں و کشمیر میں بینکنگ سیکٹر کی ترقی کے رجحان پر بحث کرنے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے۔

جیسا کہ حقیقی معیشت متحرک ہے، اس لیے ضروری ہے کہ بینکاری نظام معیشت کے بہت سے مقاصد اور تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے موافقت پذیر اور مسابقتی ہو۔ مالی شمولیت کے نقطہ نظر سے، معاشرے کے خارج شدہ حصوں تک مالیاتی خدمات کی دستیابی تک پہنچنے کے لیے ایک توسیع شدہ اور اچھی طرح سے تشکیل شدہ نظام شرط ہے۔ اس روشنی میں، ہندوستانی مالیاتی نظام میں اپنی طاقت میں مسلسل توسیع کی ضرورت اور صلاحیت دونوں موجود ہیں۔

کئی سالوں کے دوران، معاشرے کے مالی طور پر محروم طبقے تک مالیاتی خدمات تک رسائی کے قابل بنانے کے لیے بینکاری اداروں کا ایک وسیع نیٹ ورک تیار کیا گیا ہے۔ مالیاتی خدمات کے لیے لوگوں کی ضروریات کمرشل بینکوں، علاقائی دیہی بینکوں، شہری کوآپریٹو بینکوں، بنیادی زرعی قرضوں کی تنظیموں، اور ڈاک خانوں

پر مشتمل ایک اچھے ڈھانچے والے مالیاتی نظام کے ذریعے پوری کی جاتی ہیں۔ MFIs کے علاوہ، سیلف ہیلپ گروپس (SHGs) غریب ترین طبقات کی مالی خدمات کی ضروریات کو پورا کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ، حالیہ برسوں میں ادارہ جاتی فریم ورک کی ترقی نے مالیاتی خدمات کو وسعت دینے کے نئے ماڈلز پر توجہ مرکوز کی ہے جس میں متعدد چینلز کے ذریعے قرض کی فراہمی شامل ہے، بشمول سول سوسائٹی کی تنظیمیں (CSOs)، غیر سرکاری تنظیمیں (NGOs)، ڈاک خانے، کسانوں کے کلب، اور پنچایتیں بطور کاروباری سہولت کار/نامہ نگار۔ مزید برآں، بعض مالیاتی آلات/مصنوعات کو مالی شمولیت کو فروغ دینے کے لیے ڈیزائن کیے گیے ہیں۔

یہ باب ہندوستان کے ساتھ ساتھ جموں وکشمیر میں مالیاتی خدمات کی دستیابی کی توسیع سے نمٹنے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے۔ مطالعہ بنیادی طور پر کمرشل بینکوں اور مالی شمولیت کو فروغ دینے میں ان کے کردار پر مرکوز تھا، یہی وجہ ہے کہ اس بحث میں دیگر بینکنگ ڈھانچے کو جگہ نہیں دی گئی۔

ہندوستان میں بینکنگ سیکٹر کی تاریخ

بینکنگ سیکٹر کو ترقی پذیر اور عالمگیر معیشت کی ضروریات کو پورا کرنے اور مالی شمولیت کو فروغ دینے کے قابل بنانے کے لیے ہندوستانی بینکاری نظام کا جائزہ لینا بہت ضروری ہے۔ ہندوستان میں موجودہ بینکنگ ڈھانچہ، جو کئی دہائیوں سے پروان چڑھا ہے، پیچیدہ ہے اور اس نے معیشت کی کریڈٹ اور بینکنگ خدمات کی ضروریات کو پورا کیا ہے۔ مختلف صارفین اور قرض لینے والوں کے الگ الگ اور متنوع مطالبات کو پورا کرنے کے لیے متعدد پرتیں ہیں۔ بلاشبہ، ہندوستان کے بینکوں نے بچتوں کو متحرک کرنے اور اقتصادی ترقی کے فروغ میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ پچھلی چند دہائیوں کے دوران، ہندوستانی بینکنگ انڈسٹری پر متعدد کمیٹیوں

نے اس وقت کے موجودہ بینکنگ ماحول میں بڑی بہتری کی اجازت دی ہے۔اس کے بعد سے،اس شعبے اور اس کے آس پاس کے معاشی ماحول میں مسلسل اور بتدریج تبدیلیاں دیکھنے میں آئی ہیں،اس کے ساتھ مالیاتی منڈیوں کے ڈھانچے میں بھی تبدیلیاں آئی ہیں جو کہ ماضی سے مختلف ہیں۔

1991 سے پہلے، ہندوستان نے اپنی بینکنگ انڈسٹری کے ایک اہم حصے کو قومی درجہ دیا تھا۔ حکومت نے 1969 میں ان بینکوں کو قومیت دی جن کے ذخائر 50 کروڑ روپے سے زیادہ تھے۔ بینک کی 80 فیصد شاخوں پر اس کا کنٹرول تھا۔1980 میں، حکومت نے چھ اضافی بینکوں کو قومیت میں لیا جن کے ذخائر 200 کروڑ روپے سے زیادہ تھے۔ تمام بینکوں کا تقریباً نوے فیصد حکومتی کنٹرول میں تھا،اور یہ تناسب 1980 سے 1991 کے عرصے کے دوران نسبتاً مستحکم رہا۔ جغرافیائی رسائی، کوریج کی کثافت، اور بینکوں کی شاخوں کی تعداد میں نمایاں اضافہ ہوا اور بینکوں نے بھی ڈپازٹس میں نمایاں اضافہ دیکھا اور اس مدت کے دوران ترجیحی شعبے کی فنانسنگ کے طور پر قرض 14 فیصد سے بڑھ کر 41 فیصد ہو گیا۔تاہم، 1991 تک، بینکوں کی کارکردگی اور پیداواری صلاحیت گر گئی تھی، جب کہ ان کی کسٹمر سروس کا معیار اور ان کا منافع ناقص تھا (کمار اے، 2018)۔ جب حکومت نے 1991 میں معیشت کو آزاد کیا تو اس نے کئی مالیاتی اصلاحات بھی نافذ کیں۔ 1991 میں، مالیاتی نظاموں کی کمیٹی نے، جس کی صدارت ایم نرسمہم نے کی، نے بینک کے وسائل کو آزاد کرنے، شرح سود کا تعین کرنے کے لیے مارکیٹ کی قوتوں پر انحصار کرنے کے لیے قانونی لیکویڈیٹی ریشو (SLR) اور کیش ریزرو ریشو (CRR) کو کم کرنے کی سفارش کی۔ نجی اور غیر ملکی بینکوں کے لیے مسابقت کو بڑھانے اور پبلک سیکٹر کے بینکوں کی تعداد کو کافی رقم (PSBs) سے کم کرنے کے لیے داخل ہونا آسان ہے۔ کمیٹی کی کئی سفارشات پر عمل کیا گیا جیسے کہ، بشمول SLR اور CRR میں

کمی، مارکیٹ سے طے شدہ شرح سود کا تعارف، اور غیر ملکی اور نئے نجی شعبے کے بینکوں کا قیام وغیرہ۔

1998 میں، بینکنگ سیکٹر ریفارمز کی کمیٹی نے، جس کی قیادت مسٹر نرسمہم کر رہے تھے، نے بینکنگ سیکٹر کو مضبوط کرنے کے اقدامات کا ایک اضافی سیٹ تجویز کیا۔ اس نے موجودہ اقدامات کی پیشرفت کا جائزہ لیا اور مزید قانون سازی، سرمائے کی کفایت، اور بینکوں کے انضمام کے اقدامات کی تجویز دی۔ ان سفارشات کے علاوہ، 1998 کی کمیٹی نے ٹیکنالوجی کے بہتر استعمال، مہارت کی تربیت، اور اداروں کے پیشہ ورانہ انتظام کی وکالت بھی کی۔ 1991 سے، ان میں سے بہت سی تبدیلیوں نے ہندوستان کے بینکاری نظام کی کارکردگی کو مضبوط اور بڑھایا ہے۔ ایک مثال کے طور پر، بینکنگ سیکٹر کی طرف سے جاری کردہ قرض کی مقدار 1990 میں جی ڈی پی کے 51.5 فیصد سے بڑھ کر 2000 میں جی ڈی پی کے 53.4 فیصد تک پہنچ گئی۔

2000 کی دہائی کے دوران، بینکاری اصلاحات سے متعلق متعدد کمیٹیاں قائم کی گئیں، اور بتدریج مزید تبدیلیاں لاگو کی گئیں۔ اپنی سفارشات میں، مالیاتی شعبے کی اصلاحات کی کمیٹی نے ہندوستان کے میکرو اکنامک اور ریگولیٹری فریم ورک، مالی شمولیت، اور گھریلو مالیاتی ترقی پر توجہ دی۔ ہندوستان میں بینک بورڈز کے نظم و نسق کا جائزہ لینے والی کمیٹی (P.J. Nayak کمیٹی) بھی 2014 میں قائم کی گئی تھی۔ اس کی بنیادی تجاویز ہندوستان کے پبلک سیکٹر کے بینکوں کے نظم و نسق کو بہتر بنانے پر مرکوز تھیں، جو ملک کے بینکنگ نظام میں ایک اہم کردار ادا کرتی رہی ہیں۔

ہندوستان میں بینکنگ سیکٹر کا ڈھانچہ

رابنسن کے مطابق، ایک صحت مند مالیاتی نظام کا بنیادی کام "دولت کی تخلیق کے لیے بچت اور سرمایہ کاری کے درمیان ربط فراہم کرنا اور موجودہ دولت کی تشکیل میں پورٹ فولیو ایڈجسٹمنٹ کی اجازت دینا ہے۔"

آزادی کے وقت، ہندوستان کا رسمی بینکنگ سیکٹر بہت کم ترقی یافتہ تھا۔ مالیاتی خدمات کی عدم دستیابی کے منظر نامے کا اندازہ ان اعداد و شمار کو دیکھ کر لگایا گیا ہے کہ 1950 میں ملک میں ہر 1.36 لاکھ افراد کے لیے ایک شاخ تھی (مانی، ہندوستان میں مالیاتی شمولیت - پالیسیاں اور پروگرام، 2015)۔ ہندوستان میں موجودہ بینکنگ ڈھانچہ، جو کئی دہائیوں میں تیار ہوا ہے، جامع ہے اور معیشت کی کریڈٹ اور بینکنگ سروس کی ضروریات کو پورا کرتا ہے۔ جدید بینکنگ اداروں میں صارفین اور قرض لینے والوں کی الگ الگ اور متنوع ضروریات کو پورا کرنے کے لیے متعدد پرتیں موجود ہیں۔ بچتوں کو متحرک کرنے اور معاشی ترقی کے فروغ میں بینکاری نظام کا اہم کردار تھا۔ 1991 کی مالیاتی شعبے کی اصلاحات کے بعد کی مدت میں، بینکاری ڈھانچے کی کارکردگی اور لچک میں نمایاں اضافہ ہوا۔ ہندوستانی تجارتی بینکاری نظام ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ممالک کی اکثریت کے مقابلے میں اچھا لگتا ہے۔

ہندوستان میں موجودہ بینکاری نظام، جس نے کئی دہائیوں سے ترقی کی ہے، پیچیدہ ہے اور اس نے معیشت کی کریڈٹ اور مالیاتی خدمات کی ضروریات کو پورا کیا ہے۔ مختلف صارفین اور قرض لینے والوں کے الگ الگ اور متنوع مطالبات کو پورا کرنے کے لیے کئی سطحیں ہیں۔ بلاشبہ، ہندوستان کے بینکوں نے فنڈز کو متحرک کرنے اور اقتصادی ترقی کے فروغ میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ پچھلی تین دہائیوں کے دوران، ہندوستانی بینکنگ انڈسٹری کی بہت سی کمیٹیوں نے مالیاتی ماحول میں بڑی بہتری کی اجازت دی ہے۔ اس کے بعد سے، بینکنگ سیکٹر اور اس کے آس پاس کے معاشی ماحول میں مسلسل اور ترقی پسند تبدیلیاں آئی ہیں، مالیاتی منڈیوں کے ڈھانچے میں اسی طرح کی تبدیلیاں جواب ماضی کے مقابلے مختلف ہیں۔

1934 کا ریزرو بینک آف انڈیا ایکٹ ہندوستان میں بینکوں کو شیڈول یا غیر شیڈول کے طور پر درجہ بندی کرتا ہے۔ شیڈولڈ بینک وہ مالیاتی ادارے ہیں جو RBI ایکٹ 1934 کے دوسرے شیڈول میں شامل ہیں۔ غیر شیڈول بینک وہ ہیں جو ایکٹ کے دوسرے شیڈول میں درج نہیں ہیں۔ چونکہ یہ مطالعہ صرف کمرشل بنکوں پر مبنی ہے، اس لیے ہندوستان میں کمرشل بنکوں کی درجہ بندی کو مندرجہ ذیل شکل میں سکھایا گیا ہے۔

تصویر: ہندوستان میں شیڈول کمرشل بینکوں کی درجہ بندی

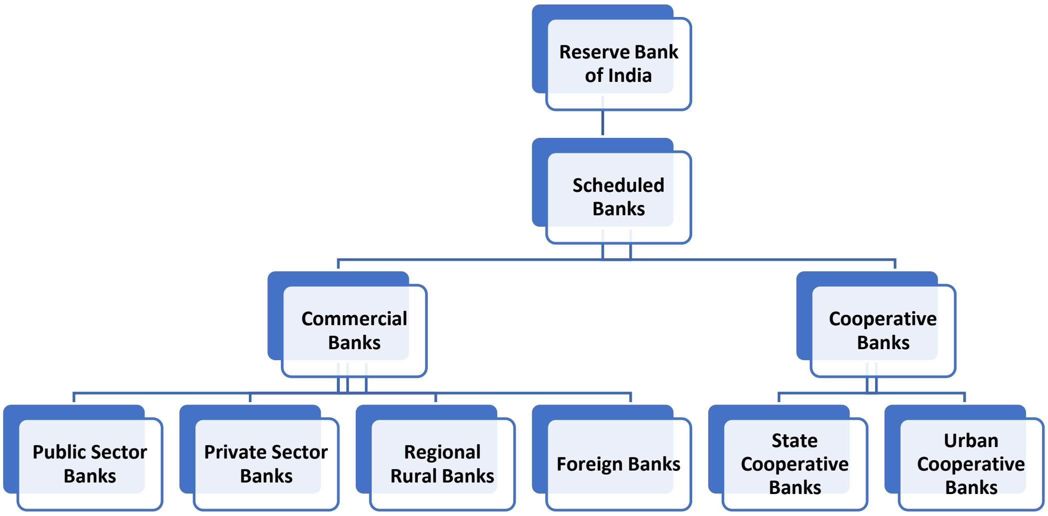

شیڈولڈ کمرشل بینکوں کو ملکیت اور آپریٹنگ قسم کی بنیاد پر مزید ذیلی تقسیم کیا گیا ہے۔ ان میں پبلک سیکٹر کے بینک، نجی شعبے کے بینک، غیر ملکی شعبے کے بینک، اور علاقائی دیہی بینک (RRBs) شامل ہیں۔ نومبر 2021 تک، ہندوستان میں پبلک سیکٹر کے 12 بینک، نجی شعبے کے 22 بینک، 43 علاقائی دیہی بینک، اور 46 غیر ملکی بینک ہیں۔

پبلک سیکٹر کے بینک ایسے بینک ہوتے ہیں جن میں حکومت کا اکثریتی کنڑول ہوتا ہے۔ ان بینکوں کو مزید دو گروپوں میں تقسیم کیا گیا ہے: نیشنلائزڈ بینک اور ایس بی آئی اور اس سے ملحقہ ادارے۔ نیشنلائزڈ بینک وہ بینک ہیں جو اصل میں نجی ملکیت میں تھے لیکن 1969 اور 1980 میں ہندوستانی حکومت کی جانب سے بینکوں کو قومیانے کے بعد انہیں حکومت کے کنڑول میں لایا گیا تھا۔ اس سے قبل 1955 میں، SBI کو SBI ایکٹ 1955 کے ذریعے قومیت کا درجہ دیا گیا تھا۔ IBA (انڈین بینک ایسوسی ایشن) نے 2015-2016 کی پبلک سیکٹر بینکوں، کی کارکردگی کی جھلکیاں جاری کیں، جس میں 27 پبلک سیکٹر بینکوں کی فہرست دی گئی، جن میں 19 نیشنلائزڈ بینک، SBI اور اس کے 5 پارٹنر بینک، اور 2 اضافی پبلک سیکٹر بینک شامل ہیں۔

پرائیویٹ سیکٹر کے بینک ایسے بینک ہیں جن میں گھریلو نجی اداروں کے پاس زیادہ تر حصص ہوتے ہیں۔ مزید برآں، انہیں پرانے نجی بینکوں اور جدید نجی بینکوں میں درجہ بندی کیا جاسکتا ہے۔ آزادی کے وقت ہندوستان کا بینکنگ نظام نجی (Private Sector) کنڑول میں تھا۔ بینکوں کی اکثریت کو آہستہ آہستہ قومیت میں (Nationalised control) لیا گیا۔ اصلاحات کے نفاذ سے پہلے کسی بھی نئے بینک کو مارکیٹ میں آنے کی اجازت نہیں تھی۔ ڈی ریگولیشن کے نتیجے میں 1995 تک کچھ نجی بینکوں نے کاروبار میں قدم رکھا۔ وہ پرائیویٹ بینک جو اصلاحات کے بعد مارکیٹ میں داخل ہوئے انہیں نئے پرائیویٹ بینک کہا جاتا ہے، جب کہ وہ جو ڈی ریگولیشن سے پہلے موجود تھے اور نیشنلائزیشن سے خارج تھے انہیں پرانے نجی بینک کہا جاتا ہے۔ 1969 سے پہلے، پرانے نجی شعبے کے بینک بہت چھوٹے تھے یا اسپیشلائزڈ تھے کہ نیشنلائز کیا جاسکے۔ آئی بی اے کی رپورٹ کے عنوان سے "نجی شعبے کے بینکوں کی کارکردگی کی جھلکیاں، 2015-2016" کے مطابق نجی شعبے کے 21 بینک تھے، جن میں 12 پرانے نجی بینک اور 9 نئے نجی بینک شامل تھے۔

غیر ملکی سیکٹر کے بینک وہ بینک ہیں جو اپنے آبائی ممالک میں کام کرنے والے غیر ملکی نجی اداروں کی ملکیت ہیں۔ آزادی سے قبل ہندوستان میں کام کرنے والے برطانوی بینکوں کو ملک کے پہلے غیر ملکی بینکوں میں شمار کیا جاسکتا ہے۔ نہر سویز کی آمد کے بعد کئی دوسرے کنارے ابھرے۔ ان کی موجودگی پر قومیانے کا کوئی منفی اثر نہیں پڑا۔ تاہم، نئے غیر ملکی بینکوں کو اس وقت تک داخلے کی اجازت نہیں دی گئی جب تک کہ تبدیلیاں نافذ نہ ہو جائیں۔ اس کے بعد سے، بین الاقوامی شعبے میں بینکوں کی تعداد میں توسیع اور اتار چڑھاؤ آیا ہے۔ آئی بی اے کی رپورٹ کے عنوان سے "غیر ملکی سیکٹر بینکوں کی کارکردگی کی جھلکیاں، 2015-2016" کے مطابق ہندوستان میں 45 غیر ملکی بینک کام کر رہے ہیں۔

علاقائی دیہی بینکوں (RRBs) کو 1976 کے علاقائی دیہی بینک ایکٹ کے تحت قائم کیا گیا تھا تاکہ چھوٹے اور پسماندہ کسانوں، زرعی مزدوروں، کاریگروں پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے زراعت، تجارت، صنعت اور دیگر پیداواری سرگرمیوں کی ترقی کے لیے مالی اعانت فراہم کر کے دیہی معیشت کو ترقی دی جا سکے۔ اور چھوٹے دیہی کاروباری افراد۔ علاقائی دیہی بینک خاص طور پر بنائے گئے مالیاتی ادارے ہیں جو NABARD کی نگرانی میں کام کرتے ہیں اور کمرشل بینکوں کو سپانسر کرتے ہیں، جس کی شاخوں کا ایک سخت نیٹ ورک ملک بھر کے مختلف اضلاع میں خدمات انجام دیتا ہے (گھاؤس اینڈ ریڈی، 2017)۔ جیسا کہ مارچ 2021 میں، ملک میں RRBs56 تھے۔ اس کے علاوہ، ملک میں صرف چار نان شیڈول کمرشل بینک موجود ہیں۔

ہندوستان میں بینکنگ سیکٹر کی ترقی

ہندوستان میں مالیاتی ڈھانچے کی توسیع کو اس سنگ میل تک پہنچنے میں تقریباً 70 سال لگے کیونکہ آزادی کے وقت یہ ڈھانچہ ملک بھر کے عوام کی توقعات پر پورا اترنے کے لیے اتنا ترقی یافتہ نہیں تھا۔ اب بھی اس نیٹ ورک کو مزید وسعت دینے کی کافی گنجائش ہے کیونکہ ملک کے کچھ علاقے رسمی مالیاتی نظام سے منسلک نہیں ہیں۔ تاریخی طور پر، ہندوستان مالی شمولیت کا علمبردار رہا ہے۔ 1904 کے کوآپریٹو کریڈٹ سوسائٹیز ایکٹ نے ہندوستان میں کوآپریٹو تحریک کو ایک دھکا فراہم کیا (رائے، 2011)۔ کوآپریٹو بینکوں کا مقصد ساہوکاروں کے مقابلے میں زیادہ سازگار حالات پر بینکنگ خدمات، بنیادی طور پر قرض کی دستیابی فراہم کرنا تھا۔ بینکوں سے متعلق 1947 کے شماریاتی جدولوں کے مطابق، کل 637 بینک تھے، جن میں سے تقریباً 87 فیصد نان شیڈول اور باقی شیڈ ولڈ کمرشل بینک تھے۔ ہندوستان میں مالی شمولیت کو آزادی کے بعد خاص طور پر 1969 کے بعد رفتار ملی، جب سوشل بینکنگ پر 1967 کی بحث کے جواب میں، 14 پرائیویٹ سیکٹر کے بینکوں کو قومی کر دیا گیا تاکہ بینکوں سے محروم لوگوں کی خدمت کی جا سکے۔ 1974 میں، ترجیحی شعبے کے قرضے کا تصور، جس میں غیر بینک والے خطوں کو قرض دینا شامل تھا، اور 1980 میں آٹھ اضافی نجی بینکوں کو قومیایا گیا تاکہ عوام کو خاص طور پر دیہی علاقوں میں اور معاشرے کے پسماندہ طبقات کے لیے بینکنگ تک رسائی فراہم کی جا سکے (چٹوپادھیائے، 2011۔ 1969 میں صرف 73 کمرشل بینک تھے جو 2012 میں نمایاں طور پر بڑھ کر 173 ہو گئے۔ بینکوں کے دفاتر کی تعداد بھی بہت زیادہ شرح سے 1969 میں 8,262 سے بڑھ کر 2012 میں 1,01,260 ہو گئی۔ فی کس ڈپازٹ اور فی کس کریڈٹ دونوں میں توسیع ہوئی ہے۔ 1969 سے 2012 تک تقریباً 600 گنا۔ 1969 میں، شیڈ ولڈ کمرشل بینکوں

(SCBs)کافی کس ڈپازٹ صرف 88 تھا جو بڑھ کر 51,106 ہو گیا، اسی طرح شیڈولڈ کمرشل بینکوں (SCBs)کافی کس کریڈٹ بھی اسی وقت 68 سے بڑھ کر 39،90 ہو گیا۔ مدت یہاں تک کہ افراط زر کے حساب سے، یہ نمایاں توسیع ہے (ریزرو بینک آف انڈیا، 2016)۔

حالیہ برسوں میں، خاص طور پر نومبر 2005 کے بعد، ریزرو بینک آف انڈیا (آر بی آئی) نے نو فریل اکاؤنٹس کا تصور متعارف کراتے ہوئے، اپنے کسٹمر کے طریقہ کار کو نرم کرنے، مالی شمولیت کے منصوبے، برانچ کی اجازت کی پالیسی اور مالیاتی شمولیت کو بڑھانے کے لیے مخصوص کوششیں کی ہیں۔ غیر بینک والے دیہات کی کوریج وغیرہ۔

معیشت کے حقیقی شعبے میں وسائل کی منتقلی کے ذریعے، بینک بلاشبہ معاشی ترقی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ بینک کی ثالثی کا یہ کردار زیادہ تر کوآپریٹو اور تجارتی بینکوں نے ہندوستانی بینکاری میں ادا کیا ہے۔ پوری بینکنگ انڈسٹری کا ستر فیصد حصہ بھی کمرشل بینکوں کے زیر کنٹرول ہے۔ اس کی ملکیت اور مقاصد کے تنوع کو دیکھتے ہوئے، ہندوستان میں تجارتی بینکنگ واحد ہے۔ سرکاری ملکیت کا تناسب سب سے بڑا (تقریباً 70%) ہے، اس کے بعد مقامی نجی اور غیر ملکی نجی ملکیت ہے۔

اگر ہم ہندوستان کی مالیاتی خدمات کی دستیابی کا تجزیہ کریں تو پچھلے کئی سالوں میں نمایاں بہتری دیکھی گئی ہے۔ 1969 میں، ہر 60 ہزار آبادی کے لیے، اگر ہم ہندوستان میں مالی خدمات کی دستیابی کا جائزہ لیں تو ہم اس میں زبردست اضافہ دیکھ سکتے ہیں۔ 1969 میں ہر ساٹھ ہزار افراد کے لیے ایک بینک برانچ تھی۔ 2021 میں، آبادی فی برانچ کا تناسب 1:8610 تھا، جو اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ جامع بینکاری ایک اہم پیشرفت کرتی ہے۔

آبادی و بینک برانچ کی اوسط

ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں فی شاخ آبادی کے لحاظ سے گزشتہ برسوں میں نمایاں بہتری آئی ہے، کچھ ریاستیں رسمی مالیاتی نظام کے ساتھ آبادی کی کوریج کے معاملے میں بہت آگے ہیں، جبکہ دیگر ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں، اب بھی فی برانچ کے تناسب میں آبادی میں نمایاں فرق، جس میں ایک بینک کی شاخ ریاست یا یونین ٹیریٹری کے 15000 سے زیادہ باشندوں کی خدمت کرتی ہے۔ یہ سیکشن شیڈول کمرشل بینکوں کی ہر شاخ پر آبادی کے انحصار کو بیان کرتا ہے۔ اگر ہم نیچے دیے گیے جدول میں بیان کردہ اعداد و شمار کو دیکھیں۔ 2006 میں تقریباً تمام ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کی آبادی 10 ہزار فی بینک برانچ سے زیادہ ہے جس کی قومی اوسط 14,890 ہے جو کہ 2021 میں بہتر ہو کر 8,610 افراد فی برانچ ہو گئی۔ 2021 تک، بڑی ریاستوں میں، ہماچل پردیش میں، ہر 4,281 باشندوں کے لیے ایک بینک برانچ کے ساتھ سب سے زیادہ سازگار تناسب ہے، اس کے بعد پنجاب کا تناسب 1:4454 ہے۔ 1:15841 کے تناسب کے ساتھ، بہار میں فی بینک برانچ کے باشندوں کی سب سے زیادہ تعداد ہے۔

جدول: ہندوستان میں بنک برانچ اور ابادی کی شرح (2006-2021)

State/UT	Population Per Branch (2006)	Population Per Branch (2011)	Population per Branch (2016)	Population per Branch (2021)
Andaman & Nicobar Islands	12324	8283	5851	5405
Andhra Pradesh	13981	11012	7587	6891
Arunachal Pradesh	16465	14568	9858	8470
Assam	22290	19726	12886	11275
Bihar	24674	23707	16722	15841
Chandigarh	4360	3023	2475	2570
Chhattisgarh	20940	17330	11221	10073
D-N Haveli & Daman-Diu	17214	10121	7583	10160
Goa	4043	2959	2191	2224
Gujarat	14610	11793	8654	7911
Haryana	12859	9093	5828	5551
Himachal Pradesh	7740	6174	4502	4281
Jammu & Kashmir	11905	10904	7442	7343
Jharkhand	18769	16115	12123	11683
Karnataka	10623	8989	6379	6012
Kerala	8852	6986	5341	5102
Ladakh	-	8303	5035	3857
Lakshadweep	7200	5333	5154	3091
Madhya Pradesh	18355	15906	12231	11311
Maharashtra	15084	12335	9391	8858
Manipur	32971	36152	19308	14193
Meghalaya	13069	12956	8991	8585
Mizoram	11537	10349	6574	5553
Nagaland	28253	20615	13458	11417
NCT of Delhi	8590	6143	5090	5367
Odisha	16069	13312	9215	8336

State/UT	Population Per Branch (2006)	Population Per Branch (2011)	Population per Branch (2016)	Population per Branch (2021)
Puducherry	11558	7752	5842	5713
Punjab	8955	6773	4574	4454
Rajasthan	17342	14911	10624	9816
Sikkim	9763	7023	4770	4078
Tamil Nadu	12545	10206	7109	6208
Telangana	-	10001	7131	6549
Tripura	18026	14579	7379	6865
Uttarakhand	9807	7477	5241	5026
Uttar Pradesh	20999	17554	12849	12488
West Bengal	17820	15579	10874	10280
India	**14890**	**12714**	**9152**	**8610**

Source: Author's calculation using data from RBI and Census of India

آبادی اور بینک کی شاخوں کے موجودگی کے تناسب لحاظ سے ہندوستان کے مختلف خطوں کی اکاسی کو مندرجہ ذیل اعداد و شمار میں چارٹ کے ذریعے بھی دکھایا گیا ہے، جو بینکنگ خدمات کی دستیابی کے لحاظ سے علاقائی تغیرات کو ظاہر کرتا ہے اور وقت کے ساتھ ساتھ بہتری کی وضاحت کرنے میں مدد کرتا ہے۔

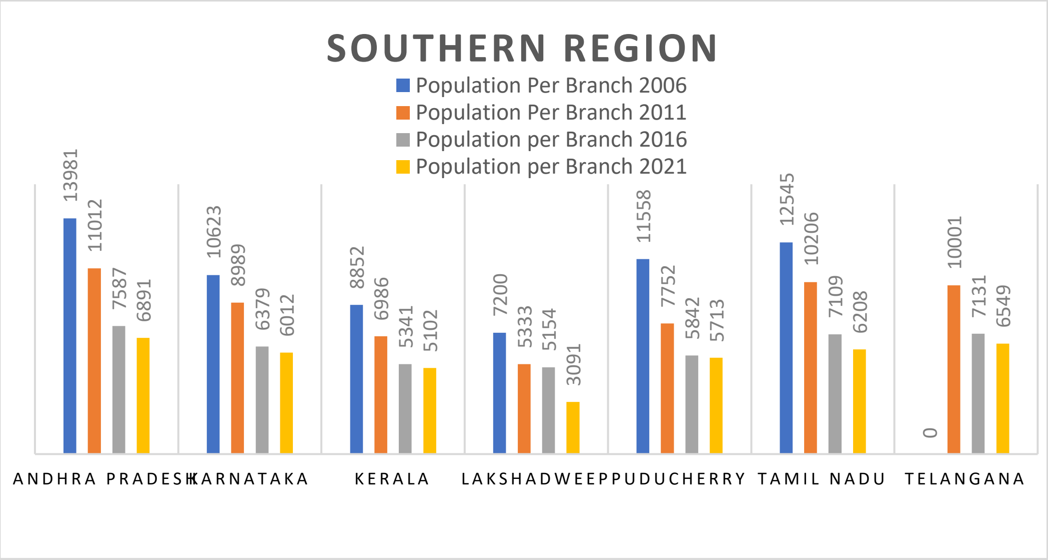

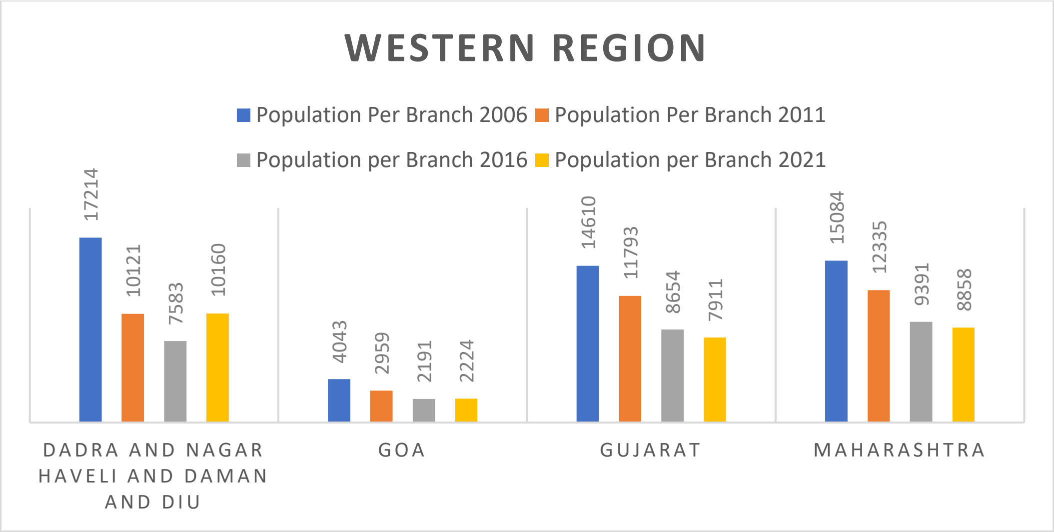
WESTERN REGION
Population Per Branch 2006
Population Per Branch 2011
Population per Branch 2016
Population per Branch 2021
17214
10121
7583
10160
4043
2959
2191
2224
14610
11793
8654
7911
15084
12335
9391
8858
DADRA AND NAGAR HAVELI AND DAMAN AND DIU
GOA
GUJARAT
MAHARASHTRA

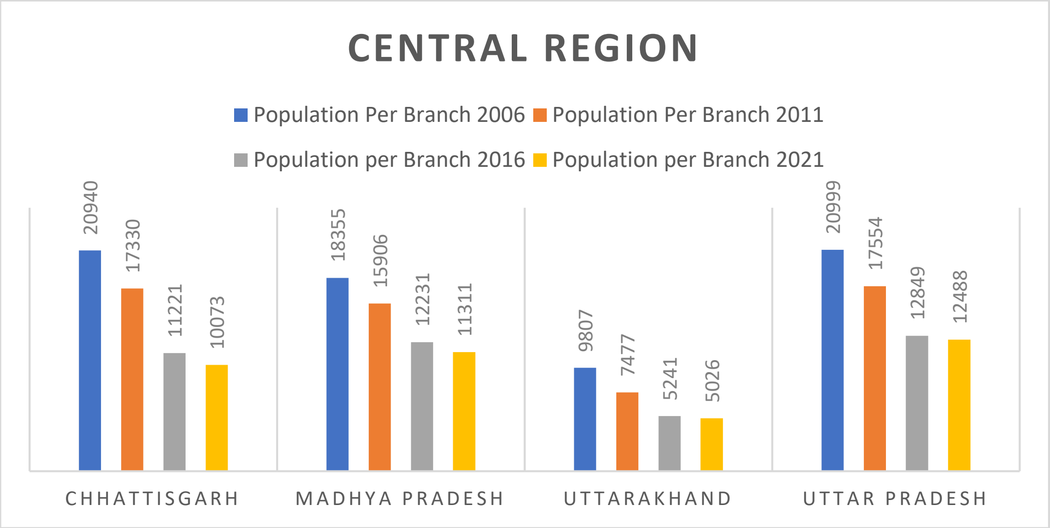
CENTRAL REGION
Population Per Branch 2006
Population Per Branch 2011
Population per Branch 2016
Population per Branch 2021
20940
17330
11221
10073
18355
15906
12231
11311
9807
7477
5241
5026
20999
17554
12849
12488
CHHATTISGARH
MADHYA PRADESH
UTTARAKHAND
UTTAR PRADESH

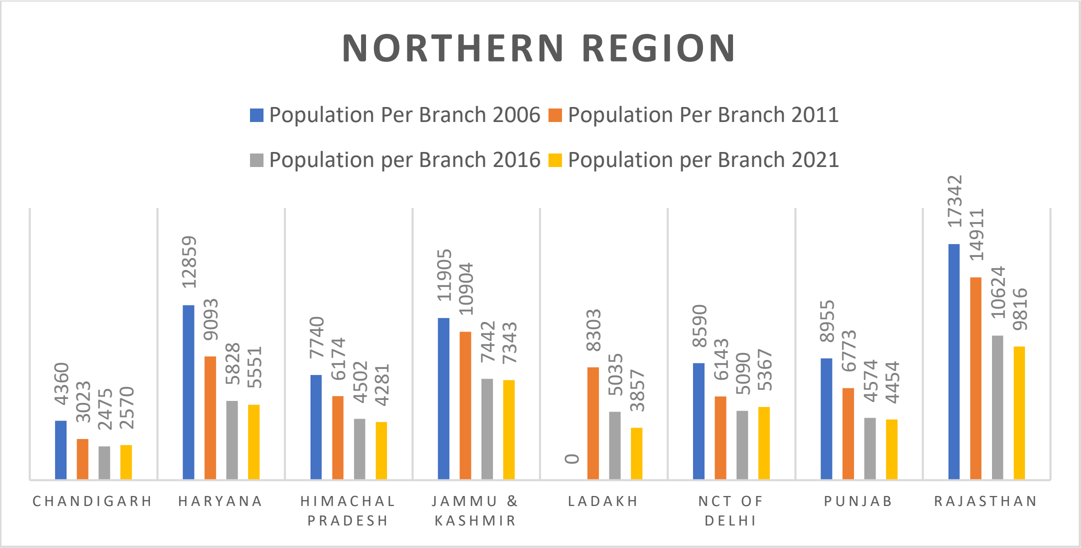
NORTHERN REGION
Population Per Branch 2006
Population Per Branch 2011
Population per Branch 2016
Population per Branch 2021
4360
3023
2475
2570
12859
9093
5828
5551
7740
6174
4502
4281
11905
10904
7442
7343
0
8303
5035
3857
8590
6143
5090
5367
8955
6773
4574
4454
17342
14911
10624
9816
CHANDIGARH
HARYANA
HIMACHAL PRADESH
JAMMU & KASHMIR
LADAKH
NCT OF DELHI
PUNJAB
RAJASTHAN

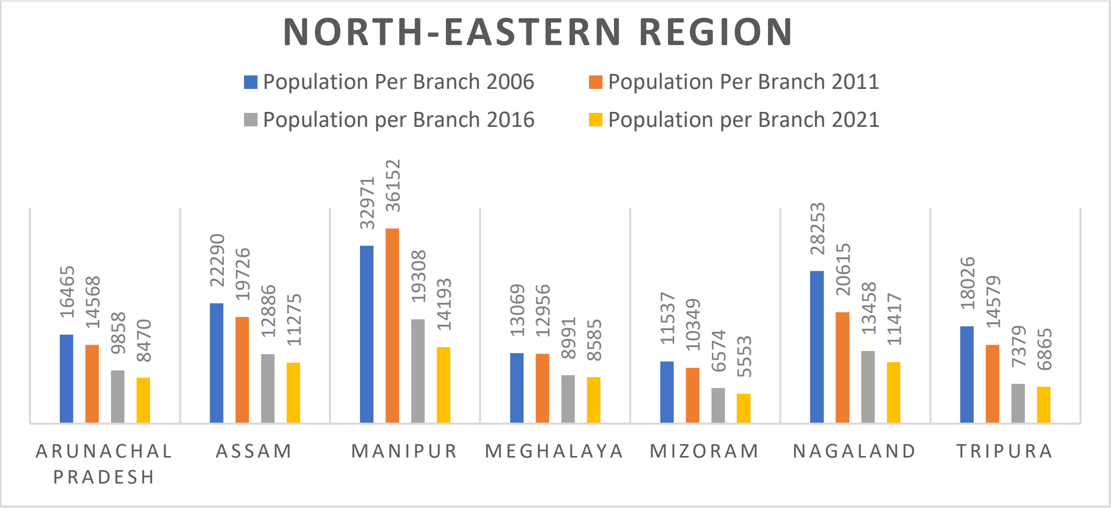

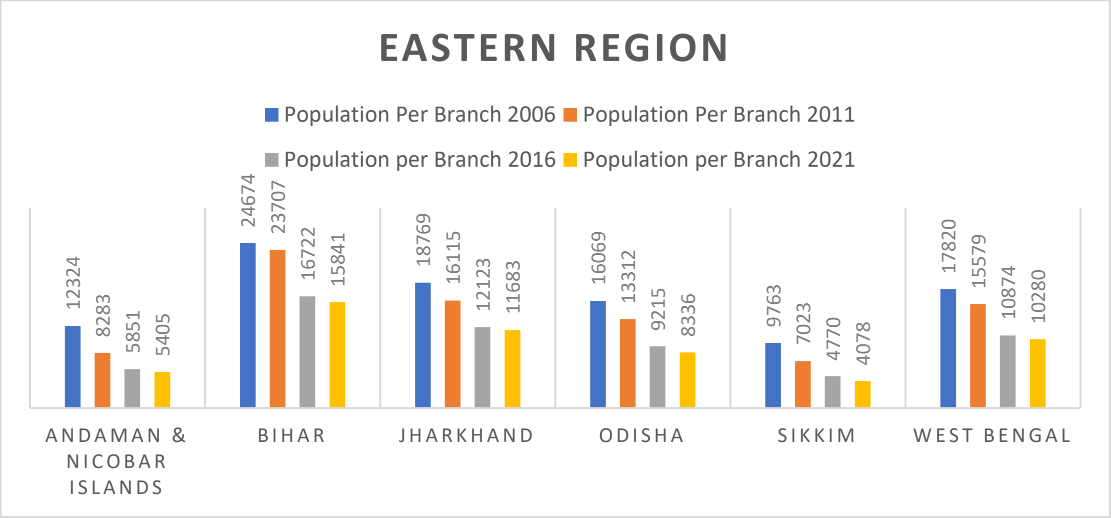

عام طور پر، ریاستیں اور مرکز کے زیر انتظام علاقے جن کی آبادی کی کثافت کم ہے یا بہتر بنیادی ڈھانچہ اور مواصلات کا مطلب ہے کہ بینکنگ خدمات کی دستیابی کے لحاظ سے کرایہ بہتر ہے۔ دوسری طرف، وہ ریاستیں جن کی آبادی کی کثافت زیادہ ہے، ناہموار ٹوپوگرافی، یا دور دراز مقامات کم پڑتے ہیں، اور ان ریاستوں میں بینک کی شاخوں پر زیادہ بوجھ پڑتا ہے۔ بہار، جھارکھنڈ، اتر پردیش، مدھیہ پردیش، مغربی بنگال، آسام، منی پور، اور ناگالینڈ جیسی ریاستوں میں اب بھی 10,000 سے زیادہ لوگوں کی آبادی ہے جو سال 2021 تک ایک ہی بینک کی شاخ پر انحصار کرتے ہیں۔

جموں وکشمیر میں بینکنگ سیکٹر کی ترقی

جموں و کشمیر ملک کا سب سے زیادہ شمال مغربی حصہ ہے، جس کا رقبہ 2,22,236 مربع کلومیٹر اور تین الگ الگ علاقے ہیں: جموں، کشمیر اور لداخ۔ زمینی سائز کے لحاظ سے لیہہ سب سے بڑا ضلع ہے، جبکہ گاندربل سب سے چھوٹا ہے۔ 2019 میں جموں اور کشمیر کی تنظیم نو کے بعد، ریاست اب دو الگ الگ مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں تقسیم ہو گئی ہے، جن میں سے ایک جموں اور کشمیر کے علاقوں پر مشتمل ہے اور اسے جموں اور کشمیر یونین ٹیریٹری کہا جاتا ہے، جبکہ دوسرے کو لداخ یونین ٹیریٹری کہا جاتا ہے۔ جموں و کشمیر کے مرکز کے زیر انتظام علاقے میں بیس اضلاع ہیں، جن میں سے دس جموں کے علاقے میں اور دس کشمیر کے علاقے میں ہیں، جب کہ مرکز کے زیر انتظام علاقے لداخ میں صرف دو اضلاع ہیں۔ ریاست کے تینوں حصے (اب مرکز کے زیر انتظام علاقے) منفرد جغرافیائی اور موسمی خصوصیات کے حامل ہیں۔

کٹھوعہ، سانبہ، جموں، ادھم پور، ڈوڈہ، کشتواڑ، رامبن، ریاسی، راجوری اور پونچھ کے اضلاع جموں خطہ پر مشتمل ہیں۔ سری نگر، بارہمولہ، اننت ناگ، بڈگام، کولگام، پلوامہ، شوپیاں، بانڈی پورہ، کپواڑہ اور گاندربل نامی اضلاع کشمیر کے علاقے میں ہیں۔ مرکز کے زیر انتظام علاقے لداخ کے دو اضلاع لیہہ اور کارگل ہیں۔

2011 کی مردم شماری کے مطابق، ریاست کی آبادی 1.25 بلین تھی، جس میں 66.41 لاکھ مرد (52.95 فیصد) اور 59.01 لاکھ خواتین (47.05 فیصد) تھے، جس کا مجموعی جنسی تناسب 889 خواتین فی ہزار مردوں کے لیے تھا۔ 2011 کی مردم شماری کے مطابق جموں ضلع جموں اور کشمیر کا سب سے زیادہ آبادی والا ضلع ہے جبکہ لیہہ ضلع سب سے کم آبادی والا ہے۔ درج ذیل خاکوں میں ریاست جموں و کشمیر کی تقسیم کو رقبے اور آبادی کے لحاظ سے دکھایا گیا ہے۔

تصویر: رقبے کے لحاظ سے جموں و کشمیر کے مختلف اضلاع

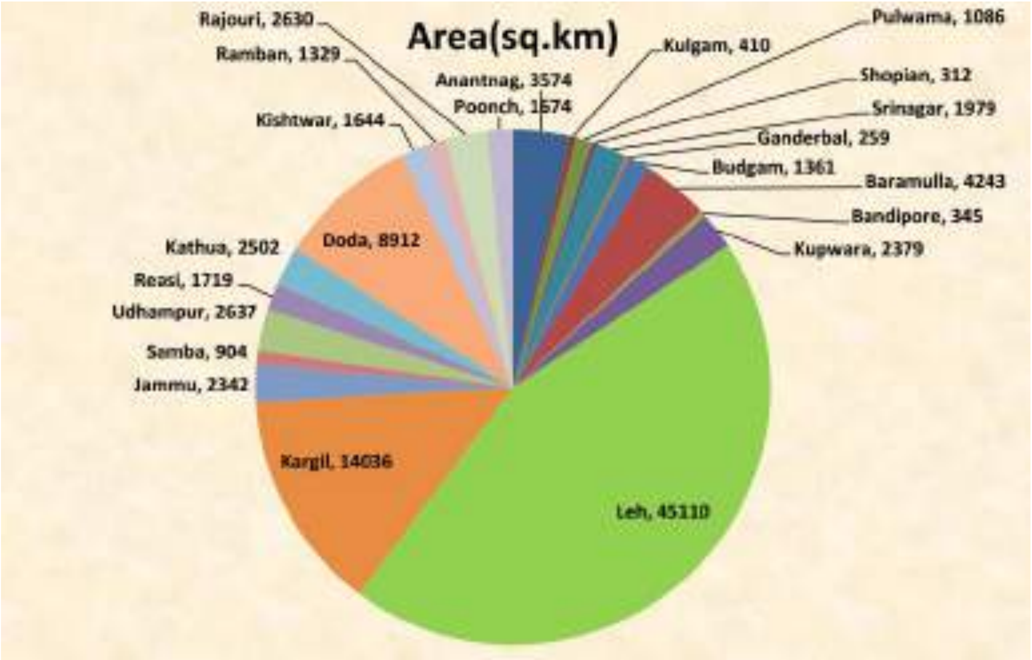

Source: Digest of Statistics, 2018-19, Directorate of Economics and Statistics, Jammu and Kashmir

تصویر: ریاست جموں و کشمیر کے اطلاع کی آبادی (2011)

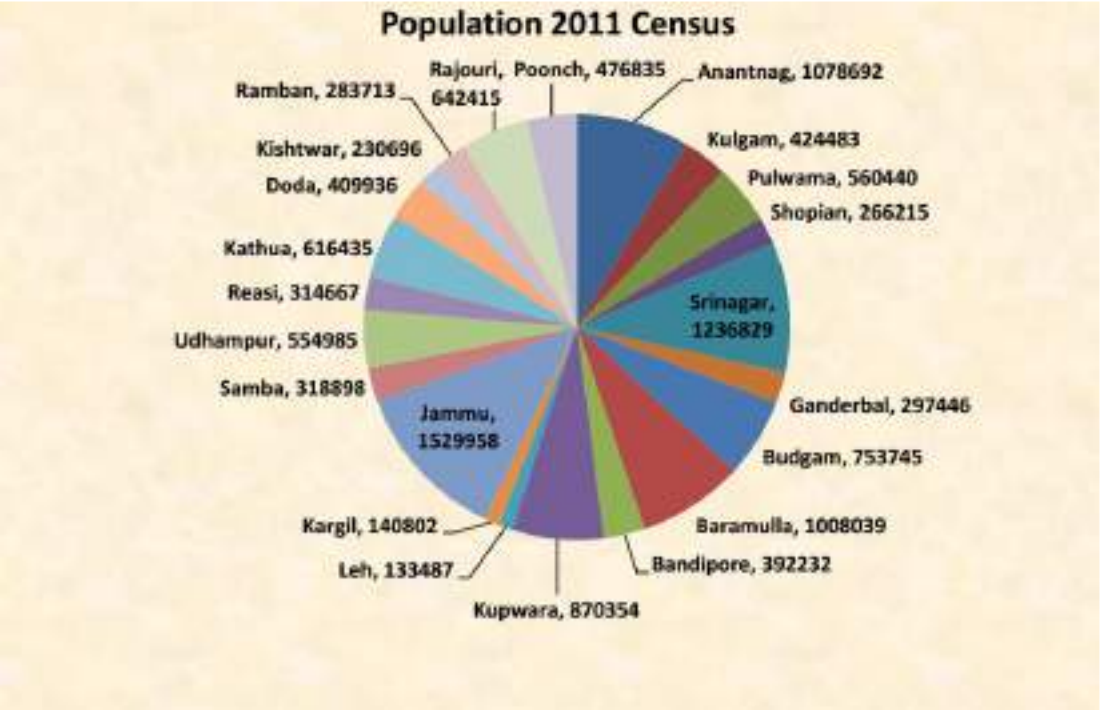

Source: Digest of Statistics, 2018-19, Directorate of Economics and Statistics, Jammu and Kashmir

جموں وکشمیر کے بینکنگ سسٹم میں 12 پبلک سیکٹر کے بینک، 11 پرائیویٹ سیکٹر کے بینک، اور 2 علاقائی دیہی بینک ہیں۔ خطہ کشمیر کے تمام دس اضلاع اور جموں خطہ کے دو اضلاع، راجوری اور پونچھ، جموں وکشمیر کے بینک کے ذریعہ لیڈ بینک کے طور پر خدمات انجام دے رہے ہیں، جبکہ اسٹیٹ بینک آف انڈیا جموں خطہ اور لداخ خطہ کے باقی آٹھ اضلاع میں لیڈ بینک کے طور پر کام کرتا ہے۔ درج ذیل جدول جموں وکشمیر میں بینکنگ نیٹ ورک کا ایک جامع جائزہ فراہم کرتا ہے۔

	Name of the Bank	**No. of Banking Outlets**			
		Branch	**BCs***	**Other Modes (ATM)**	**Total**
A	**Public Sector Banks**				
1	State Bank of India	192	246	759	1197
2	Punjab National Bank	117	66	172	355
3	UCO Bank	20	00	24	44
4	Central Bank of India	18	00	14	32
5	Canara Bank	39	00	34	73
6	Punjab & Sind Bank	16	00	05	21
7	Bank of Baroda	11	00	12	23
8	Union Bank of India	22	00	25	47
9	Bank Of India	10	00	09	19
10	Indian Overseas Bank	04	00	04	08
11	Bank of Maharashtra	02	00	01	03
12	Indian Bank	14	00	11	25
	SUB-TOTAL	**465**	**312**	**1070**	**1847**
B	**Private Sector Banks**				
13	J&K Bank	845	973	1293	3111
14	ICICI Bank	39	00	72	111
15	HDFC Bank	85	194	246	525
16	Federal Bank	01	00	01	02
17	AXIS Bank	29	00	33	62
18	YES Bank	07	00	08	15
19	IDBI Bank	06	00	12	18

20	IndusInd Bank	06	00	09	15
21	South Indian Bank	01	00	01	02
22	Kotak Mahindra Bank	02	00	03	05
23	Bandhan Bank	01	00	01	02
	SUB-TOTAL	**1022**	**1167**	**1679**	**3868**
C	**Regional Rural Banks**				
24	J&K Grameen Bank	217	213	0	430
25	Ellaquai Dehati Bank (EDB)	110	39	0	149
	SUB-TOTAL	**327**	**252**	**0**	**579**
	Scheduled Commercial Banks: (A + B +C)	**1814**	**1731**	**2749**	**6294**

Source: JKSLBC

** data for the respective column is not available for Ladakh Region*

جموں وکشمیر بینک کی 845 بینک شاخیں، 973 کاروباری نمائندے*، اور جموں وکشمیر میں 1293 اے ٹی ایم ہیں، جو اسے ریاست کا سب سے غالب اور مضبوط مالیاتی ادارہ بناتا ہے (بشمول لداخ)۔

اگرچہ جموں اور کشمیر میں مالیاتی نظام نے حالیہ برسوں میں اہم پیش رفت کی ہے، لیکن ابھی بھی ضلعی سطح پر کچھ تضادات موجود ہیں۔ اگر ہم اعداد و شمار پر نظر ڈالیں اور اضلاع کے درمیان بینک شاخوں کی تعداد میں اضافے کا موازنہ کریں، خاص طور پر جموں اور کشمیر کے دارالحکومت کے اضلاع میں، یعنی جموں اور سری نگر، تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ جموں میں بینکوں کی شاخوں کی تعداد میں 2011 سے 2021 تک بڑا اضافہ ہوا ہے۔ اس کے مقابلے میں، سری نگر میں ترقی کی شرح صرف 33.7 فیصد ہے، جب کہ جموں کے علاقے میں یہ 61 فیصد ہے۔ مندرجہ ذیل چارٹ کے اعداد و شمار جموں وکشمیر کے تمام اضلاع میں 2011 سے 2021 تک بینکوں کی شاخوں کی ترقی کو ظاہر کرتا ہے

تصویر: جموں وکشمیر کے اضلاع میں بنکوں کی شاخوں میں اضافہ (2011-2021)

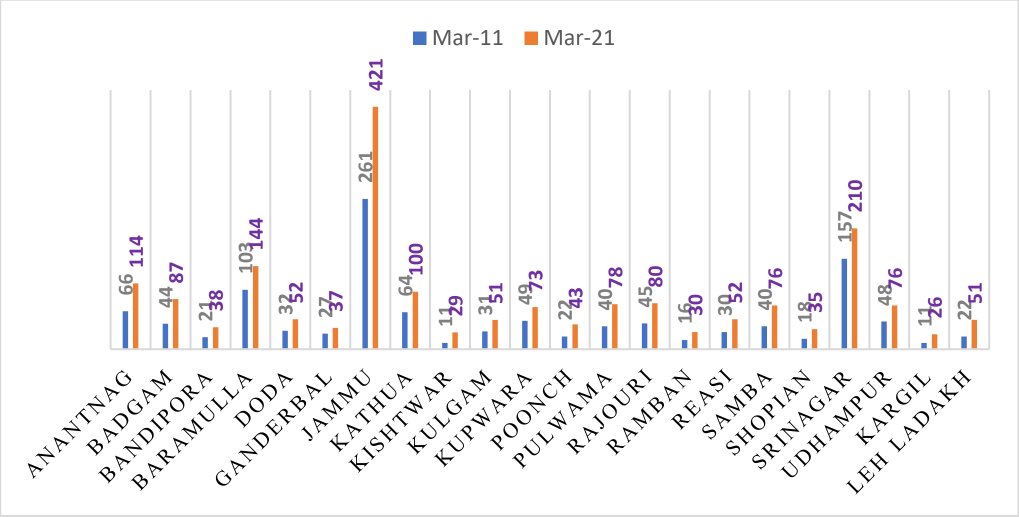

در حقیقت، کشمیر کا خطہ جموں سے زیادہ آبادی کا تناسب رکھتا ہے لیکن جموں و کشمیر کے کچھ بڑے تجارتی بینکوں کی بینک شاخوں کی تقسیم کے معاملے میں، جموں خطہ نے بہتر پوزیشن حاصل کی ہے۔ جدول 3.3 میں، کچھ بڑے تجارتی بینکوں کی شاخوں کی ضلع وار تقسیم کی مثال دی گئی ہے۔

باب چہارم

مالی شمولیت کے فروغ کے لئے اقدامات: نفاذ اور کامیابی

مالیاتی شمولیت کو دنیا بھر میں کسی بھی خطے یا معیشت کی ترقی اور بہبود کا ایک اہم اشارہ سمجھا جاتا ہے۔ ریزرو بینک آف انڈیا، حکومت کی ترقی پسند مداخلت کے ساتھ، ملک کے بنیادی اقتصادی اہداف میں سے ایک کے طور پر ہندوستان میں مالی شمولیت کو فروغ دینے کے لیے مؤثر طریقے سے کام کر رہا ہے۔ بینکوں کا قومیت کا درجہ، لیڈ بینک اسکیم، کوآپریٹیو اور علاقائی دیہی بینکوں کا قیام، سیلف ہیلپ گروپس کی تشکیل پچھلی چند دہائیوں میں کی جانے والی کچھ اہم کوششیں ہیں جن کا واحد بنیادی مقصد مالی شمولیت میں ایک قابل ذکر تناسب تک پہنچنا ہے بل حصوص وہ ہندوستانی آبادی جو پہلے مالی طور پر پسماندہ رہی ہے۔

ایک جامع مالیاتی نظام کی ضرورت کو نہ صرف ہندوستان میں عام طور پر تسلیم کیا جاتا ہے، بلکہ یہ تقریباً ہر ملک میں پالیسی کی ترجیح بن چکا ہے۔ دنیا بھر میں کئی قومیں تیزی سے مالی شمولیت کو مزید جامع ترقی کے راستے کے طور پر دیکھتی ہیں، جس میں ہر فرد اپنی آمدنی کو اپنی مستقبل کی مالی حالت کو بہتر بنانے کے لیے استعمال کر سکتا ہے، اس لیے وہ ملک کی ترقی میں اپنا حصہ ڈال سکتا ہے۔ ترقی یافتہ بازاروں میں، مسئلہ زیادہ تر مطالبہ پر مبنی ہے۔ مالیاتی حکام، حکومتوں اور بینکنگ سیکٹر نے مالی شمولیت کو فروغ دینے کے لیے مختلف اقدامات شروع کیے ہیں۔ ریاستہائے متحدہ میں، مثال کے طور پر، 1997 کا کمیونٹی ری انوسٹمنٹ ایکٹ یہ بتاتا ہے کہ بینک اپنے پورے سروس ایریا میں قرض دیں اور انہیں کریڈٹ کی سہولیات کے لیے بنیادی طور پر متمول محلوں کو نشانہ بنانے سے منع کرتا ہے۔ فرانس میں، اخراج سے متعلق 1998 کا قانون کسی شخص کے بینک اکاؤنٹ

رکھنے کے حق پر زور دیتا ہے۔ 1996 میں، جرمن بینکرز ایسوسی ایشن نے ایک رضاکارانہ رہنما خطوط بنایا جو بنیادی بینکنگ سرگرمیوں کو ہموار کرتا ہے اور "ہر ایک" کرنٹ اکاؤنٹ فراہم کرتا ہے۔ جنوبی افریقی بینکنگ ایسوسی ایشن نے 2004 میں مالی طور پر پسماندہ افراد کے لیے "Mzansi" کے نام سے ایک کم لاگت والا بینک اکاؤنٹ متعارف کرایا۔ (Sarma, 2016)۔ 2005 میں، یونائیٹڈ کنگڈم کی حکومت نے مالی شمولیت کی ترقی کا جائزہ لینے کے لیے ایک "مالیاتی شمولیت ٹاسک فورس" قائم کی، اسی طرح ہندوستان میں 2005 میں غیر بینک کھاتوں کو متعارف کرایا گیا تاکہ رسمی مالیاتی نظام میں غیر بینک شدہ آبادی کو زیادہ سے زیادہ شامل کیا جا سکے۔ 'جدید مالیاتی شمولیت کے اصول' جدید، مناسب، کم لاگت مالیاتی ترسیل کے ماڈلز کو محفوظ اور صحیح طریقے سے اپنانے کے اہداف کے ساتھ پالیسی اور ریگولیٹری نقطہ نظر کے لیے ایک رہنما کے طور پر کام کرتے ہیں، منصفانہ مسابقت کے لیے حالات فراہم کرنے میں مدد کرتے ہیں اور مراعات کے فریم ورک کے لیے مختلف بینک، انشورنس، اور غیر بینک اداکار شامل ہیں، اور سستی اور اعلیٰ معیار کی مالی خدمات کی مکمل سپیکٹرم فراہم کر رہے ہیں۔

مالی شمولیت کی طرف ایک زیادہ توجہ مرکوز اور ساختی نقطہ نظر کی پیروی سال 2005 سے کی گئی، جب ریزرو بینک آف انڈیا نے مالی شمولیت کو فروغ دینے کے لیے پالیسیوں کو نافذ کرنے کا فیصلہ کیا اور بینکاری نظام پر زور دیا کہ وہ اس مقصد پر توجہ مرکوز کرے۔ مینڈیٹڈ ترجیحی شعبے کے قرضے کے اہداف کا تعارف، مالی شمولیت کے منصوبوں کی تشکیل، شاخوں کی توسیع کی پالیسی، مالیاتی ثالثوں کے ذریعے غیر بینک والے دیہات کی کوریج۔ پردھان منتری جن دھن یوجنا (PMJDY) زیرو بیلنس کے ساتھ مالیاتی شمولیت کا

سب سے حالیہ پرو گرام ہے جو ملک بھر کے عوام کو باضابطہ مالیاتی نظام میں شامل کرنے کے ارادے کے ساتھ آیا ہے تاکہ معاشی ترقی کے مرکزی دھارے کا حصہ بن سکے۔

حکومت ہند اور مرکزی بینک آف انڈیا نے اس پرو گرام کو فروغ دینے کے لیے بروقت مختلف اقدامات کیے ہیں۔ دراصل، یہ سفر واضح طور پر 1955 میں آل انڈیا رورل کریڈٹ سروے کمیٹی کی سفارش پر اسٹیٹ بینک آف انڈیا (جو پہلے امپیریل بینک آف انڈیا کے نام سے جانا جاتا تھا) کے قومیانے کے ساتھ شروع ہوا تھا۔ اس کے بعد حکومت کی جانب سے دو مرحلوں میں بڑے کمرشل بینکوں کو قومیت درجے کا عمل ہوا۔ بینکنگ سسٹم پر سماجی کنٹرول کو بڑھانے کے لیے، جولائی 1969 میں پہلی شفٹ میں 14 بڑے بینکوں کو قومیایا کیا (nationalise) گیا، اور پھر اپریل 1980 میں، جب چھ مزید کمرشل بینکوں کو قومیت کا درجہ دیا گیا گیا۔ ترجیحی شعبے میں قرض دینے، دیہی علاقوں میں بینکنگ کی رسائی کو بڑھانا، اور کمزور اور غریب سماجی گروہوں کو مالیاتی اخراج جیسے اہم مسائل کو مد نظر رکھتے ہوئے، اس کے بعد، ہندوستانی پالیسی سازوں، یعنی حکومت ہند اور ریزرو بینک آف انڈیا کی طرف سے مختلف اقدامات کئے گئے۔ بینکنگ کی رسائی کو زیادہ سے زیادہ کرنے کے لیے، جیسے کہ 1969 میں لیڈ بینک اسکیم، 1975 میں علاقائی دیہی بینکوں کا قیام، 1989 میں سروس ایریا اپروچ، 1989-90 میں سیلف ہیلپ گروپ-بینک لنکیج پرو گرام، اور لوکل ایریا۔ بینکوں، دوسروں کے درمیان. ان کے بعد دیگرے اقدامات کے علاوہ ہدف توقعات کے مطابق حاصل نہیں ہو رہا تھا۔ اس کے بعد، ریزرو بینک آف انڈیا کی طرف سے خصوصی کوششیں کی گئیں کیونکہ اس نے "اپنے گاہک کو جانیں" (KYC) کے اصولوں کو آسان بنایا، نون فریلز اکاؤنٹس، برانچ کی توسیع کی پالیسی، ملک بھر میں بغیر بینک والے دیہاتوں کی کوریج کو متعارف کرایا۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ان تمام اداروں کی اہمیت کیوں ہے؟ مندرجہ بالا تمام اسکیمیں اور ادارے مالی شمولیت کے حتمی مقصد کو حاصل کرنے میں الگ اور اہم کردار ادا کرتے ہیں جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

لیڈ بینک اسکیم 1969 میں ہر ضلع کے لیے ایک پبلک سیکٹر بینک کو لیڈ بینک کا کردار تفویض کرنے کے وژن کے ساتھ متعارف کرائی گئی تھی۔ اس آپریشن کا بنیادی مقصد مقامی مالیاتی مارکیٹ کے ایجنٹوں کے ساتھ ہم آہنگی پیدا کرنا اور متعلقہ اضلاع میں مالیاتی خواندگی کیمپ جیسے عوامی رسائی کے پروگراموں کا انعقاد کرنا ہے تاکہ مالیاتی خدمات کی فراہمی میں حائل رکاوٹوں کو پہچانا اور ان کو دور کیا جا سکے۔

علاقائی دیہی بینک بنیادی طور پر شیڈولڈ کمرشل بینک ہیں جو دیہی علاقوں میں بینکنگ کی سہولیات فراہم کرنے کے لیے کام کرنے والے ایک خصوصی ادارے کے ساتھ ہیں لیکن اب وہ نیم شہری میں بھی کام کرتے ہیں۔ اس پروگرام کو بڑھانے کے لیے حکومت اور بینکوں کی طرف سے کئی دوسرے اقدامات (ذیل میں بیان کیے جائیں گے) ہیں۔

پچھلی دو دہائیوں میں، نہ صرف حکومتی اور سپلائی سائیڈ اداروں نے بلکہ ماہرین تعلیم اور پالیسی سازوں نے بھی معاشی فوائد کے ممکنہ ذریعہ کے طور پر مالی شمولیت پر زیادہ توجہ دی ہے۔

یہ باب مکمل طور پر مالی شمولیت کے اقدامات، ان کے نفاذ اور کامیابیوں (خاص طور پر سال 2005 کے بعد) سے متعلق ہے، جو کہ تمام اسٹیک ہولڈرز جیسے RBI، حکومت، دیگر مالیاتی ادارے اٹھا رہے ہیں۔ ہندوستان کے ساتھ ساتھ جموں و کشمیر میں ان تمام بڑے اقدامات کی کارکردگی پر تفصیلی بحث کو ذیل کے ذیلی عنوانات کے تحت دکھایا گیا ہے۔

ہندوستان میں مالی شمولیت کے اہم اقدامات

حکومت ہند، ریزرو بینک آف انڈیا، اور ہندوستان میں مالیاتی شعبے کے دیگر اہم اسٹیک ہولڈرز نے پورے ملک میں مالی شمولیت کو تیز کرنے کے لیے مؤثر طریقے سے تعاون کیا۔ بنیادی طور پر متعلقہ اعداد و شمار کی کمی کی وجہ سے اقدامات کی کچھ خصوصیات کو چھوڑ دیا گیا ہے، اس حقیقت کے باوجود کہ مندرجہ ذیل ذیلی حصے تمام اہم اقدامات کی وضاحت کرتے ہیں۔

نو فریلز اکاؤنٹس

اکاؤنٹ کی ملکیت کو مالی شمولیت کا سب سے بنیادی اشارے سمجھا جاتا ہے۔ بنیادی اکاؤنٹ فراہم کرنے پر غور کرتے ہوئے، 2005 میں، RBI نے تسلیم کیا کہ بینکوں کے اکاؤنٹ کھولنے کے طریقے آبادی کے وسیع حصوں کو راغب کرنے کے بجائے خارج ہوتے ہیں اور ان پر زور دیا کہ وہ مالی شمولیت کے مقصد سے ہم آہنگ ہوں۔ زیادہ سے زیادہ مالی شمولیت کے حصول کے لیے، تمام بینکوں کو مشورہ دیا گیا کہ وہ بنیادی بینکنگ 'نو فریلز' اکاؤنٹ یا تو 'nil' یا بہت کم کم از کم بیلنس کے ساتھ ساتھ ساتھ چارجز کے ساتھ دستیاب کرائیں جو ایسے اکاؤنٹس کو آبادی کے وسیع حصوں تک رسائی کے قابل بنائے۔ نومبر 2005 میں شروع ہونے سے لے کر، مارچ 2010 تک بینکوں کے ذریعے 50.6 ملین 'نو فریلز اکاؤنٹس' کھولے جا چکے ہیں۔ اگست 2012 میں، RBI کے نظر ثانی شدہ رہنما خطوط کی تعمیل میں تمام موجودہ نون فریلز اکاؤنٹس کو BSBDA میں تبدیل کر دیا گیا تھا۔ بنیادی بچت بینک ڈپازٹ اکاؤنٹ (BSBDA) تمام صارفین کو درج ذیل کم از کم مشترکہ سہولیات فراہم کرتا ہے۔

- اکاؤنٹ کو ایک عام بینکنگ سروس سمجھا جانا چاہیے جو سب کے لیے دستیاب ہو۔

- اس اکاؤنٹ کو کسی کم از کم بیلنس کی ضرورت نہیں ہو گی۔

- اکاؤنٹ ایک اے ٹی ایم کارڈ یا اے ٹی ایم کم ڈیبٹ کارڈ فراہم کرے گا۔

- خدمات میں بینک کی شاخوں کے ساتھ ساتھ اے ٹی ایم میں نقد رقم جمع کرنا اور نکالنا شامل ہو گا۔

- جب کہ ایک مہینے میں جمع کی جانے والی رقم کی کوئی حد نہیں ہو گی، اکاؤنٹ ہولڈرز کو ایک مہینے میں زیادہ سے زیادہ چار نکالنے کی اجازت ہو گی، بشمول اے ٹی ایم سے نکالی جانے والی رقم۔

بنیادی بچت بینک ڈپازٹ اکاؤنٹس

(Basic Saving Bank Deposit Accounts)

تمام بینکوں کو مشورہ دیا گیا کہ وہ بیسک سیونگ بینک ڈپازٹ (BSBD) کھاتوں کو کم از کم خصوصیات کے ساتھ کھولیں، جیسے کہ کوئی کم از کم بیلنس نہیں، بینک برانچوں اور اے ٹی ایم میں نقد رقم جمع کرنا اور نکالنا، الیکٹرانک ادائیگی کے چینلز کے ذریعے رقم کی رسید/کریڈٹ، اور اے ٹی ایم کارڈ فراہم کرنے کی صلاحیت۔ مالی شمولیت کے منصوبوں کے تحت، تمام موجودہ 'نو فریلز' اکاؤنٹس 13 اور 27 دسمبر 2005 کے سرکلر میں جاری کردہ رہنما خطوط کے مطابق کھولے گئے اور 22 اگست 2012 کے سرکلر میں جاری کردہ رہنما خطوط کے مطابق BSBDAs میں تبدیل کیے گئے، اور مذکورہ سرکلر کے تحت کھولے گئے تازہ کھاتوں کو بھی بی ایس بی ڈی اے سمجھا جاتا ہے۔

مالی شمولیت کے منصوبوں (FIP) کے نفاذ کے بعد، بی ایس بی ڈی اکاؤنٹس کی تعداد میں نمایاں اضافہ ہوا، خاص طور پر 2016 کے بعد PMJDY کے 2014 میں اکاؤنٹس کی تعداد میں زبردست اضافے کی وجہ ہو سکتی ہے۔ مارچ 2010 میں، BSBD اکاؤنٹس کی کل تعداد 73.5 ملین تھی، جو کہ پہلی FIP یعنی 2013 کے اختتام پر بڑھ کر 182.1 ملین ہو گئی۔ پہلے مرحلے کے دوران BSBD کے 55 فیصد سے زیادہ اکاؤنٹس برانچ بینکنگ آؤٹ لیٹس کے ذریعے کھولے گئے تھے۔ مارچ 2016 میں، کل تعداد تیزی سے بڑھ کر 469 ملین ہو گئی، اور مارچ 2020 میں مزید 600.4 ملین ہو گئی۔ PMJDY اقدام نے BCs کی حوصلہ افزائی کی کہ وہ غیر بینک شدہ آبادی کی اکثریت کو آسانی سے کور کریں، خاص طور پر دیہی علاقوں میں، جو اکاؤنٹ میں ایک اہم کھلاڑی کے طور پر تیار ہوا ہے۔ وقت کے ساتھ کھلنا، 2020 میں برانچ لیس موڈ کے ذریعے کھولے گئے کل BSBD اکاؤنٹس کے 56 فیصد کے ساتھ۔ FIPs کے دوران کھولے گئے BSBD اکاؤنٹس کا رجحان مندرجہ ذیل شکل میں دکھایا گیا ہے۔

شکل: بینک گروپس کی بنا پر BSBDAs کی تعداد (2016-2020)

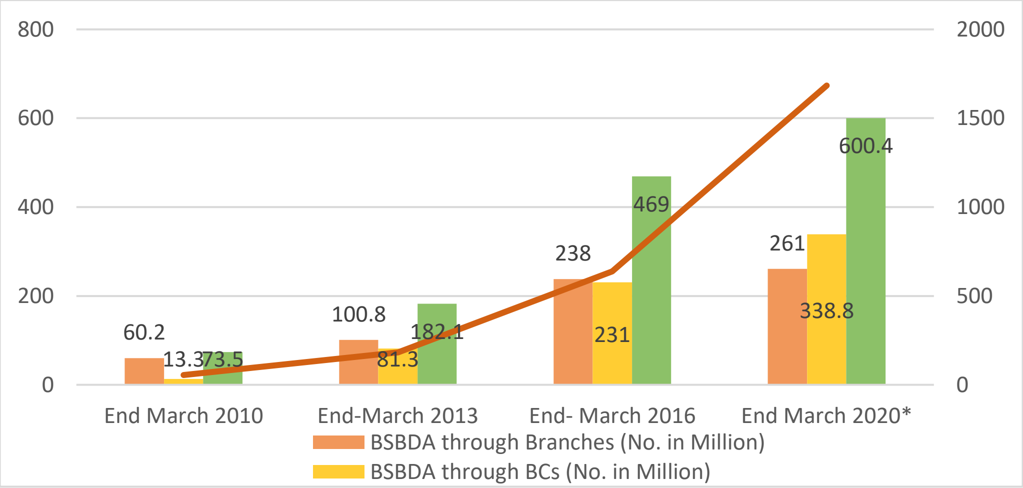

Source: Author's Calculation using data from RBI Annual Reports (various issues)

مزید برآں، بینک کے گروپ کے مطابق BSBD اکاؤنٹ کھولنے کے نمونے بھی مندرجہ ذیل شکل میں سال 2016 سے 2020 تک کے لیے پیش کیے گئے ہیں۔

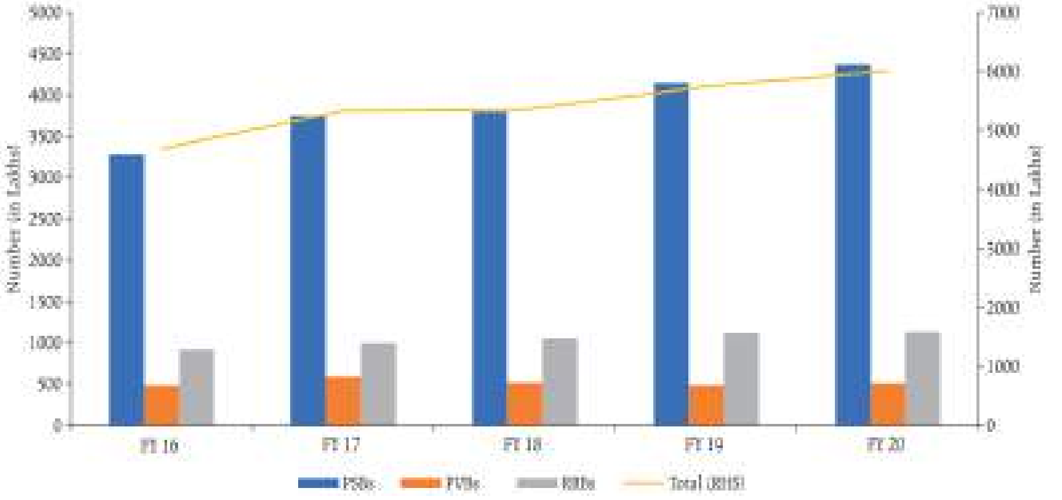

Source: RBI Bulletin September 2021

شکل میں، یہ دکھایا گیا ہے کہ مارچ 2020 کے آخر میں BSBDAs کی کل تعداد 6004.2 لاکھ تھی، جو مارچ 2016 کے آخر میں 4690.04 لاکھ تھی، جو کہ 6.37 فیصد اضافے کی نمائندگی کرتی ہے۔ بقایا رقم 27.46 فیصد سالانہ کے CAGR پر بڑھی۔ پردھان منتری جن دھن یوجنا (PMJDY) کے ذریعہ فراہم کردہ تحریک کے بعد، ہندوستانی حکومت کی ایک اہم اسکیم، جائزہ مدت کے دوران تقریباً 131 لاکھ بی ایس بی ڈی کھاتوں کا اضافہ ہوا، جس کے مختلف تناسب تمام بینک گروپوں میں منتشر تھے۔

4.1.1 مالی شمولیت کے منصوبے (Financial Inclusion Plans)

اپریل 2010 کے آغاز سے، سرکاری اور نجی شعبے کے بینکوں کو بورڈ سے منظور شدہ تین سالہ مالیاتی شمولیت کا منصوبہ (FIP) جمع کرانے کا مشورہ دیا گیا۔ ان منصوبوں کا مقصد بینکوں کو مالی شمولیت کے لیے منصوبہ بند

اور منظم انداز اپنانے کی ترغیب دینا ہے۔ان منصوبوں میں عام طور پر دیہی اینٹوں اور مارٹر شاخوں کو کھولنے کے لیے خود مقرر کردہ اہداف شامل ہیں۔ کاروباری نامہ نگاروں کی ملازمت؛ 2,000 سے زیادہ آبادی والے غیر بینک والے دیہات کے ساتھ ساتھ 2,000 سے کم آبادی والے دوسرے غیر بینک والے دیہاتوں کی شاخوں/BCs/ دیگر طریقوں سے کوریج؛ بی سی آئی سی ٹی کے ذریعے کھولے گئے کھاتوں سمیت نو فریل اکاؤنٹس کا افتتاح؛ اور KCC، GCC، اور دیگر پروڈکٹس کا اجراء جو ان کے ذریعے مالی طور پر خارج شدہ طبقات کی خدمت کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے۔ یہ تجویز کیا گیا تھا کہ بینک اپنی کاروباری حکمت عملیوں میں بورڈ کی طرف سے مجاز FIPs کو شامل کریں اور کارکردگی کی جانچ کے اقدام کے طور پر مالی شمولیت کی ضروریات کو شامل کریں۔ اپریل 2010 کے آغاز سے، سرکاری اور نجی شعبے کے بینکوں کو بورڈ سے منظور شدہ تین سالہ مالیاتی شمولیت کا منصوبہ (FIP) جمع کرانے کا مشورہ دیا گیا۔ ان منصوبوں کا مقصد بینکوں کو مالی شمولیت کے لیے منصوبہ بند اور منظم انداز اپنانے کی ترغیب دینا ہے۔ ان منصوبوں میں عام طور پر دیہی اینٹوں اور مارٹر شاخوں کو کھولنے کے لیے خود مقرر کردہ اہداف شامل ہیں۔ کاروباری نامہ نگاروں کی ملازمت؛ 2,000 سے زیادہ آبادی والے غیر بینک والے دیہات کے ساتھ ساتھ 2,000 سے کم آبادی والے دوسرے غیر بینک والے دیہاتوں کی شاخوں/BCs/ دیگر طریقوں سے کوریج؛ نو فریل اکاؤنٹس کا افتتاح، بشمول BC-ICT کے ذریعے کھولے گئے اکاؤنٹس؛ اور KCC، GCC، اور دیگر پروڈکٹس کا اجراء جو ان کے ذریعے مالی طور پر خارج شدہ طبقات کی خدمت کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے۔ یہ تجویز کیا گیا تھا کہ بینک اپنی کاروباری حکمت عملیوں میں بورڈ کی طرف سے مجاز FIPs کو شامل کریں اور کارکردگی کی جانچ کے اقدام کے طور پر مالی شمولیت کی ضروریات کو شامل کریں۔

واضح کرنے کے لیے، جہاں پبلک سیکٹر کے بینک (PSBs) اپنی رسائی میں غلبہ اور شہریوں کے درمیان اعتماد کو محسوس کرنے کی وجہ سے زیادہ مالی شمولیت کا آغاز کر سکتے ہیں، وہیں نجی شعبے کے بینک (PVBs) اپنی ٹیکنالوجی کو جلد اپنانے کے ذریعے شمولیت کو یقینی بنا سکتے ہیں، اور علاقائی دیہی بینکوں (RRBs)) اپنی مقامی اور علاقائی موجودگی کے ذریعے شمولیت کو یقینی بنا سکتا ہے۔ ان اداروں کی طرف سے ریزرو بینک میں داخل کردہ FIP ریٹرن کا استعمال کرتے ہوئے، مالی شمولیت کی رسائی اور استعمال کے طول و عرض کے تحت ہونے والی پیش رفت کا کامیابی سے جائزہ لیا جا سکتا ہے۔ مالی شمولیت میں بہتری مالی شمولیت کے منصوبوں کے آغاز کے بعد سے، یعنی 2010، بینکوں نے بینکوں کی شاخیں کھولنے، بینکنگ نمائندوں (BC) کی تعیناتی، BSBD اکاؤنٹس کھولنے، اور کریڈٹ کی فراہمی جیسے شعبوں میں پیش رفت کی ہے۔ KCCs اور GCCs کے ذریعے۔ ذیل کے ذیلی حصے مالی شمولیت کے منصوبوں میں تفصیلی رجحانات دکھاتے ہیں۔

جدول: ہندوستان میں Financial Inclusion Plans (FIPs) کا جائزہ

	March 2010	March 2013	March 2016	March 2019	December 2021
BO in Villages- Branches	33378	40837	51830	52489	53249
BO in Villages- Branchless	34316	227619	534477	544666	1847274
Banking Outlets in Villages- Total	67694	268454	586307	597155	1900523
Urban Locations Covered- BCs	447	27143	102552	447170	1412529

BSBDA through Branches (in millions)	60	100	238	255	271.2
BSBDA through BCs (in millions)	13	81.27	231	319	391.9
BSBDA Total (in millions)	73	182	469	574	663.1
KCCs- Total (in millions)	24	33.8	47	49	47.3
GCC- Total (in millions)	1	3.63	11	12	87

Source: Reserve Bank of India, Annual Reports (various issues)

بزنس کورسپونڈنٹ ماڈل(BCs)

(Business Correspondents Model)

کئی سالوں کے دوران، ریزرو بینک آف انڈیا نے بینکنگ تک رسائی کو بڑھانے اور مالی شمولیت کو بڑھانے کے لیے متعدد اقدامات کیے ہیں۔ جنوری 2006 میں، ریزرو بینک آف انڈیا(RBI) نے بینکنگ اور مالیاتی خدمات کی فراہمی کے لیے بینکوں کے ذریعے کاروباری نمائندوں (BCs) کی مشغولیت کے لیے قواعد جاری کیے تھے۔ تب سے، BC ماڈل کے لیے ریگولیٹری فریم ورک کو بہتر بنایا گیا ہے تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جا سکے کہ بینکنگ خدمات کی رسائی کو بڑھاتے ہوئے صارفین کے تحفظ کو خطرے میں نہ ڈالا جائے۔ بینکوں کو یہ اختیار دیا گیا تھا کہ وہ غیر سرکاری تنظیموں (این جی اوز/ایس ایچ جیز)، مائیکرو فنانس اداروں، اور سول سوسائٹی کی دیگر تنظیموں کو جنوری 2006 سے شروع ہونے والے کاروباری نمائندے(BC) ماڈل کے تحت مالیاتی اور بینکنگ خدمات کی فراہمی میں ثالث کے طور پر شامل کریں۔ - کاروباری نمائندے کی

سائٹ پر لین دین اور برانچ لیس بینکنگ کیش آؤٹ۔ سالوں کے دوران، BCs کی تعداد میں تیزی سے اضافہ ہوا، خاص طور پر مالی سال 2018 کے بعد۔ نجی شعبے کے بینکوں کے تحت 2016 میں BCs کی تعداد تقریباً 1 لاکھ تھی، جن کی تعداد 2020 میں تقریباً 7 لاکھ تک پہنچ گئی، جبکہ پبلک سیکٹر کے بینکوں اور RRBs کی تعداد وقت کے ساتھ ساتھ جمود کا شکار ہو گئی۔ شکل 4 مالی سال 2016 سے مالی سال 2020 کے دوران ہندوستان میں بینک گروپ وار BCs کی تعداد دکھاتی ہے۔

خاکہ: بنک گروپ کی بناپر بزنس کارسپیڈنٹ کی تعداد (2016-2020)

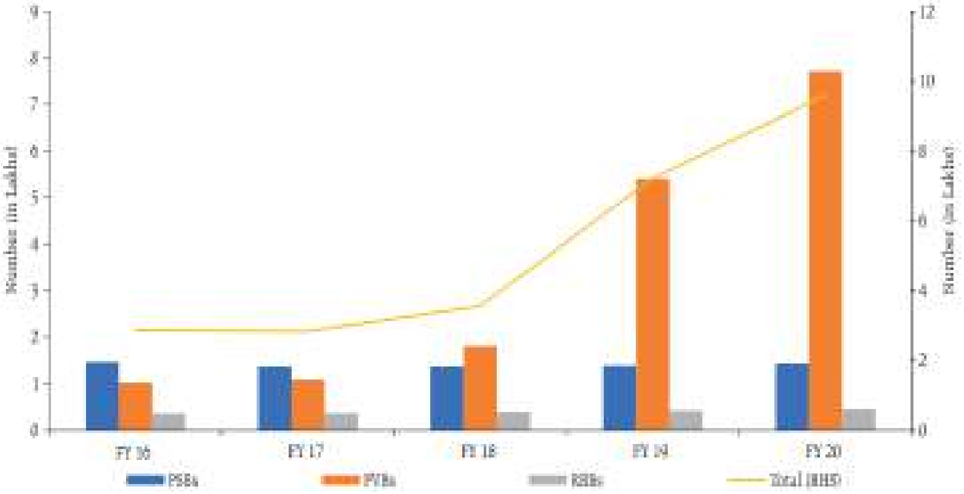

Source: Financial Inclusion Plans –Reflecting the Growth Trajectory. RBI Bulletin September 2021.

کسان کریڈٹ کارڈ اسکیم

کسان کریڈٹ کارڈ (KCC) پروگرام اگست 1998 میں کسانوں کو ان کے ہولڈنگز کی بنیاد پر کسان کریڈٹ کارڈ کی تقسیم کے لیے متعارف کرایا گیا تھا، بینکوں کے ذریعہ یکساں اپنانے کے لیے، تاکہ کسان ان کا استعمال بیج، کھاد جیسے زرعی سامان کو تیزی سے حاصل کرنے کے لیے کر سکیں۔ کیڑے مار ادویات وغیرہ،

اور ان کی پیداواری ضروریات کے لیے نقد رقم نکالیں۔ کے سی سی کا ماڈل نابارڈ نے آر وی گپتا کمیٹی کی سفارشات کو پورا کرنے کے لیے تیار کیا تھا۔KCC تمام ہندوستانی بینکوں میں قابل رسائی ہے، بشمول دیہی علاقائی بینکوں اور کوآپٹ بینکوں میں۔KCC پروگرام فصلوں کے لیے قلیل مدتی اور طویل مدتی قرض کی حدیں فراہم کرتا ہے۔ذاتی حادثاتی بیمہ کسانوں کو KCC کریڈٹ کے ساتھ مستقل معذوری اور موت کے لیے 50,000 روپے تک اور دیگر خطرات کے لیے 25,000 روپے تک کی حفاظت کرتا ہے۔2004 میں، اس منصوبے کو وسعت دی گئی تاکہ کسانوں کی منسلک اور غیر زرعی اداروں کے لیے سرمایہ کاری کی مالیاتی ضروریات کو شامل کیا جاسکے۔ سسٹم کو آسان بنانے اور الیکٹرانک کسان کریڈٹ کارڈز کے اجراء کو ہموار کرنے کی کوشش میں، انڈین بینک کے مینجنگ ڈائریکٹر شری ٹی ایم بھسین کی قیادت میں ایک ورکنگ گروپ نے 2012 میں اس منصوبے پر نظر ثانی کی تھی۔18 دسمبر 2020 کو، وزیر اعظم نریندر مودی نے کسان کریڈٹ کارڈ (KCC) کے لیے نظر ثانی شدہ اسکیم متعارف کرائی، جس کا مقصد کسانوں کو ان کی فصلوں اور دیگر ضروریات کے لیے ایک ہی ونڈو کے تحت بینکنگ سسٹم سے کافی اور بروقت کریڈٹ سپورٹ فراہم کرنا ہے۔ یہ منصوبہ بینکوں کو KCC اسکیم کو نافذ کرنے کے لیے جامع ہدایات فراہم کرتا ہے۔ نافذ کرنے والے بینک اپنے اداروں اور مقامات کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے اسے اپنی مرضی کے مطابق کر سکیں گے۔(Reserve Bank of India, 2017)۔اس پہل کے ذریعے، کسان 1 لاکھ روپے تک کے بغیر ضمانت کے قرض حاصل کریں گے۔ پہلے سال کے لیے قرض کی رقم جو اس پروگرام کے ذریعے فراہم کی جاتی ہے اس کا تعین کاشت کی لاگت، فصل کے بعد کی لاگت اور فارم کی دیکھ بھال کی لاگت کو مد نظر رکھ کر کیا جاتا ہے۔ اگلے پانچ سالوں کے لیے قرضوں کی منظوری فنانس کے پیمانے

میں اضافے کی بنیاد پر دی جائے گی۔ اس پروگرام کے تحت پریمیم متعلقہ 2:1 کے تناسب میں بینک اور قرض لینے والے دونوں برداشت کرتے ہیں۔ KCC پلان کے تحت قرض پر ادا کیا جانے والا سود سالانہ بنیادی سود کا تقریباً 7 فیصد ہے۔ مقررہ تاریخوں کے اندر ادائیگی نہ کرنے کی صورت میں، کارڈ کی شرح پر سود لاگو کیا جاتا ہے، اور مقررہ تاریخ کے بعد، سود کو ششماہی مرکب کیا جائے گا۔

منصوبے کا اطلاق

کسان کریڈٹ کارڈ اسکیم کو کمرشل بینکوں، RRBs، چھوٹے مالیاتی بینکوں اور کوآپریٹیو کے ذریعے لاگو کیا جاتا ہے۔

مقصد

کسان مالیاتی کارڈ کا منصوبہ کسانوں کو ان کی زرعی اور دیگر ضروریات کے لیے ایک لچکدار اور ہموار طریقہ کار کے ساتھ بینکاری نظام سے کافی اور بروقت کریڈٹ سپورٹ فراہم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے، جیسا کہ ذیل میں تفصیل دی گئی ہے:

- زرعی پیداوار کے لیے قلیل مدتی مالی ضروریات کو پورا کرنا۔
- فصل کی کٹائی کے بعد کے اخراجات۔

- مارکیٹنگ کریڈٹ بنائیں۔
- کسان کے خاندان کی کھپت کی ضروریات۔
- زرعی اثاثوں کی دیکھ بھال اور زراعت سے متعلق کاموں کے لیے ورکنگ کیپیٹل۔
- زراعت اور متعلقہ کاروبار میں سرمایہ کاری کے قرضوں کی ضرورت۔

مندرجہ ذیل خاکوں میں، کسان کریڈٹ کارڈز کا اجراء اور تقسیم کی گئی رقم کے ساتھ ساتھ کارڈ کی تقسیم کے بینک گروپ وار رجحان کو بالترتیب دکھایا گیا ہے۔مالی سال 2010 میں، 24.3 ملین KCCs تقسیم کیے گئے، جو مالی سال 2020 میں 1.95 گنا بڑھ کر 47.5 ملین ہو گئے۔ہندوستان میں KCCs کے سب سے زیادہ تقسیم کرنے والے پبلک سیکٹر کے بینک ہیں۔

خاکہ: ہندوستان میں کسان کرڈٹ کارڈ KCCs کے اعداد و شمار (2010-2020)

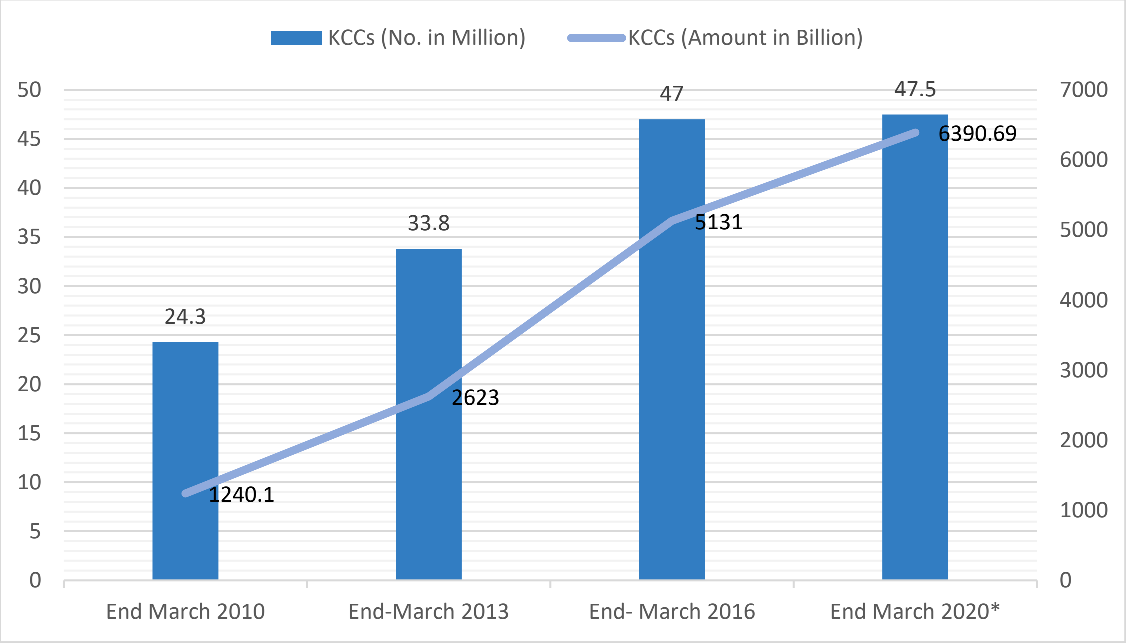

Source: Reserve Bank of India's Annual Reports (Various issues).

خاکہ: بنک گروپ کی بناپر ہندوستان میں کسان کرڈٹ کارد کی تعداد (2016-2020)

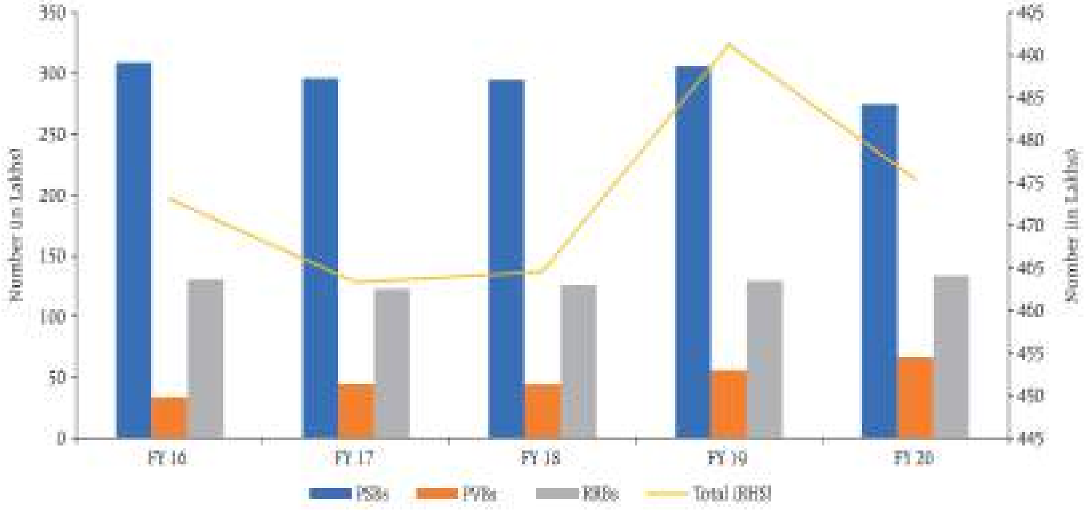

Source: Financial Inclusion Plans- Reflecting the Growth Trajectory (RBI Bulletin)2021.

جنرل کریڈٹ کارڈ(General Credit Cards)

دیہی اور نیم شہری علاقوں میں بینک صارفین کو پریشانی سے پاک کریڈٹ فراہم کرنے کے لیے، بینکوں کو دسمبر 2005 میں حوصلہ افزائی کی گئی کہ وہ ان صارفین کے لیے جنرل کریڈٹ کارڈز(GCC)متعارف کرانے کی تلاش کریں۔ کارڈز کی کریڈٹ کی حد ₹25,000 تک ہوتی ہے، یہ گھر کی آمدنی اور کیش فلو کی تشخیص پر منحصر ہے، جس میں ضمانت یا کریڈٹ کے مقصد کی کوئی ضرورت نہیں ہے (مانی، 2015، صفحہ 102)۔ دسمبر 2013 میں، RBI نے ایک نظر ثانی شدہ جنرل کریڈٹ کارڈ اسکیم جاری کی جیسا کہ مئی-جولائی 2013 کے دوران بینکوں کے ساتھ منعقدہ مالیاتی شمولیت کی منصوبہ بندی (FIP) کی جائزہ میٹنگوں کے دوران، یہ دیکھا گیا کہ GCC کے تحت بینکوں کے ذریعہ رپورٹ کردہ ڈیٹا افراد کو دیا گیا کاروباری کریڈٹ نہیں دکھا رہا ہے۔ مزید تمام کریڈٹ کارڈز (مثلاً، آرٹیسن کریڈٹ کارڈ، لاگو صنعتی کارڈ،

سوار و جگر کریڈٹ کارڈ، اور ویور کارڈ) جو افراد کی غیر فارمی کاروباری کریڈٹ کی ضروریات کو پورا کرتے ہیں، جی سی سی اسکیم کے تحت شامل کیے گئے تھے کیونکہ جی سی سی کا مقصد تمام کاروباری کریڈٹ کا احاطہ کرنا ہے۔ کھپت کا کریڈٹ جی سی سی کے تحت ریکارڈ نہیں کیا جاتا ہے اور اوور ڈرافٹ (OD)/کھپت کریڈٹ کے عنوان کے تحت FIP میں الگ سے ریکارڈ کیا جاتا ہے۔ کریڈٹ کی سہولت کریڈٹ کی ایک گھومتی ہوئی لائن ہونی تھی جو ہولڈر کو منظور شدہ رقم تک نکالنے کی اجازت دیتی ہے۔ بینکوں کو اس انتظام پر منصفانہ اور مناسب شرح سود نافذ کرنا چاہیے۔

جنرل کریڈٹ کارڈ اسکیم کی اہم خصوصیات مندرجہ ذیل ذیلی حصوں میں ہیں۔

- **مقصد**

اس کا مقصد جنرل کریڈٹ کارڈ کے ذریعے غیر زرعی شعبے میں کاروباری سرگرمیوں میں مصروف افراد کے لیے قرض کے بہاؤ کو بڑھانا ہے۔

- **اہلیت**

انفرادی غیر فارمی کاروباری کریڈٹ جو ترجیحی شعبے کے قوانین کے تحت درجہ بندی کے لیے موزوں ہے۔

- **کوریج**

پروگرام پوری قوم کو اپنے اندر سمیٹے گا۔

- **مالی رہائش کی نوعیت**

اسکیم کے تحت دی جانے والی کوئی بھی کریڈٹ سہولت کاروباریوں کے ورکنگ کیپیٹل اور مدتی قرض کی ضروریات کو پورا کرے گی۔ جی سی سی مثالی طور پر ایک اسمارٹ کارڈ/ڈیبٹ کارڈ کے طور پر فراہم کیا جاتا ہے (بائیو میٹرک اسمارٹ کارڈ اے ٹی ایم/ہاتھ میں پکڑی گئی سوائپ مشینوں کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے اور کاروباری شخص کی شناخت، اثاثوں اور کریڈٹ پروفائل وغیرہ کے بارے میں مناسب معلومات ذخیرہ کرنے کے قابل ہے)۔ جہاں اکاؤنٹس کو ڈیجیٹائز نہیں کیا جاتا ہے، جی سی سی کو ایک کارڈ/پاس بک یا کریڈٹ کارڈ کے ساتھ پاس بک کے طور پر جاری کیا جا سکتا ہے جس میں نام، پتہ، ہولڈر کی تصویر، قرض لینے کی حد کی تفصیلات، میعاد کی مدت وغیرہ شامل ہیں۔، جو ایک شناختی کارڈ کے طور پر کام کرے گا اور لین دین کی جاری ریکارڈنگ میں سہولت فراہم کرے گا۔

- **کریڈٹ کے حد کی مقدار**

قرض کی کوئی زیادہ سے زیادہ رقم نہیں ہوگی جب تک کہ یہ قرض غیر زرعی کاروباری سرگرمی کے لیے استعمال ہو اور بصورت دیگر ترجیحی شعبے کے طور پر اہل ہو۔ حدود کا تعین کیس بہ کیس خطرے کی تشخیص کی بنیاد پر کیا جانا چاہیے۔

- **سیکیورٹی**

حفاظتی ضابطے مائیکرو اور چھوٹے کاروباری اداروں کے لیے ریزرو بینک کی ضمانت سے پاک فنانسنگ کی ہدایات کے مطابق ہوں گے، جو وقتاً فوقتاً جاری کیے جاتے ہیں۔

- **سود کی شرح.**

بینکوں کی جانب سے ان کی بورڈ سے منظور شدہ پالیسیوں اور ریزروبینک کی متواتر شرح سود کی سفارشات کے مطابق تعین کرنا۔

عمومی کریڈٹ کارڈ کی اسکیم خاص طور پر مالی شمولیت کے منصوبے کے پہلے مرحلے کے بعد پروان چڑھی۔ معیشت کی ڈیجیٹلائزیشن اور مختلف اختراعی تکنیکیں جن کو وقت کے ساتھ ساتھ فروغ دیا جارہا تھا ممکنہ طور پر مالی خواندگی کے تصور سے ہندوستان میں عام کریڈٹ کارڈز کے انعقاد میں اس ترقی کی وجہ ہوسکتی ہے۔

خاکہ: ہندوستان میں جنرل کریڈٹ کارڈس کے اعداد و شمار (2010-2020)

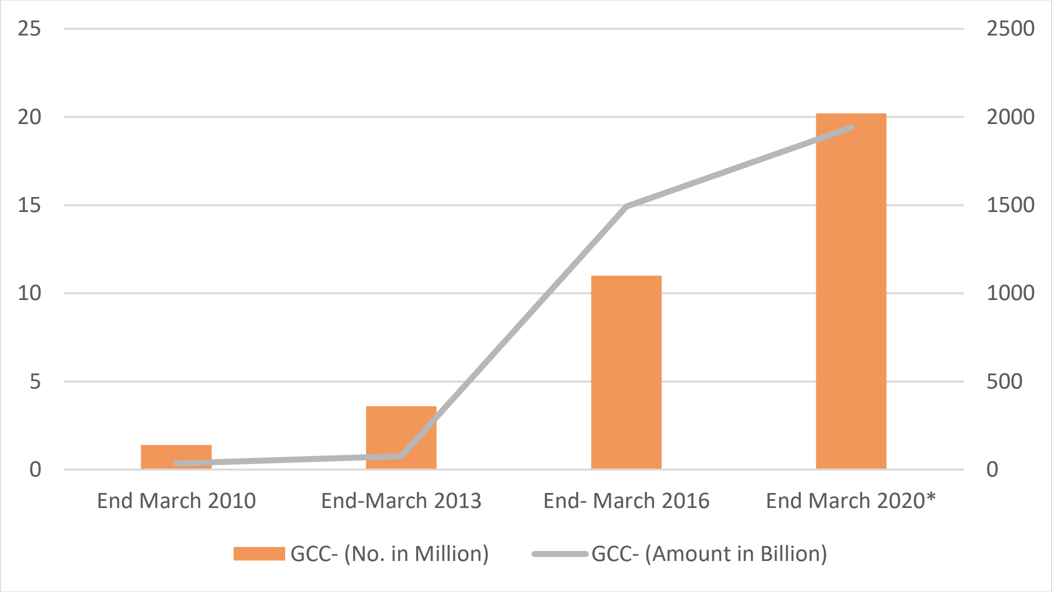

Source: Reserve Bank of India's Annual Reports (Various issues)

مالیاتی شمولیت کے منصوبے کے بالکل آغاز میں، پورے ملک میں GCC کے مستفید ہونے والوں کی تعداد صرف 1.4 ملین تھی، جن کی تعداد نمایاں طور پر 2016 میں 11 ملین اور مارچ 2020 کے آخر میں مزید 20.2 ملین تک پہنچ گئی۔

غیر بینک والے گاؤں میں بنک برانچ

20 اگست 2009 کو، لیڈ بینک اسکیم پر اعلیٰ سطحی کمیٹی، جو آر بی آئی کے ذریعہ تشکیل دی گئی تھی اور اس کی سربراہی اوشا تھورٹ (آر بی آئی کی اس وقت کی ڈپٹی گورنر) بطور چیئرپرسن تھیں، نے اپنی رپورٹ پیش کی اور سفارش کی کہ ایل بی ایس کے دائرہ کار کو زیادہ سے زیادہ وسیع کیا جائے۔ مالی شمولیت، مالی خواندگی اور کریڈٹ کونسلنگ۔ جامع ترقی، قرضوں کے تصفیے، اور شکایات کے ازالے کے نظام کے لیے بینکنگ کی ترقی کی بھی سفارش کی گئی، ساتھ ہی قابل بنانے والوں کی مدد اور رکاوٹوں کو ختم یا کم کرنے کے لیے وقتی ترقیاتی منصوبے بنانے کی بھی سفارش کی گئی۔ ان تجاویز کے نتیجے میں، اضلاع کے لیڈ بینکوں کو باضابطہ بنانے کی ترغیب دی گئی۔

"ضلعی مشاورتی کمیٹیوں کی ایک ذیلی کمیٹی (DCCs) مارچ 2011 تک 2000 سے زیادہ آبادی والے ہر گاؤں میں بینکنگ کی خدمات فراہم کرنے کے لیے مارچ 2010 تک ایک روڈ میپ تیار کرے گی۔ ایسی بینکنگ خدمات ضروری نہیں ہو سکتی ہیں۔ اینٹوں اور مارٹر برانچ کے ذریعے توسیع کی گئی ہے لیکن آئی سی ٹی پر مبنی ماڈلز کی مختلف شکلوں میں سے کسی کے ذریعے فراہم کی جاسکتی ہے، بشمول BCs کے ذریعے"۔

غیر بینک والے علاقوں (گاؤں) میں جہاں کی آبادی 2000 سے زیادہ تھی (مطابق 2001 کی مردم شماری) میں بینکنگ خدمات فراہم کرنے کا روڈ میپ نومبر 2009 میں تیار کیا گیا تھا۔ کوریج کے موڈ کے تناظر میں کوئی خاص ہدایات یا پابندیاں نہیں تھیں۔ اسے شناخت شدہ غیر بینک والے علاقوں کو برانچ یا برانچ لیس آؤٹ لیٹس سے ڈھانپنے کی اجازت ہے۔ پہلے مرحلے کے تحت، 2000 سے زائد آبادی والے 74414 غیر بینک والے دیہاتوں کی نشاندہی کی گئی اور انہیں بینکنگ آؤٹ لیٹس کے ساتھ کوریج کے لیے مختلف بینکوں کو مختص کیا گیا۔ مالی سال 2011-12 کے اختتام پر، 99.7 فیصد شناخت شدہ غیر بینک والے دیہاتوں کو بینکنگ آؤٹ لیٹس کے ذریعے بینکنگ سہولیات فراہم کر کے

احاطہ کیا گیا تھا۔ پہلے مرحلے کے دوران 2493 برانچز، 69568 کاروباری نمائندے اور 2332 دیگر برانچ لیس موڈز کھول کر تمام مختص غیر بینک والے دیہات کا احاطہ کیا گیا۔

جموں و کشمیر میں بغیر بینک برانچ والے دیہاتوں کا احاطہ

متعلقہ ایس ایل بی سی کے ذریعہ بینکنگ سہولیات سے محروم کل 795 دیہاتوں کی نشاندہی کی گئی ہے اور انہیں مختلف بینکوں کو مارچ 2012 تک بینکنگ خدمات فراہم کرنے کے لیے مختص کیا گیا ہے، ریزرو بینک آف انڈیا کی ہدایات کے مطابق ان تمام غیر بینکوں والے دیہاتوں میں بینکنگ خدمات فراہم کرنے کی ہدایات کے مطابق۔ 2000 اور اس سے اوپر کی آبادی۔

جدول میں مختلف مالیاتی اداروں کے درمیان ریاست کے بغیر بینک والے گاؤں کی ابتدائی تقسیم کو ظاہر کرتا ہے۔ چونکہ کچھ بینکوں نے تفویض کردہ غیر بینک شدہ گاؤں کا احاطہ کرنے کے لیے مطلوبہ اقدامات نہیں کیے تھے، اس لیے دوبارہ جگہ کی تقسیم کی گئی ہے اور تمام گاؤں صرف پانچ بڑے مالیاتی اداروں کو مختص کیے گئے ہیں جن میں 2 پبلک سیکٹر بینک، 2 علاقائی دیہی بینک اور ایک نجی شعبے کا بینک شامل ہے۔ اس مختص کے 67 فیصد سے زیادہ کا سب سے زیادہ حصہ جموں و کشمیر بینک کو تفویض کیا گیا تھا۔

جدول: جموں و کشمیر میں بغیر بینک برانچ والے دیہاتوں کا احاطہ

Name of the Bank to which allocated for providing banking services	No. of un-banked villages allocated	Reallocation.
Jammu & Kashmir Bank	425	535
State Bank of India	95	95
Punjab National Bank	35	35

Punjab & Sind Bank	3	
Central Bank of India	3	
UCO Bank	2	
State Bank of Patiala	1	
Bank of India	1	
Allahabad Bank	1	
J&K Grameen Bank	143	95
Ellaquai Dehati Bank	38	35
JK State Coop. Bank	18	
Anantnag Cen. Coop. Bank	11	
Baramulla Coop. Bank	13	
Jammu Coop. Bank	6	
Total	795	795

Source: JKSLBC, Various issues

مقررہ وقت کے اختتام پر، صرف 68 دیہات کا احاطہ کرنا باقی تھا جو صرف وہ گاؤں ہیں جو جے اینڈ کے بینک کو تفویض کیے گئے تھے۔ یہ بات بھی ضروری ہے کہ 795 میں سے صرف 11 گاؤں برانچ موڈ کے ذریعے کور کیے گئے تھے جبکہ باقی تمام برانچ لیس موڈ کے ذریعے کور کیے گئے تھے۔ ان غیر بینک والے دیہاتوں کی کوریج کا طریقہ جدول 4.3 میں دکھایا گیا ہے۔

جدول: جموں وکشمیر میں بغیر بینک برانچ والے دیہاتوں کے احاطے میں بنکوں کی کارکردگی

Bank to which allocation assigned	Number of allocated villages	Progress achieved as on 31st March 2012				
		Branch mode	BCs	MV	Total	No. of villages yet to be covered
Jammu & Kashmir Bank (JKB)	535	3	465	-	468	68
State Bank of India (SBI)	95		95		95	-

Punjab National Bank (PNB)	35		34		34	-
J&K Grameen Bank (JKGB)	95		95		95	-
Ellaquai Dehati Bank (EDB)	35	8		27	35	-
	795	11	689	27	727	68

Source: JKSLBC Agenda, 2012

موجودہ منصوبہ میں توسیع کے ساتھ، ریاستی سطح کی بینکرز کمیٹیوں (SLBCs) کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ تمام غیر بینکوں والے دیہاتوں کو ایک مقررہ مدت میں احاطہ کرنے کے لیے ایک روڈ میپ تیار کریں، جن کی آبادی 2000 سے کم ہے (2001 کی مردم شماری کے مطابق) مالیاتی خدمات فراہم کر کے۔ شاخیں یا کاروباری نامہ نگار۔

دوسرے مرحلے میں، 4.9 لاکھ دیہاتوں کی نشاندہی کی گئی جہاں کی آبادی 2000 سے کم تھی اور 31 مارچ 2016 تک انہیں مقررہ مدت میں کور کرنے کے لیے بینکوں کو مختص کیا گیا۔ مالی سال 2013-14 کے اختتام پر، 37.5 فیصد مختص غیر بینک شدہ دیہات کا احاطہ کیا گیا جبکہ مارچ 2015 کے آخر تک، تقریباً 80 فیصد مختص دیہات 14207 برانچوں، 357856 BCs اور 18324 بینکنگ کے دیگر طریقوں کے قیام کے ساتھ احاطہ کرتے ہیں۔ اگست 2014 میں پی ایم جے ڈی وائی کے نفاذ کے ساتھ، کوریج کا وقت 31 مارچ، 2016 کے بجائے 14 اگست، 2015 تک کم ہو گیا۔ مارچ، 2016 کے آخر میں، ہدف کا تقریباً 92 فیصد (450686 دیہات) حاصل کر لیا گیا تھا۔

جموں وکشمیر میں، 2,000 سے کم آبادی والے 5,582 دیہاتوں کی نشاندہی کی گئی اور انہیں مختلف بینکوں میں تقسیم کیا گیا تاکہ مخصوص مدت کے اندر ایسے علاقوں میں بینکنگ خدمات فراہم کرنے کے لیے ریزرو بینک آف انڈیا کے مینڈیٹ کو پورا کیا جا سکے۔ جدول 4.4 میں، بینک کے حساب سے مختص اور بغیر بینک والے دیہاتوں میں بینکنگ کی سہولیات فراہم کرنے میں کامیابی کو پیش کیا گیا ہے۔ ریاست میں بینکنگ سیکٹر نے دیے گئے ہدف کو حاصل کرنے میں اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے کیونکہ مدت کے اختتام پر، پیش رفت مقررہ ہدف سے کافی آگے تھی۔

Table .1 Allocation and Achievement of Banks in Coverage of un-banked Villages in J&K

Bank to which allocated	No. of villages allocated	Target for the coverage of villages				Progress Achieved as on 31st March 2013	Cumulative Progress upto 31st Mar. 2014	Cumulative Progress upto 31st Mar. 2015	Percentage Achievement of Targets upto 31-03-2015
		March 2013	March 2014	March 2015	March 2015 onwards				
JKB	3,271	1,103	497	800	871	987	1,696	2,465	103
SBI	753	111	196	215	231	94	390	627	120
PNB	294	6	137	81	70	2	108	294	131
J&KGB	1,026	54	350	329	293	65	417	742	101
EDB	238	40	79	79	40	40	123	191	96
Total	**5,582**	**1,314**	**1,259**	**1,504**	**1,505**	**1,188**	**2,734**	**4,319**	**106**

Source: JKSLBC Reports (various issues)

بینکوں کو ٹائر 5 اور ٹائر 6 دیہی علاقوں میں اپنی منصوبہ بند شاخوں کا کم از کم 25 فیصد کھولنے کا پابند کیا گیا تھا۔ مالی شمولیت کو وسعت دینے کی کوشش میں، آر بی آئی نے بینک کی قیادت والا طریقہ اپنایا ہے۔ 1990 اور 2000 کی دہائی کے اوائل میں، بینکوں کو ملک بھر میں شاخیں کھولنے پر مجبور کیا گیا، خاص طور پر انڈر بینک

والے علاقوں میں، جس کے نتیجے میں بینک کی شاخوں کی تعداد میں خاطر خواہ اضافہ ہوا اور، بعد میں اے ٹی ایم کے آؤٹ لیٹس کی تعداد میں بھی۔ بینکوں کو کم از کم 2,000 (2009 میں) اور 2,000 سے کم (2012 میں) کی آبادی والی کمیونٹیز میں شاخیں کھولنے کے لیے حکمت عملی وضع کرنے کا مشورہ دیا گیا تھا۔

اس کے بعد بینکوں پر بھی زور دیا گیا ہے کہ وہ پانچ ہزار سے زیادہ آبادی والے دیہاتوں میں اینٹوں اور مارٹر کے ڈھانچے قائم کریں۔ یہ برانچ ایک کم لاگت، سادہ اینٹوں اور مارٹر کی سہولت ہو سکتی ہے جس میں کم از کم بنیادی ڈھانچہ ہو، جیسے کہ، صارفین کے بڑے لین دین کے لیے، ایک کور بینکنگ سلوشن ٹرمینل کے ساتھ پاس بک پرنٹر اور ایک کیش سیف۔

جب کہ BC میں شاخوں کا تناسب کم ہے، RBI نے پایا کہ BC ماڈل بغیر بینک والے دیہاتوں میں غالب ہے۔ مرکزی بینک نے 2015 میں تمام ریاستوں/مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں ایس ایل بی سی کنوینز بینکوں کو ہدایت کی کہ وہ 5,000 سے زیادہ آبادی والے گاؤں کا انتخاب کریں جن میں بینک کی شاخ نہیں ہے، پھر انہیں کمرشل بینکوں کو الاٹ کریں کہ وہ شاخیں کھولیں۔ ان شاخوں کو کھولنے کے عمل کو 31 مارچ 2017 تک حتمی شکل دی جانی تھی۔ ہندوستان میں، ایسے 8018 دیہاتوں کی نشاندہی کی گئی اور انہیں مختلف بینکوں کو مختص کیا گیا تاکہ ایک مقررہ وقت میں بنیادی بینکنگ کی سہولت فراہم کی جا سکے۔

5,000 سے زیادہ آبادی والے ملک کے 8,018 نامزد دیہاتوں میں سے 75 فیصد کو ستمبر 2018 تک بینکنگ خدمات تک رسائی حاصل ہے۔ 2017 میں، RBI نے دن میں چار گھنٹے خدمت کرنے والے

فکسڈ پوائنٹ بی سی آؤٹ لیٹس کے علاج کے لیے برانچ کی اجازت کے قوانین میں ترمیم کی، مالی شمولیت کو بڑھانے کے لیے ہفتے میں پانچ دن جسمانی اینٹوں اور مارٹر شاخوں کے برابر۔

جموں و کشمیر میں، 5000 سے زیادہ آبادی والے 104 گاؤں کی نشاندہی کی گئی (مردم شماری 2011 کے مطابق)، اور زیادہ سے زیادہ کے ساتھ 8 بینکوں (جے اینڈ کے بینک، ایس بی آئی، پی این بی، ایچ ڈی ایف سی، آئی سی آئی سی آئی، کینرا بینک، یو سی او بینک اور سنٹرل بینک آف انڈیا) میں مختص کیے گئے۔ بالترتیب 40 گاؤں اور 20 گاؤں کے ہدف کے ساتھ J&K بینک اور SBI کو شیئر کریں۔

جموں و کشمیر میں تمام بینکوں کی کارکردگی بہت غیر تسلی بخش ہے کیونکہ دسمبر 2017 میں، ایسے صرف 10 گاؤں بینکنگ سیکٹر میں شامل تھے۔

4.2.9 دیہی شاخوں کی ترقی

مالی شمولیت کے دائرہ کار کو وسیع کرنے کے مقصد کے ساتھ، خاص طور پر دیہاتوں میں، معاشرے کے مالی طور پر خارج کیے گئے طبقے کو شامل کرنے کے لیے، RBI نے تمام بینکوں کو ہدایت کی کہ وہ FIPs کے آغاز سے ہی مختلف ذرائع سے دیہاتوں میں بینک کی شاخیں کھولیں۔ پہلی ایف آئی پی کے آغاز میں، دیہاتوں میں بینکنگ آؤٹ لیٹس کی مجموعی طاقت 67,694 تھی، جن میں سے ابتدائی آدھے برانچ موڈ کے ذریعے اور باقی برانچ لیس موڈ کے ذریعے کور کیے گئے تھے۔ وقت گزرنے کے ساتھ، دیہاتوں کی برانچ لیس کوریج میں نمایاں اضافہ ہوا ہے، خاص طور پر دیہاتوں میں بی سی ماڈل کے ذریعے، ابتدائی طور پر 2000 اور اس سے اوپر کی آبادی کے ساتھ اور مزید 2000 اور اس سے کم آبادی کے ساتھ۔ مارچ 2020 تک،

5,99,217 بینکنگ آؤٹ لیٹس کھولے گئے تھے، جن میں سے صرف 9.10 فیصد برانچز ہیں اور باقی برانچ لیس ہیں۔ وقت کے ساتھ ساتھ بینکنگ آؤٹ لیٹس کے رجحان کو مندرجہ ذیل خاکے میں دکھایا گیا ہے۔

خاکہ: ہندوستان میں FIPs کے تحت دیہی بنک اداروں کا اعداد و شمار

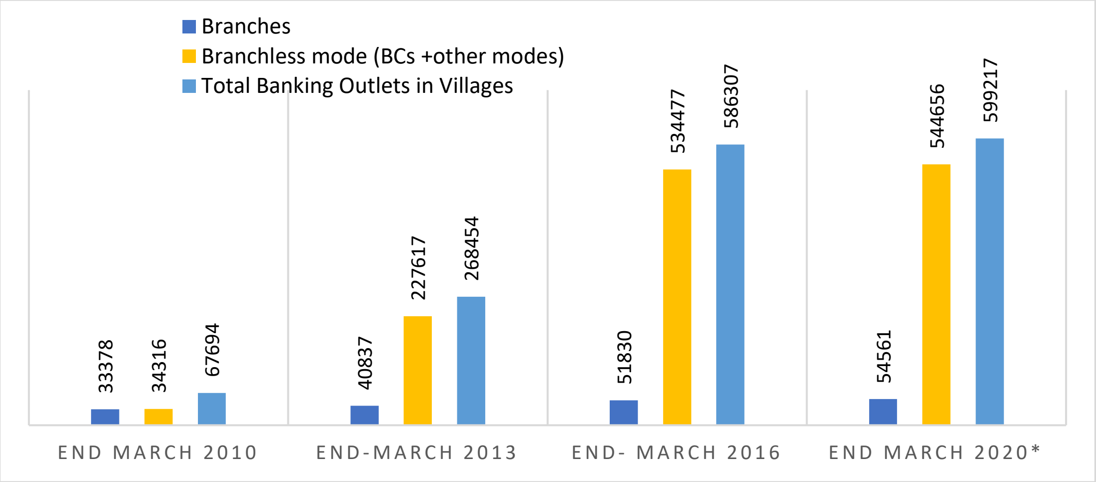

Source: Annual Reports of RBI, (various issues).
** Provisional data*

آسان برانچ کی اجازت کی پالیسی

ریزرو بینک آف انڈیا نے دسمبر 2009 سے بینک شاخوں کے غیر مساوی پھیلاؤ کی صورت حال کو بہتر بنانے کے لیے گھریلو SCBs کو ٹائر 3 سے ٹائیر 6 کے مراکز میں آزادانہ طور پر برانچیں کھولنے کی اجازت دی ہے تاکہ 1 لاکھ سے کم آبادی ہو۔ اور سکم آر بی آئی کی منظوری کے بغیر شاخیں کھول سکتا ہے۔ گھریلو شیڈولڈ کمرشل بینکوں (RRBs کے علاوہ) کے لیے عمومی اتھارٹی، ٹائیر 1 مراکز میں شاخیں کھولنے کے لیے، مخصوص ضروریات کے ساتھ، لبرلائزیشن کو بڑھانے کے مقصد کے ساتھ۔ 2017 میں، RBI نے برانچ کی اجازت کے قوانین میں ترمیم کی تاکہ فکسڈ پوائنٹ بزنس کرسپانڈنٹ آؤٹ لیٹس کو روزانہ چار گھنٹے،

ہفتے میں پانچ دن جسمانی اینٹوں اور مارٹر برانچوں کے مساوی برتاؤ کیا جا سکے۔2000 کروڑ کے ابتدائی بجٹ کے ساتھ، فنانشل انکلوژن فنڈ (FIF) ٹیکنالوجی کو اپنانے اور صلاحیت کی تعمیر میں مدد کے لیے قائم کیا گیا تھا(ریزرو بینک آف انڈیا،2020)۔

خاکہ: ہندوستان میں آبادی کی بنا پر مختلف علاقوں میں کمرشل بنکوں کی تعداد (2010-2020)

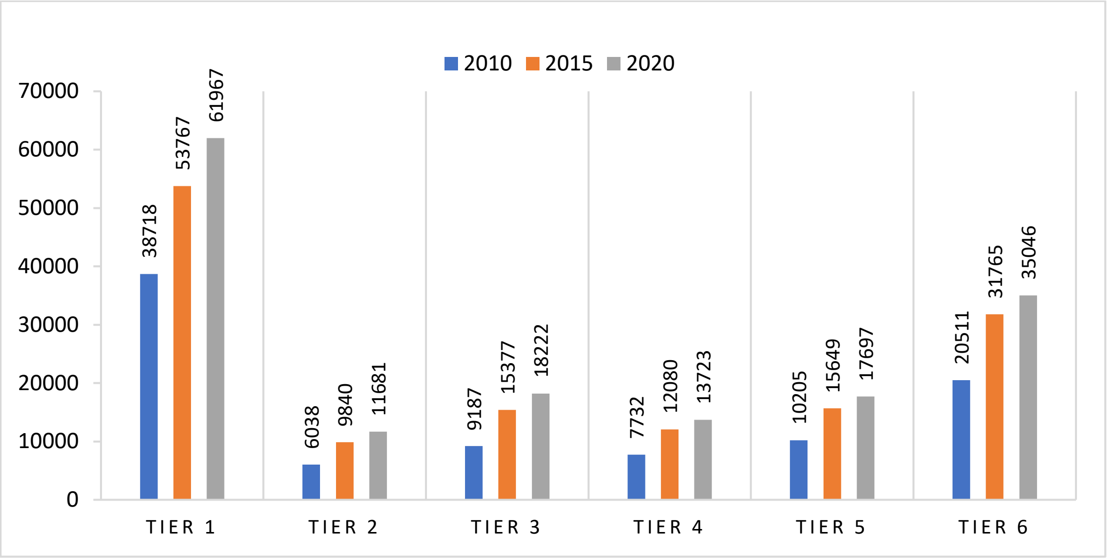

Source: RBI's Database on Branch Statistics

پردھان منتری جن دھن یوجنا (PMJDY)

پردھان منتری جن دھن یوجنا (PMJDY) مالی شمولیت کے قومی مشن کے طور پر " سب کا ساتھ، سب کا وکاس " کے تصور پر بنایا گیا ہے، یعنی مالیاتی خدمات تک رسائی کو یقینی بنانے کے لیے جامع ترقی، خاص طور پر، بینکنگ۔/بچت اور ڈپازٹ اکاؤنٹس، ترسیلات زر، کریڈٹ، انشورنس، پنشن کو اقتصادی انداز میں، وزیر اعظم نریندر مودی نے 28 اگست 2014 کو شروع کیا۔ اس پروگرام کے آغاز کا اعلان ہندوستان کے یوم آزادی کے موقع پر پرانے لال قلعہ میں کیا گیا تھا۔1" [جن دھن یوجنا " کا تقریباً ترجمہ " پیپلز ویلتھ

اسکیم "ہے جس کا انتخاب" مائی گورنمنٹ پلیٹ فارم "کے پورٹل پر ایک آن لائن مقابلہ کے ذریعے کیا گیا تھا، جس کو عام لوگوں سے 6,000 سے زیادہ تجاویز موصول ہوئی تھیں۔ مشن کی ٹیگ لائن ہے" میرا کھاتا- بھاگیہ ودھاتا، "جس کا ترجمہ" میرا بینک اکاؤنٹ خوش قسمتی کا خالق "ہے۔

"پردھان منتری جن دھن یوجنا "کی پہل RuPay ڈیبٹ کارڈ کے ساتھ بنیادی بچت بینک اکاؤنٹ، اہل صارفین کے لیے اوور ڈرافٹ کی سہولت، اکاؤنٹ میں بچت پر سود جس میں کم سے کم بیلنس برقرار رکھنے کی ضرورت نہیں، حادثاتی اور زندگی کی بیمہ، آدھار کے ساتھ کنکشن فراہم کرتا ہے جو سہولت فراہم کرتا ہے۔ "پردھان منتری جن دھن یوجنا (PMJDY) "کے ذریعے مختلف سرکاری سماجی شعبے کی اسکیموں کے ذریعے براہ راست فائدہ کی منتقلی (DBT) کی اہلیت کا کام۔ فروری 2022 تک، مجموعی طور پر 44.7 بلین استفادہ کنندگان ہیں اور PMJDY پروگرام [2]۔

منصوبے کے کلیدی اصول:

- بینکنگ خدمات کی رسائی غیر بینکوں کے لیے- بنیادی بچت بینک ڈپازٹ (BSBD) اکاؤنٹس کو کم سے کم رسمی طور پر کھولنا، لچکدار KYC، e-KYC، کیمپ موڈ میں اکاؤنٹ کھولنا، صفر بیلنس، اور کوئی فیس نہیں۔

- کمزوروں کو محفوظ بنانا- نقد رقم نکالنے اور مرچنٹ کی ادائیگیوں کے لیے روپے ڈیبٹ کارڈ کی تقسیم، مفت روپے کے ساتھ۔ 2 لاکھ ایکسیڈنٹ انشورنس کوریج

- غیر فنڈ شدہ افراد کی مالی اعانت: دیگر مالیاتی میکا نزم، جیسے مائیکرو انشورنس، استعمال کے لیے اوور ڈرافٹ، مائیکرو پنشن، اور مائیکرو کریڈٹ، غیر فنڈ شدہ افراد کی مالی اعانت کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔

اہم خصوصیات:

اس اقدام کو اپنے آغاز سے لے کر 14- اگست 2018 تک فیز موڈ میں درج ذیل چھ ستونوں کی بنیاد پر شروع کیا گیا تھا۔ مذکورہ مدت کے بعد حکومت نے کچھ ترامیم کے ساتھ مالی شمولیت کے قومی مشن (PMJDY) کو جاری رکھنے کا فیصلہ کیا ہے جس کے نتیجے میں بھی بحث کی گئی ہے۔

- یونیورسل بینک سروس تک رسائی- برانچ اور BC
- ہر گھر کو روپے کے ساتھ ایک بنیادی بچت اکاؤنٹ ملے گا۔5,000 اوور ڈرافٹ کی سہولت۔
- فنانشل لٹریسی پروگرام- بچت، اے ٹی ایم کے استعمال، کریڈٹ کی تیاری، انشورنس اور پنشن، اور بینکنگ کے لیے بنیادی موبائل فون کے استعمال کو فروغ دینا کریڈٹ گارنٹی فنڈ کی تخلیق- بینکوں کو ڈیفالٹس کے خلاف تحفظ فراہم کرنے کے لیے انشورنس-15 اگست 2014 سے 31 جنوری 2015 کے درمیان رجسٹرڈ اکاؤنٹس کے لیے 1 لاکھ روپے تک کا حادثاتی تحفظ اور 30 ہزار روپے کا لائف کور ایک بنیادی بچت کھاتہ بغیر بینک والے فرد کے لیے کھولا جاتا ہے جس میں کم از کم مطلوبہ بیلنس کی ضرورت نہیں ہوتی ہے اور PMJDY اکاؤنٹس میں جمع کرنے سے سود بھی حاصل ہوتا ہے۔

- PMJDYاکاؤنٹ ہولڈر کو RuPay ڈیبٹ کارڈ ملتا ہے۔روپے تک کی اوور ڈرافٹ (OD)سہولیات کوالیفائنگ اکاؤنٹ ہولڈرز کو10,000کی پیشکش کی جاتی ہے۔
- PMJDYاکاؤنٹس ڈائریکٹ بینیفٹ ٹرانسفر(DBT) ،پردھان منتری جیون جیوتی بیمہ یوجنا(PMJJBY) ، پردھان منتری سرکشا بیما یوجنا(PMSBY) ، اٹل پنشن یوجنا (APY)،اور مائکرو یونٹس ڈیولپمنٹ ری فنانس ایجنسی(MUDRA) کے لیے اہل ہیں۔

PMJDYنئی خصوصیات کے ساتھ کی توسیع:

حکومت نے ان معمولی ترامیم کے ساتھ PMJDY پروگرام کو28اگست2018سے آگے بڑھانے کا فیصلہ کیا ہے زور کو" ہر گھرانہ "سے" ہر غیر بینک شدہ بالغ "میں تبدیل کریں

RuPayکارڈ پروٹیکشن - 28اگست 2018 کے بعد رجسٹرڈ PMJDY اکاؤنٹس کے لیے، RuPayکارڈز پر مفت ایکسیڈنٹ انشورنس کور تیج روپے سے بڑھ گئی۔ 1لاکھ سے روپے 2لاکھ اوور ڈرافٹ کی حد5ہزار روپے سے بڑھا کر10ہزار روپے اوراوور ڈرافٹ کی سہولت 2ہزار روپے تک بغیر کسی پیشگی شرط کے۔

ODکے لیے عمر کی پابندی60سے بڑھا کر65سال کر دی گئی۔

گزشتہ تجربے کی بنیاد پر PMJDY کی طرف سے اہم حکمت عملی

بینکوں کے مرکزی بینکنگ سسٹم میں آن لائن اکاؤنٹس پچھلے آف لائن طریقہ کار کے برخلاف کھولے جاتے ہیں، جس کے نتیجے میں وینڈر کے ساتھ ٹیکنالوجی لاک ان ہوتی ہے۔

RuPayڈیبٹ کارڈ یا آدھار ادائیگی کے نظام (AePS) کے ذریعے تعاون یافتہ انٹر آپریبلٹی

معیاری کاروباری خط وکتابت / E-KYC بوجھل KYC طریقہ کار کے بدلے آسان KYC

مذکورہ اسکیم کے چھ سال مکمل ہونے کے بعد، مرکزی وزیر خزانہ اور کارپوریٹ امور، محترمہ۔ نرملا سیتارمن نے اس پروگرام کی اہمیت پر زور دیا۔ ان کے مطابق پردھان منتری جن دھن یوجنا انتظامیہ کے لوگوں پر مرکوز اقدامات کا سنگ بنیاد رہی ہے۔ چاہے یہ براہ راست فائدہ کی ادائیگی ہو، COVID-19مالی امداد، PM-KISAN، MGNREGAکے تحت بڑھی ہوئی کمائی، یا زندگی اور صحت۔ انشورنس کوریج، پہلا قدم ہر بالغ کو بینک اکاؤنٹ سے آراستہ کرنا تھا، جسے PMJDY نے عملی طور پر پورا کیا ہے۔

"پردھان منتری جن دھن یوجنا "کے تحت کامیابیاں:

اس میں کوئی شک نہیں کہ پی ایم جے ڈی وائی نے ہندوستان میں مالی شمولیت کے سفر کو ایک مطلوبہ دھکا فراہم کیا۔ چاہے معیشت کے ہر شعبے کے لیے بینک اکاؤنٹ کھولنے میں ہو یا دیگر مالی فوائد جیسے ڈیبٹ کارڈ کی خدمات، انشورنس فوائد یا دیگر حکومتی اسپانسر شدہ مالی امداد فراہم کرنے میں، یہ اسکیم مالیاتی شمولیت کو مزید جامع بنانے کے لیے ایک بہترین پلیٹ فارم فراہم کرتی ہے۔ اس اقدام کا تفصیلی تجزیہ مندرجہ ذیل ذیلی حصوں میں کیا گیا ہے۔

PMJDYاکاؤنٹس:

کسی بھی مالی شمولیت کے اقدامات کا بنیادی فوکس معاشرے کے مالی طور پر خارج شدہ طبقے کو ایک رسمی مالیاتی ادارے تک رسائی فراہم کر کے شامل کرنا ہے۔ اپنے قیام کے ایک سال کے اندر، PMJDY میں تقریباً 18 کروڑ مستفیدین شامل تھے۔ اگست 2021 تک، پی ایم جے ڈی وائی کی چھتری میں 42.89 کروڑ اکاؤنٹس کھولے گئے تھے جن میں سے 28.57 کروڑ اکاؤنٹس دیہی اور نیم شہری علاقوں میں کھولے گئے تھے۔ آر بی آئی کے رہنما خطوط کے مطابق، پی ایم جے ڈی وائی اکاؤنٹ کو غیر فعال سمجھا جاتا ہے اگر دو سال سے زائد عرصے سے کوئی گاہک کی طرف سے لین دین نہیں ہوا ہے، اگست 2020 میں، کل 40.35 کروڑ پی ایم جے ڈی وائی اکاؤنٹس میں سے 86.3 فیصد آپریٹو تھے۔ مندرجہ ذیل خاکوں میں، اکاؤنٹس کا سالانہ رجحان اگست 2015 سے اگست 2021 تک کے دورانیہ میں پیش کیا گیا ہے۔

خاکہ: ہندوستان میں پردھان منتری جن دھن یوجنا بنک کھاتوں کی تعداد (2014-2021)

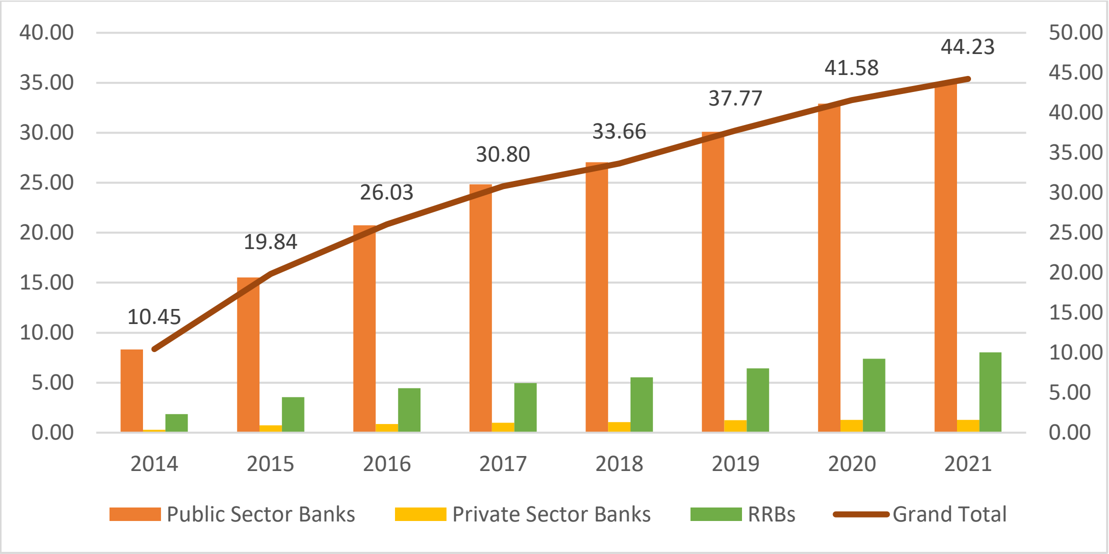

Source: Pradhan Mantri Jan-Dhan Yojana, Department of Financial Services, Ministry of Finance (pmjdy.gov.in).

خاکہ: جموں وکشمیر میں پردھان منتری جن دھن یوجنا بنک کھاتوں کی تعداد('000) (2014-2021)

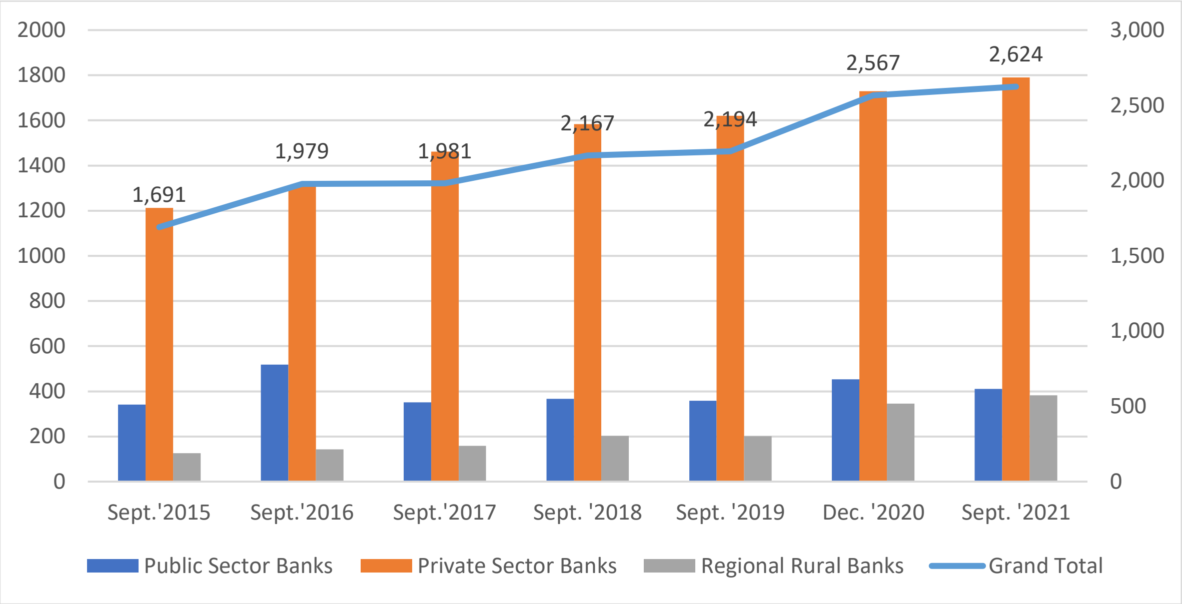

Source: J&KSLB Committee Meetings (various issues)

PMJDY اکاؤنٹس کے تحت جمع:

برسوں کے دوران پی ایم جے ڈی وائی کھاتوں میں جمع رقم میں بھی نمایاں شرح سے اضافہ ہوا ہے۔ اگست 2015 سے اگست 2021 تک استفادہ کنندگان کی تعداد میں 2.3 گنا اضافے کے ساتھ ڈپازٹس میں تقریباً 6.3 گنا اضافہ ہوا ہے۔ یہ واضح طور پر اشارہ کرتا ہے کہ PMJDY کھاتوں میں اوسط ڈپازٹس میں بھی اس مدت کے دوران اضافہ ہوا ہے۔ 2015 میں، اوسط ڈپازٹ روپے 1,279 تھی۔ جو بڑھ کر اگست 2021 میں 3,353 روپے ہو گیا۔۔ اوسط ڈپازٹ میں اضافہ کھاتوں کے بڑھتے ہوئے استعمال اور کھاتہ داروں میں بچت کی عادت ڈالنے کا ایک اور اشارہ ہے۔ ہندوستان اور جموں و کشمیر دونوں میں "پردھان منتری جن دھن یوجنا" کی اسکیم کے تحت کھولے گئے کھاتوں کے مجموعی ڈپازٹس کے رجحانات کو بالترتیب مندرجہ ذیل خاکوں میں دکھایا گیا ہے۔

خاکہ: ہندوستان میں پردھان منتری جن دھن یوجنا کھاتوں میں مجموعی ڈپازٹس (کروڑوں میں
(2015-2021)

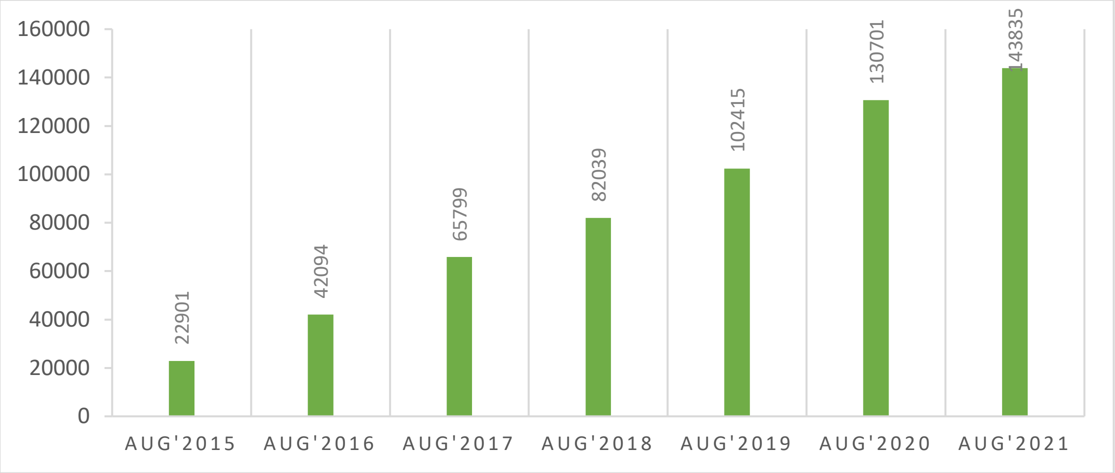

Source: Author's calculations using data from Pradhan Mantri Jan-Dhan Yojana, Department of Financial Services, Ministry of Finance (pmjdy.gov.in).

خاکہ: جموں و کشمیر میں پردھان منتری جن دھن یوجنا بنک کھاتوں میں مجموعی ڈپازٹس(لاکھوں میں)(2015-2021)

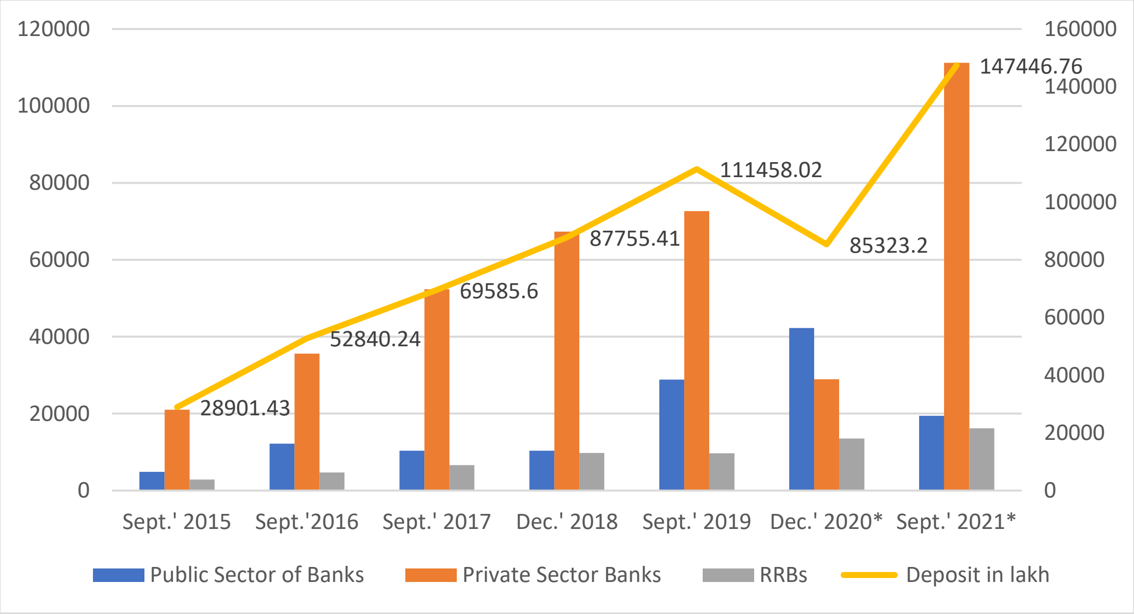

Source: JKSLBC Agenda, various issues

یہ پتہ چلا ہے کہ اسکیم کے آغاز سے ہی سالوں کے دوران ایسے کھاتوں میں جمع رقم میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔

جموں و کشمیر میں زبردست کمی ریکارڈ کی گئی ہے۔ لداخ کے علاقے کا ڈیٹا 2020 اور 2021 کے لیے

دستیاب نہیں ہے، لیکن متعلقہ سالوں کے لیے اوسط بچت بھی کم ہوئی ہے۔ جموں وکشمیر میں مجموعی ذخائر اور اوسط ذخائر میں اس گراوٹ کی ممکنہ وجہ CoVID-19 وبائی بیماری ہو سکتی ہے۔ ہندوستان اور جموں و کشمیر کے PMJDY کھاتوں میں اوسط ڈپازٹس کو بالترتیب مندرجہ ذیل خاکوں کے ذریعے دکھایا گیا ہے۔

خاکہ: ہندوستان کے PMJDY کھاتوں میں اوسط ڈپازٹس (2015-2021)

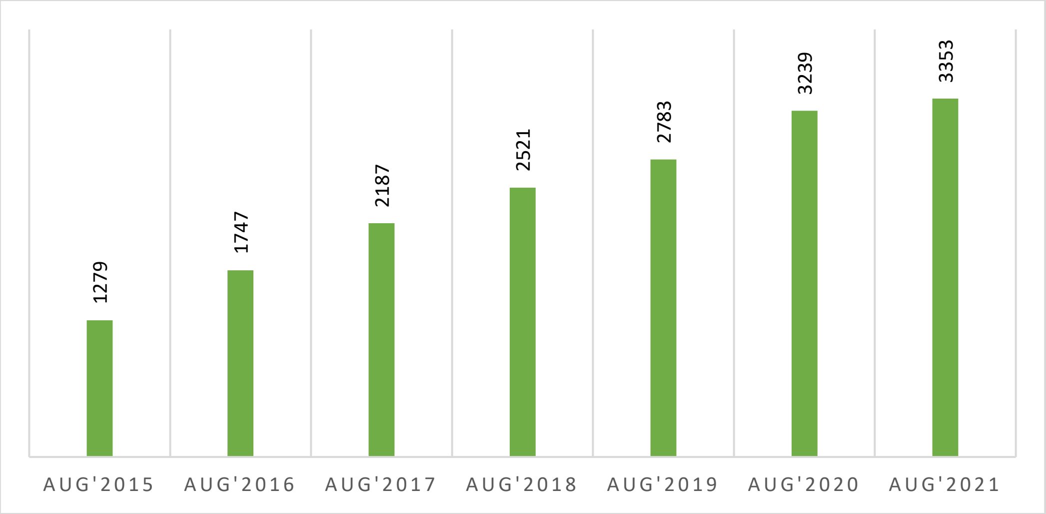

Source: Author's calculations using data from Pradhan Mantri Jan-Dhan Yojana | Department of Financial Services | Ministry of Finance (pmjdy.gov.in)

خاکہ: جموں وکشمیر کے PMJDY کھاتوں میں اوسط ڈپازٹس (2015-2021)

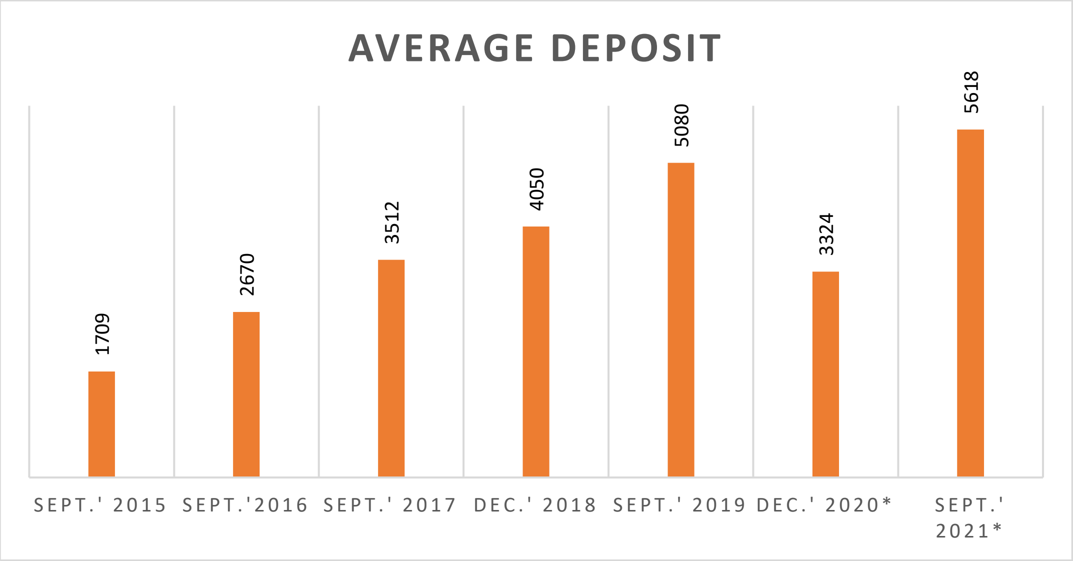

Source: JKSLBC Agenda, various issues

پی ایم جے ڈی وائی اکاؤنٹس کے تحت روپے ڈیبٹ کارڈ کی تقسیم

سکیم کے تحت جڑنے والوں میں روپے ڈیبٹ کارڈ کی تقسیم بھی مالی شمولیت کے قومی مشن (PMJDY) کے اہم اجزاء میں سے ایک ہے۔ اگست 2015 میں، 17.9 کروڑ مستفیدین میں سے 15.74 کروڑ روپے ڈیبٹ کارڈ تقسیم کیے گئے۔ اپنے قیام کے 7 سال بعد، اگست 2021 تک 31.16 کروڑ روپے ڈیبٹ کارڈ تقسیم کیے گئے جو کہ PMJDY کے تحت کھولے گئے کل کھاتوں کا تقریباً 73 فیصد ہے۔ خاکے میں، PMJDY کے تحت RuPay کارڈ کی تقسیم میں سال 2015 سے 2021 تک کی سال وار پیش رفت دکھائی گئی ہے۔

خاکہ: ہندوستان میں PMJDY کھاتوں سے جڑے ڈیبٹ کارڈ کی تعداد (کروڑوں میں) (2015-2021)

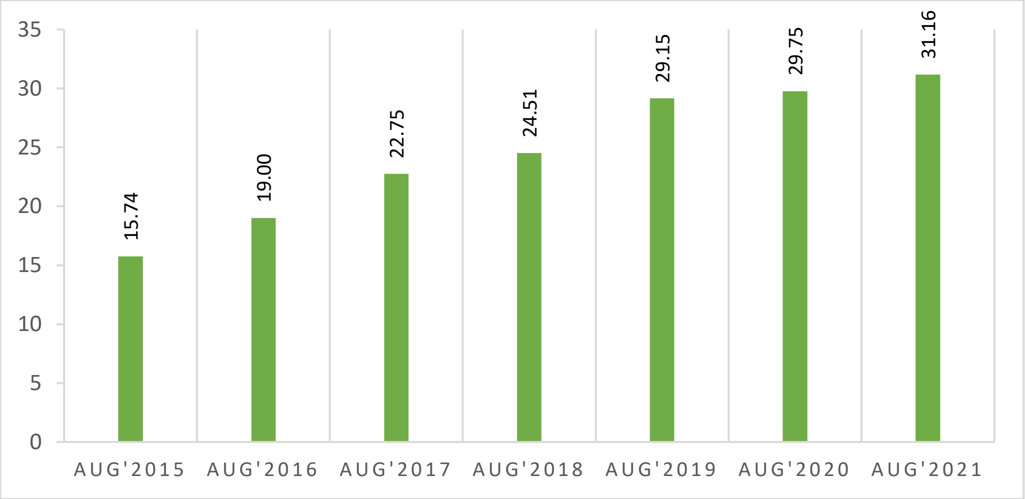

Source: Author's calculations using data from Pradhan Mantri Jan-Dhan Yojana, Department of Financial Services, Ministry of Finance (pmjdy.gov.in)

جموں وکشمیر میں، یہ دیکھا گیا ہے کہ تقریباً 84 فیصد PMJDY کھاتہ داروں نے RuPay ڈیبٹ کارڈ حاصل کیے ہیں، جب کہ ڈیبٹ کارڈز کا تناسب کئی سالوں میں مسلسل کھولے گئے کھاتوں کی تعداد میں موافق ہے۔ 30 ستمبر 2021 تک تقریباً 66 فیصد کھاتہ داروں کے پاس ڈیبٹ کارڈ تھے۔

خاکہ: جموں وکشمیر میں PMJDY کھاتوں سے جڑے ڈیبٹ کارڈس کی تعداد (2015-2021)

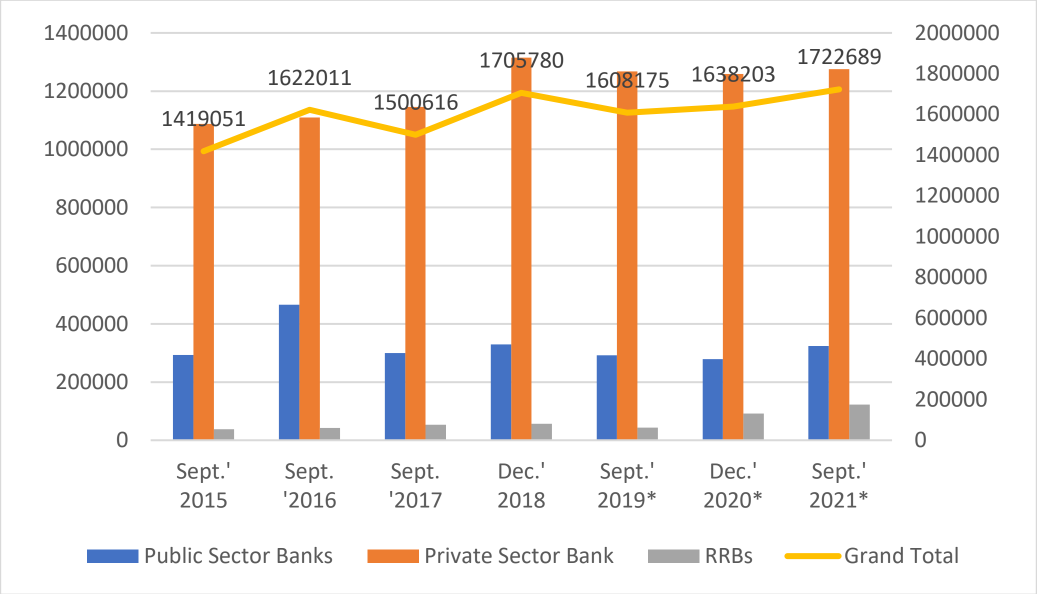

Source: JKSLBC/UTSLBC Meetings Agenda (various issues)

**Data for the respective years excludes the Ladakh region*

مجموعی طور پر، مالی شمولیت کے اس اقدام نے جموں وکشمیر میں معاشرے کے مالی طور پر محروم طبقے کو بنیادی بچت بینک اکاؤنٹ فراہم کرنے کے بنیادی مقصد میں اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ ماڈل کے بعد کی دیگر خصوصیات میں، جیسے ڈیبٹ کارڈ کی تقسیم، اب بھی ایک قابل ذکر تناسب ہے جس کا پردہ فاش کیا جا رہا ہے۔ چونکہ اس اسکیم کے تحت اکاؤنٹ ہولڈنگ کے لیے کوئی کم از کم بیلنس برقرار رکھنے کی ضرورت نہیں ہے، اس لیے اکاؤنٹس کا ایک بڑا حصہ، جو کہ تقریباً 14 فیصد ہے، میں صفر بیلنس ہے۔

میز میں۔ جموں وکشمیر میں پی ایم جے ڈی وائی کی کارکردگی کا ایک مجموعی اعداد و شمار تیار کیا گیا ہے۔ یہ واضح طور پر دیکھا گیا ہے کہ PMJDY کے تحت J&K میں PMJDY کے 68 فیصد سے زیادہ اکاؤنٹس پرائیویٹ سیکٹر کے بینکوں کے ذریعہ کھولے جاتے ہیں، جو اسے ہندوستان کی دیگر ریاستوں اور UTs سے ممتاز کرتے ہیں جہاں PMJDY اسکیم کو نافذ کرنے میں پبلک سیکٹر کے بینک سب سے زیادہ غالب ہیں۔ پرائیویٹ سیکٹر کے بینکوں کے ذریعے کھولے گئے کل کھاتوں میں سے تقریباً 62 فیصد اکاؤنٹس دیہی علاقوں میں کھولے جا رہے ہیں، جہاں دوسرے بینکوں نے زیادہ تر اکاؤنٹس شہری علاقوں میں کھولے ہیں۔ ستمبر 2021 تک، تفویض کردہ ہدف کا حصول خاص طور پر پبلک سیکٹر کے بینکوں کی طرف سے کافی کم تھا۔ اس اسکیم کے تحت کھولے گئے تقریباً 14 فیصد اکاؤنٹس اب بھی غیر فعال ہیں اور 34 فیصد سے زیادہ اکاؤنٹس ڈیبٹ کارڈ کی سہولت سے منسلک نہیں ہیں جو اس اسکیم کے اہم حصوں میں سے ایک ہے۔ مندرجہ ذیل جدول میں PMJDY کے تحت بنکوں کی جانب سے تصویلی کارکردگی دکھای گیی ہے۔

جدول: جموں وکشمیر میں PMJDY کے تفصیلی اعداد و شمار (2021)

	No. of Accounts Opened Under PMJDY since its Inception					Balance			RuPay Debit Card	
Banks	Rural	Urban	**Total**	Target Assigned to be at Par with National Average of 31%	Percentage Achievement of the Assigned Target	Amount Deposited (in Lacs)	No. of Zero Balance Account	%Age of Zero balance account	No. of RuPay Debit Cards Issued	Percentage of RuPay Debit Cards to Total Account Holders.
Public Sector Banks	146567	264503	**411070**	985728	41.70	19415.27	48378	11.77	324056	78.83
Private Sector Banks	1104659	686322	**1790981**	2160672	82.89	111192.1	253937	14.18	1275781	71.23
Regional Rural Banks	322372	60354	**382726**	722432	52.98	16235.9	56838	14.85	122852	32.10
Coop. Banks	0	39689	**39689**	71808	55.27	603.49	2355	5.93	4759	11.99

Grand Total	**1573598**	**1050868**	**2624466**	**3940640**	**66.60**	**147446.8**	**361508**	**13.77**	**1727448**	**65.82**

Source: 5th UTLBC Meeting Agenda, Source: J&K UTLBC: (jkslbc.com)

ستمبر 2021 تک، تفویض کردہ ہدف کا حصول خاص طور پر پبلک سیکٹر کے بینکوں کی طرف سے کافی کم تھا۔ اسکیم کے تحت کھولے گئے تقریباً 14 فیصد اکاؤنٹس اب بھی غیر فعال ہیں اور 34 فیصد سے زیادہ اکاؤنٹس ڈیبٹ کارڈ کی سہولت سے منسلک نہیں ہیں جو اس اسکیم کے اہم حصوں میں سے ایک ہے۔

اپنے کسٹمر کی جانکاری (KYC) ۔

امریکہ میں 1990 کی دہائی کے آخر میں، اپنے کسٹمر کو جانیں (KYC) کے اصول منی لانڈرنگ اور دہشت گردوں کی مالی معاونت کو روکنے کے لیے متعارف کرائے گئے تھے۔ اس سلسلے میں، "اپنے گاہک کو جانیں" کے اصول کے ایک حصے کے طور پر، RBI نے بینک صارفین کی شناخت کے سلسلے میں کئی رہنما خطوط جاری کیے تھے اور بینکوں کو مشورہ دیا تھا کہ وہ مالی فراڈ کو کنٹرول کرنے یا اسے کم سے کم کرنے، منی لانڈرنگ اور دیگر مالیاتی مشتبہ سرگرمیوں کی نشاندہی کرنے کے لیے متعلقہ طریقہ کار پر عمل کریں۔ . نے تمام کمرشل بینکوں اور دیگر مالیاتی اداروں کو ہدایت کی کہ وہ کوئی بھی اکاؤنٹ کھولنے سے پہلے اپنے صارف کو جاننے کے لیے ایک پالیسی فریم ورک کو عملی جامہ پہنائیں۔ ہندوستانی بینکنگ سیکٹر کے بارے میں، KYC کے حوالے سے کیے گئے کچھ ابتدائی طریقہ کار (ہدایات فراہم کی گئی ہیں) میں درج ذیل شامل ہیں۔ درحقیقت، یہ رہنما خطوط 1965 سے تقریباً 50 سالوں سے موجود ہیں۔

- 1965 •بینکوں کو جمع کرنے والوں کے مکمل اور درست پتے (بے نامی اکاؤنٹس اور ٹیکس سے اجتناب) ریکارڈ کرنے کی ضرورت تھی۔

- 1976 •اکاؤنٹ ہولڈرز کی شناخت کی تصدیق اور بے نامی اکاؤنٹس کو روکنے کے لیے، اکاؤنٹ کے قیام کے لیے "تعارف" کا خیال لازمی قرار دیا گیا۔

- 1987 •ایک تعارف کنندہ کا اکاؤنٹ کم از کم چھ ماہ کے لیے کھلا ہونا چاہیے اس سے پہلے کہ وہ بینک میں نیا کلائنٹ لے سکے۔ جب بھی کوئی نیا اکاؤنٹ بنایا جاتا ہے، اس بات کو یقینی بنانے کے لیے احتیاط برتنی چاہیے کہ اکاؤنٹ استعمال کرنے والے کو دھوکہ دہی کی سرگرمی کی صورت میں شناخت کیا جا سکے۔

1991 •،DDs،MTs،TCs، اور TTs کے لیے 50,000/- سے زیادہ کیش ٹرانزیکشنز نہیں ہیں۔

- 1993 •بینکوں کو صارفین کی طرف سے ضرورت سے زیادہ کیش نکالنے کے لیے چوکنا رہنا چاہیے۔ یہ ان کی کمپنی کی مخصوص ضروریات اور غیر معمولی رجحانات کی مثالوں سے غیر متناسب ہو سکتا ہے۔

•یکم جنوری 1994 سے، جب کوئی بینک نیا آپریٹو اکاؤنٹ کھولتا ہے، تو اسے ان جمع کنندگان اور اکاؤنٹ ہولڈرز کی تصاویر لینا ضروری ہیں جو اکاؤنٹس استعمال کرنے کے مجاز ہیں۔

- 1995 •دس ملین روپے سے زیادہ کے نقد لین دین کی نگرانی اور خصوصی رپورٹنگ۔

- 1999 •چیک بک جاری کرنے سے پہلے کلائنٹ اور تعارف کنندہ دونوں سے پوسٹل تصدیق

- 2002 • کے وائی سی سرکلر: رہنما خطوط میں، آر بی آئی نے بینکوں کو ہدایت کی کہ KYC کے طریقہ کار کے لیے پہلے سے اکاؤنٹ ہولڈر یا بینک سے واقف شخص سے تعارفی حوالہ کے ذریعے یا ان دستاویزات کی بنیاد پر جو بینکوں کو فراہم کیے جا رہے ہیں، نئے صارف کی تصدیق کی ضرورت ہے۔ بینک۔ مزید، نئے کھاتوں کے علاوہ، RBI نے موجودہ کھاتوں کے لیے KYC کے طریقہ کار، نقد لین دین کی نگرانی اور حد اور رسک مینجمنٹ کا بھی ذکر کیا۔

29 نومبر 2004 کو، بینکنگ ریگولیشن ایکٹ 1949 کے سیکشن 35(A) کے مطابق، RBI نے تمام کمرشل بینکوں کے CEOs کو اپنے کسٹمر کو جانیں کے رہنما خطوط جاری کیے۔

ہدایات کو چار نکات میں تقسیم کیا گیا ہے، یعنی۔ "کسٹمر کی قبولیت کی پالیسی، گاہک کی شناخت کا طریقہ کار، لین دین کے خطرے کے انتظام کی نگرانی۔"

اگست 2005 میں، روپے سے کم بیلنس والے چھوٹے کھاتوں کے لیے بینک اکاؤنٹس کھولنے کے لیے KYC کی شرائط میں نرمی کی گئی تھی۔ 50,000 اور روپے سے کم کے مجموعی کریڈٹ۔ ہر سال ایک لاکھ، یہ شرط لگا کر طریقہ کار کو آسان بناتے ہوئے کہ ایک اکاؤنٹ ہولڈر جس نے مکمل KYC ڈرل سے گزرا ہو، اس طرح کے اکاؤنٹس کھولنے کے لیے خود ہی کافی ہو گا، یا بینک صارف کی شناخت اور پتہ کے بارے میں کوئی ثبوت لے سکتا ہے۔ بینک کو مطمئن کیا (چکر برتی، 2021)۔ "نیشنل رورل ایمپلائمنٹ گارنٹی ایکٹ (NREGA)" کے تحت فراہم کیے گئے ورک کارڈز کو شامل کرنے میں مزید آسانی پیدا کی گئی، جو ایک سرکاری طور پر سرکاری طور پر ایک ریاستی سرکاری افسر کے دستخط شدہ دستاویز ہے، اور ساتھ ہی ساتھ

"انڈیا کی منفرد شناختی اتھارٹی" کی طرف سے جاری کردہ خطوط بھی شامل ہیں جن میں نام شامل ہے، پتہ، اور آدھار کی تفصیلات، جن کا استعمال KYC اصولوں کے طور پر پورا کرنے کے لیے بھی کیا جا سکتا ہے۔

مالیاتی جانکاری Financial Literacy

بہت پہلے سے، حکومتوں نے مالیاتی خواندگی کی اہمیت پر زور دیا ہے۔ اس کے علاوہ اس سلسلے میں کچھ کوششیں بھی کی گئی ہیں۔ جنوری 2003 میں، اس وقت کے وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی نے مالی خواندگی کی ضرورت پر روشنی ڈالی جب انہوں نے "سیکیورٹیز اینڈ ایکسچینج بورڈ آف انڈیا (SEBI) " کے زیر اہتمام قومی سیکیورٹیز مارکیٹ بیداری مہم کا آغاز کیا۔ انہوں نے ذکر کیا تھا کہ ہندوستان کی بچت اور سرمایہ کاری کی ایک طویل تاریخ ہے۔ ان کے مطابق، مالیاتی خواندگی ضروری ہے کیونکہ ہندوستان کا دیہی مرکز امیر ہوتا جا رہا تھا، جیسے کہ علاقائی علاقوں میں جہاں میڈیا تیزی سے پھیل رہا تھا (کرما کر وغیرہ، 2011)۔

"آرگنائزیشن فار اکنامک کوآپریشن اینڈ ڈیولپمنٹ" (OECD) نے مالی خواندگی کے ساتھ ساتھ مالیاتی تعلیم کی اصطلاح کو واضح طور پر بیان کیا ہے۔ مالیاتی خواندگی کی اصطلاح کی تعریف "معاشی آگاہی، علم، مہارت، رویہ اور رویے کا ایک مجموعہ ہے جو صحیح مالی فیصلے کرنے اور بالآخر انفرادی مالیاتی بہبود کو حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے" (آرگنائزیشن فار اکنامک کوآپریشن اینڈ ڈیولپمنٹ، 2012)۔ دوسری طرف، مالیاتی تعلیم کی تعریف "اس عمل کے طور پر کی گئی ہے جس کے ذریعے مالیاتی صارفین/سرمایہ کار مالیاتی مصنوعات، تصورات اور خطرات کے بارے میں اپنی سمجھ کو بہتر بناتے ہیں اور معلومات، ہدایات اور/یا معروضی مشورے کے ذریعے، زیادہ سے زیادہ آگاہ ہونے کے لیے مہارت اور اعتماد کو فروغ دیتے ہیں۔ مالی

خطرات اور مواقع، باخبر انتخاب کرنے، یہ جاننے کے لیے کہ مدد کے لیے کہاں جانا ہے اور ان کی مالی بہبود کو بہتر بنانے کے لیے دیگر موثر اقدامات کرنا" (OECD، 2005)۔ واضح طور پر، مالیاتی تعلیم اور مالی خواندگی مترادف نہیں ہیں، حالانکہ یہ متعلقہ نظریات ہیں کیونکہ مالیاتی تعلیم کا عمل مالی خواندگی کے حصول کا باعث بنتا ہے۔ مالی خواندگی کا حصول افراد کو دانشمندانہ مالی فیصلے کرنے میں مدد کرتا ہے، جس کے نتیجے میں ان کی مالی بھلائی ہوتی ہے۔ جن صارفین نے مالی خواندگی حاصل کر لی ہے وہ ایسے فیصلے کرنے کے لیے بہتر پوزیشن میں ہیں جو مالی طور پر ان کے بہترین مفاد میں ہوں۔ ان خیالات کے عمل کو بطور مثال پیش کیا گیا ہے۔

چونکہ مالیاتی شعبہ صرف ملک کے بنیادی بینکنگ نظام تک محدود نہیں ہے، بلکہ اس میں دیگر مالیاتی ادارے بھی شامل ہیں۔ مالیاتی شعبے کے مختلف کھلاڑیوں نے مالیاتی خواندگی کو فروغ دینے کے لیے بہت سے قابل ذکر اقدامات کیے ہیں، جن کا احاطہ درج ذیل ذیلی حصوں میں کیا گیا ہے۔

اسٹیک ہولڈرز کے ذریعے مالی خواندگی کے اقدامات

چونکہ مالیاتی شعبہ صرف ملک کے بنیادی بینکنگ نظام تک محدود نہیں ہے، بلکہ اس میں دیگر مالیاتی ادارے بھی شامل ہیں۔ مالیاتی شعبے کے مختلف کھلاڑیوں نے مالیاتی خواندگی کو فروغ دینے کے لیے کئی قابل ذکر اقدامات کیے ہیں، جن کا احاطہ درج ذیل ذیلی حصوں میں کیا گیا ہے۔

نیشنل سینٹر فار فنانشل ایجوکیشن:(NCFE)

سیمینارز، ورکشاپس، کنکلیو، ٹریننگز، پروگرامز، مہمات، اور ڈسکشن فورمز کے ساتھ ساتھ اداروں اور تنظیموں کی مدد سے، NCFEمالیاتی بیداری پیدا کرتا ہے اور اس کے ذریعے آبادی کے تمام طبقات کو قابل بناتا ہے۔ ملک بھر میں مالیاتی تعلیم کی مہمات۔ ورک بک، ورک شیٹس، پبلیکیشنز، بروشر، کتابچے، فلائر،اور تکنیکی امداد تیار کی جاتی ہیں۔ NCFE مالیاتی منڈیوں اور مالیاتی ڈیجیٹل طریقوں پر متعلقہ مالیاتی لٹریچر تخلیق کرتا ہے تاکہ ایک مخصوص سامعین کے مالی علم، فہم اور صلاحیتوں میں اضافہ ہو سکے (RBI, 2021)۔

NCFEمالیاتی تعلیمی پروگراموں کے ذریعے مالیاتی تعلیمی مہم کو نافذ کر رہا ہے جیسے کہ اسکولوں کے لیے MSSP، تعلیمی اداروں میں اساتذہ کے لیےFETP ،انڈر گریجویٹ اور پوسٹ گریجویٹ کورسز میں طلباء کے لیےFACT ،اور بالغوں کے لیے مالیاتی تعلیمی پروگرام کے لیےFEPA ۔

اسٹاک ایکسچینج بورڈ آف انڈیا:(SEBI)

SEBI کی بنیادی مالیاتی تعلیم کی کوششوں کو مختلف پہلوؤں میں درج ذیل میں درجہ بندی کیا گیا ہے:

وسائل پر مبنی مالیاتی تعلیم مالی خواندگی پروگرام۔ SEBI اضلاع میں RPs کی تربیت اور تقرری کرتا ہے جو مقامی زبان میں مفت ورکشاپس فراہم کر سکتے ہیں اور انہیں معاوضہ دیا جاتا ہے۔ پانچ ٹارگٹ گروپس میں فنانس، بینکنگ، انشورنس، پنشن اور سرمایہ کاری شامل ہیں (جیسے " گھر بنانے والے، سیلف ہیلپ گروپس،

ایگزیکٹوز، درمیانی آمدنی والے گروپ، ریٹائرڈ اہلکار("۔ ورکشاپس مفت مالیاتی تعلیم سے متعلق مطالعاتی مواد اور کتابیں بھی فراہم کرتی ہیں۔

طلباءاس کے کام کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لیے SEBI کا دورہ کرتے ہیں۔

مالیاتی منصوبہ بندی، بچت، سرمایہ کاری، انشورنس، پنشن، قرض لینا، ٹیکس کی بچت، پونزی اسکیموں کے خلاف احتیاط، شکایات کا ازالہ وغیرہ۔

اس کے علاوہ، SEBI سیکٹر کے لیے مخصوص مالیاتی تعلیم بھی فراہم کرتا ہے جیسے، سرمایہ کار بیداری پروگرام، علاقائی سیمینار اور اجناس سے متعلق آگاہی پروگرام۔

انشورنس ریگولیٹری اینڈ ڈیولپمنٹ اتھارٹی آف انڈیا:(IRDAI)

ذیل میں IRDAI کے کچھ اہم اقدامات ہیں:

سیمینار، بیداری کے اقدامات، میٹرو ریل پروموشنز اور کوئز۔

بینگ کارنر، چھ گیمز پر مشتمل انٹرایکٹو فیچر، پالیسی ہولڈرز کی ویب سائٹ پر جاری کیا گیا۔ مزید برآں، ویب سائٹ کا ہندی ورژن اپنی رسائی کو بڑھانے کے لیے قائم کیا گیا تھا۔

دھوکہ دہی کی کالوں اور پیشکشوں کے بارے میں عام لوگوں کو خبردار کرنے کے لیے ایک پرنٹ مہم قائم کی گئی۔ 12 مقامی زبانوں میں انشورنس مزاحیہ ناولوں کی ریلیز ہوئی ہے۔

بیمہ سے متعلق مختلف کتابیں، جیسے طلباء کے لیے بیمہ میں روزگار کے مواقع، فصلوں کی بیمہ، اور صحیح خریداری، شائع کی گئیں۔

مختلف قسم کے بیمہ کی افادیت اور فوائد کو فروغ دینے کے لیے ٹیلی ویژن کے اشتہارات اور ریڈیو کے جِنگلز کا استعمال کرتے ہوئے دھوکہ دہی کرنے والے کال کرنے والوں کے خلاف پان انڈیا مہم کے لیے پانچ علاقائی زبانیں استعمال کی جائیں گی۔

پنشن فنڈ ریگولیٹری اینڈ ڈیولپمنٹ اتھارٹی:(PFRDA)

2018 میں PFRDA نے" پینشن سانچے "کے نام سے ایک خصوصی ویب سائٹ تیار کی۔ اس ویب سائٹ کا مقصد ریٹائرمنٹ پلاننگ کے تناظر میں مالیاتی خواندگی کی ضرورت کو پورا کرنا ہے۔ ویب سائٹ کی معلومات کو **چار** اہم ترین مالیاتی فیصلہ سازی کے خیالات کو ذہن میں رکھ کر بنایا گیا تھا: شرح سود، سود میں اضافہ، افراط زر، اور خطرے کی تنوع کا علم۔ ویب سائٹ میں ایک الگ بلاگ سیکشن موجود ہے جہاں مالیاتی شعبوں کے ماہرین اور اتھارٹی کے عہدیداروں کی تحریر کردہ پوسٹس دستیاب ہیں۔ یہ بلاگز فنانس، بینکنگ، اور سرمایہ کاری کی بنیادی باتوں پر بصیرت انگیز تبصرہ کرتے ہیں۔ مذکورہ بالا کے علاوہ، PFRDA سالانہ خواندگی پروگرام کو NPS ٹرسٹ اور Annuity Service Providers کے ساتھ مربوط کرتا ہے تاکہ سبسکرائبرز کو ان کے لیے قابل رسائی مختلف سالانہ کے بارے میں آگاہ کیا جا سکے۔

مالی خواندگی کے مراکز کا تعارف:

مالی خواندگی کے مراکز (FLCs) کو جون 2012 میں ترمیم شدہ قواعد موصول ہوئے۔ اس کے نتیجے میں، FLCs اور شیڈولڈ کمرشل بینکوں کی تمام دیہی شاخوں کو کم از کم ایک بار بیرونی مالی خواندگی کیمپوں کا انعقاد کر کے مالی خواندگی کی کوششوں میں اضافہ کرنے کی سفارش کی گئی۔ ایک ماہ، دو ضروری چیزیں فراہم کر کے مالیاتی شمولیت کو آسان بنانے کے لیے: 'مالی خواندگی' اور 'آسان مالیاتی رسائی۔' مارچ 2013 کے آخر تک، 718 ایف ایل سی قائم کیے گئے تھے اور دسمبر 2020 کے آخر میں ان کی تعداد بڑھ کر 1,478 ہو گئی۔

آر بی آئی کی طرف سے تمام شیڈولڈ کمرشل بینکوں (بشمول آر آر بی)، مالیاتی خواندگی کے مرکز اور دیہی شاخوں کو ایک رہنما خطوط میں دو قسم کے کیمپ منعقد کرنے کی ہدایت کی گئی تھی: نئے مالیاتی نظام میں شامل ہونے والے لوگوں کے لیے خصوصی کیمپ (ایک سال کے لیے ہر ماہ 1 کیمپ) اور ہدف گروپ کے مخصوص کیمپ (پانچ ہدف گروپوں میں سے ہر ایک کے لیے 1 کیمپ): کسان، چھوٹے کاروباری، اسکول بچے، بزرگ، اور SHGs ۔

جنوری 2017 میں، مالیاتی نظام میں نئے متعارف ہونے والوں کے لیے خصوصی کیمپوں کے انعقاد کا ایک سال کا ٹائم فریم ختم ہو گیا۔ 2019-20 (اپریل-مارچ) میں 1,48,444 مالیاتی خواندگی کے واقعات ہوئے، FLCs نے اپریل سے دسمبر 2020 کے دوران مالیاتی خواندگی کی کل 45,588 سرگرمیاں انجام دیں۔

جدول: ہندوستان میں مالی خواندگی سنٹرس کے اعداد و شمار

	2012-13	2013-14	2014-15	2015-16	2016-17	2017-18	2018-19	2019-20	April-December 2020
No. of operational FLCs	718	942	1181	1384	1376	1395	1483	1467	1478
No. of FL Activities conducted	40838	56985	84089	87710	96315	129280	145427	148444	45588

Source: Reserve Bank of India, Annual Reports (various issues)

بچوں میں مالی خواندگی کو فروغ دینے کے علاوہ، NSFE کے سٹریٹیجک مقاصد میں سے ایک: 2020-2025 اسکول جانے والے بچوں کے لیے مالی خواندگی کا نصاب فراہم کرنا ہے۔ تیرہ ریاستی تعلیمی بورڈز نے اب تک اپنے تعلیمی نصاب میں مالیاتی تعلیمی ماڈیولز کو شامل کیا ہے۔ NCFE گریڈ چھ سے دس کے نصاب میں مالی تعلیم کو شامل کرنے پر NCERT کے ساتھ بات چیت کر رہا ہے۔ این سی ای آر ٹی مالی خواندگی پر ای۔ لرننگ مواد بھی تیار کر رہا ہے، جس میں این سی ایف ای کئی اسٹیک ہولڈرز (ریزرو بینک آف انڈیا، 2021) کے آدانوں کی بنیاد پر مواد کی ترقی میں مدد کر رہا ہے۔

عوامی مقامات پر بڑے اجتماعات پر لگائی گئی رکاوٹوں میں ملک بھر میں جسمانی مالیاتی تعلیم کے پروگراموں کا کمزور عمل درآمد ہے انٹرنیٹ موڈ نے مالی بیداری کے پیغامات پھیلانے کے لیے مقامی کیبل ٹیلی ویژن اور کمیونٹی ریڈیو کا بھی فائدہ اٹھایا۔

مالی خواندگی کا ہفتہ

"مالی خواندگی کا ہفتہ (FLW) "ریزروبینک کی طرف سے ایک کوشش ہے کہ ہر سال ایک ہدفی مہم کے ذریعے ضروری موضوعات پر کمیونٹی کے عوام/مختلف طبقات میں بیداری پیدا کی جائے۔ ہر سال کے ایک ہفتہ کو 2017 میں شروع ہونے والے "مالی خواندگی ہفتہ" کے طور پر نامزد کیا جائے گا، ریزرو بینک کی جانب سے مالی شمولیت سے متعلق متعدد اہم مسائل پر عوامی بیداری پیدا کرنے کی کوشش میں۔

5-9 جون 2017 کے ہفتہ کو ملک بھر میں مالی خواندگی ہفتہ کے طور پر نامزد کیا گیا تھا۔ Know Your Customer (KYC)، کریڈٹ ڈسپلن کا استعمال، شکایات کا ازالہ، اور گو ئنگ ڈیجیٹل پر خواندگی ہفتہ کا مرکز تھا۔ ہفتے کے دوران، بینکوں کو ہدایت کی گئی تھی کہ وہ برانچ کے مقامات کے اندر چار مشترکہ تھیمز پر پوسٹر دکھائیں، ساتھ ہی ساتھ ملک بھر میں اپنی الگ الگ ویب سائٹس اور اے ٹی ایم ڈسپلے کے ہوم پیجز پر ہر روز ایک پیغام۔

4-8 جون 2018 کے ہفتے کے دوران، "صارفین کا تحفظ" کے عنوان سے مالی خواندگی کا ہفتہ منایا گیا۔ ہفتے کا فوکس صارفین کے تحفظ کے چار پیغامات پر تھا: "غیر مجاز الیکٹرانک بینکنگ ٹرانزیکشنز کے لیے اپنی ذمہ داری کو جانیں،" "بینکنگ محتسب،" "ایک محفوظ ڈیجیٹل بینکنگ کے تجربے کے لیے اچھے طریقے،" اور "رسک بمقابلہ واپسی"۔ ہفتے کے دوران ہونے والی سرگرمیوں میں برانچ کے مقامات، اے ٹی ایمز، اور بینک کے ویب پیجز پر مالی خواندگی کے مواد کی نمائش کے ساتھ ساتھ FLCs کی جانب سے مالی خواندگی کیمپوں کا انعقاد شامل تھا۔

7-3 جون، 2019 کے ہفتے کے دوران، 'کسانوں' کے موضوع پر مالی خواندگی کا ہفتہ منایا گیا اور وہ رسمی بینکنگ سسٹم میں حصہ لینے سے کیسے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ ذمہ دار قرضے لینے اور زرعی مالیات سے متعلق پوسٹرز، پمفلٹ اور آڈیو ویژول بنائے گئے تھے تاکہ کسان برادری کو مالی طور پر خواندہ ہونے کی اہمیت سے آگاہ کیا جا سکے۔

یہ تجویز کیا گیا تھا کہ بینک اپنی دیہی بینک شاخوں، FLCs، ATMs اور انٹرنیٹ سائٹس پر پوسٹر اور معلومات دکھائیں۔ اس کے علاوہ، جون 2019 کے پورے مہینے میں، ریزرو بینک نے کسانوں تک اہم مالی بیداری کے پیغامات پہنچانے کے لیے دوردرشن اور آل انڈیا ریڈیو پر ایک مرکزی میڈیا مہم چلائی۔

مالی سال 20-2019 کے دوران، 10-14 فروری 2020 کو FLW کا مشاہدہ کیا گیا، جس میں MSMEs پر توجہ دی گئی۔ MSME سیکٹر کے بارے میں بیداری پیدا کرنے اور مالی خواندگی کے پیغامات کو تقسیم کرنے کے لیے پوسٹرز/لیفلیٹس اور آڈیو ویژول کی شکل میں فارمیٹ میں معلومات کو فارمیٹ، بغیر ضمانتی کریڈٹ، وصولیوں میں رعایت، دباؤ والے یونٹوں کی بحالی، اور فوری ادائیگی کے لیے تیار کیا گیا تھا۔

حالیہ دنوں میں، FLW کا مشاہدہ 8-12 فروری 2021 کے ہفتے کے دوران کیا گیا، جس کا موضوع تھا "کریڈٹ ڈسپلن اور کریڈٹ فرام فارمل انسٹی ٹیوشنز"، جس میں اخلاقی قرضے لینے، رسمی اداروں سے قرض لینے، اور فوری ادائیگیوں پر زور دیا گیا تھا۔

اس ہفتے کے دوران، بینکوں کو ہدایت کی گئی تھی کہ وہ بیداری بڑھانے کے لیے اپنے کلائنٹس اور وسیع تر عوام تک معلومات پھیلا دیں۔ اس کے علاوہ، ریزروبینک نے فروری 2021 کے دوران ایک مرکزی میڈیا مہم بھی چلائی تھی تاکہ اس موضوع پر اہم مالی بیداری کے پیغامات عام لوگوں تک پہنچائیں۔

باب پنجم

مالیاتی شمولیت انڈکس: نتائج اور تجزیہ

مالیاتی اخراج نہ صرف ابھرتی ہوئی اور کم آمدنی والی معیشتوں کے لیے، بلکہ بہت سے ترقی یافتہ اور زیادہ آمدنی والے ممالک کے لیے بھی ایک اہم تشویش ہے، کیونکہ ان ممالک میں کم آمدنی والے افراد کا ایک بڑا حصہ رسمی مالیاتی نظام تک رسائی سے محروم ہے۔ ایک جامع مالیاتی نظام کی اہمیت کو بڑے پیمانے پر تسلیم کیا جاتا ہے، اور مالی شمولیت کو کئی ممالک میں پالیسی کی ترجیح کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ دنیا بھر میں مالی شمولیت کی مختلف پالیسیوں میں قانون سازی کے اقدامات میں شامل ہیں (مثال کے طور پر، "ریاست متحدہ میں 1997 کا کمیونٹی ری انویسٹمنٹ ایکٹ، فرانس میں Loi du 29 Juillet 1998 contre exclusion، اور 2005 کی 'Financial Inclusion Task Force'۔ یونائیٹڈ کنگڈم)"، بینکنگ سیکٹر کے اقدامات (مثال کے طور پر، جرمنی میں 'ہر آدمی' اکاؤنٹ، جنوبی افریقہ میں 'مزانسی' اکاؤنٹ، اور ہندوستان میں بی ایس بی ڈی اکاؤنٹ 'نو فریلز اکاؤنٹ')، اور متبادل مالیاتی ادارے کا تعارف (مثال کے طور پر، مائیکرو فنانس ادارے، سیلف ہیلپ گروپس اور موبائل فون مالیاتی خدمات")وغیرہ۔ الائنس فار فنانشل انکلوژن (AFI)، ترقی پذیر اور ابھرتی ہوئی معیشتوں کے مالیاتی ریگولیٹرز کا ایک عالمی نیٹ ورک، 2008 میں قائم کیا گیا تھا تاکہ ملک کے مخصوص مالیاتی شمولیت کے پروگراموں کے تجربات سے ہم مرتبہ سیکھنے کی سہولت فراہم کی جاسکے۔

عالمی سطح پر، مالی شمولیت کے ایجنڈے کو 2011 میں نمایاں فروغ حاصل ہوا، جب AFI کے اراکین نے میکسیکو کے رویرامایا میں گلوبل پالیسی فورم میں مالی شمولیت کے لیے واضح اور قابل مقدار اہداف کی نقاب کشائی کی جس کے لیے انہوں نے عوامی وعدے کیے، جسے مایا اعلامیہ (Maya Declaration) کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اہداف کا یہ مجموعہ اے ایف آئی کے اراکین کی عوامی اجتماعی وابستگیوں کے لیے ایک ادارہ جاتی فریم ورک فراہم کرتا ہے جس میں ہمہ جہت مالیاتی نظام کی تعمیر کی طرف کام کیا جاسکے۔ اس طرح، عالمی سطح پر مالی شمولیت کو فروغ دینے کے لیے بہت کچھ کیا گیا ہے اور مزید مختلف معیشتوں کی طرف سے خصوصی طور پر مالی شمولیت میں بین الاقوامی فروغ کے لیے اپنی ذاتی سہولت کی بنیاد پر مختلف اقدامات کیے جاتے ہیں۔

مالی شمولیت کے عمل کو سمجھنے کے لیے پہلے سے اوپر سے نیچے تک پیائش کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ باب خصوصی طور پر موجودہ تحقیق کے ایک مقصد سے متعلق ہے یعنی جموں و کشمیر میں مالی شمولیت (خارج) کی حد کا جائزہ لینا۔ (CRISIL Inclusix, 2018) کی رپورٹ میں جموں و کشمیر کا صرف ایک ضلع، یعنی 'جموں' 81 ویں نمبر پر مالیاتی شمولیت میں سرفہرست سو اضلاع میں ہے۔ مالی شمولیت پر بہت کم مطالعات ہیں جن میں جموں و کشمیر کا احاطہ کیا گیا ہے۔ کچھ محققین نے جموں و کشمیر میں مالی شمولیت کی حد کو جاننے کے لیے مطالعہ کیا، لیکن یہ مجموعی طور پر ریاست تک محدود ہیں اور ریاست میں علاقائی تفاوت کا احاطہ نہیں کرتے۔ اس تحقیقی خلا کی روشنی میں اس خلا کو پر کرنے کے لیے یہ مطالعہ کیا گیا ہے۔ سیاسی طور پر، جموں و کشمیر کو 3 اہم خطوں میں تقسیم کیا گیا ہے، یعنی 'خطہ جموں'، 'خطہ کشمیر'، اور 'لداخ'۔ سابقہ دو خطے جن میں ہر

ایک 10 اضلاع پر مشتمل ہے جبکہ مؤخر الذکر صرف 2 اضلاع پر مشتمل ہے۔ جدول 1 جموں و کشمیر کے اضلاع کی خطہ وار تقسیم کو واضح کرتا ہے۔

ریاست جموں و کشمیر کی تقسیم

Jammu Region	**Kashmir Region**	**Ladakh Region**
Doda	Anantnag	Kargil
Jammu	Badgam	Leh
Kathua	Bandipora	
Kishtwar	Baramulla	
Poonch	Ganderbal	
Rajouri	Kulgam	
Ramban	Kupwara	
Reasi	Pulwama	
Samba	Shopian	
Udhampur	Srinagar	

مالی شمولیت کی پیمائش کیسے کی جائے۔

اب جو سوال پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ ہم مالی شمولیت کی پیمائش کس طرح کریں گے۔ چونکہ مالی شمولیت ایک کثیر جہتی رجحان ہے، اس لیے اس کا جائزہ لینے کی کوئی بھی کوشش لازمی طور پر نامکمل ہوگی اگر اس میں اس رجحان کی اہم جہتوں کو خارج کر دیا جائے۔ اس کے علاوہ، مالی شمولیت کے بہت سے مختلف میٹرکس کے اعداد و شمار سنگین سوالات کو جنم دیتے ہیں۔ جب غریبوں کے لیے مالیاتی خدمات کے قیام کی بات آتی ہے، خواہ وہ

رسمی یا غیر رسمی بازاروں میں ہوں، ڈیٹا ڈھانچے کا ہونا بالکل ضروری ہے۔ مالی شمولیت کی درست پیمائش کے لیے ایک ضروری شرط کافی تعداد میں مناسب اشارے کی موجودگی ہے (ستیاسائی اور کمار، 2020)۔ یہ اشارے (indicators) اس بات کی ضمانت دیتے ہیں کہ مالی شمولیت کا مقصد پالیسیاں مناسب طریقے سے لاگو، نگرانی، اور ضرورت کے مطابق ایڈجسٹ کی جاتی ہیں۔ مزید برآں، وہ اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ مالی شمولیت کا مناسب جائزہ لیا جائے۔

مالی شمولیت کی پیمائش میں پیش رفت مسائل

مالی شمولیت کی تعریف کا طریقہ مالی شمولیت کی پیمائش کے تعین کے لیے اہم ہے۔ اسکالرز نے بحث و مباحثہ کیا ہے کہ مالی شمولیت کے لیے پیمانہ کیسے بنایا جائے۔ (ہونوہان، 2008) نے صرف بالغ آبادی کے تناسب کا حساب لگا کر مالی شمولیت کا اندازہ لگانے کی کوشش کی جنہیں اپنے معیشت میں رسمی مالیاتی خدمات (یعنی بینک اکاؤنٹ رکھنے والا) تک رسائی حاصل ہے۔ تاہم، ایسا انڈیکس مالیاتی نظام کے صرف ایک حصے پر غور کرتا ہے، یعنی بینکنگ کی رسائی، اور نظام کی دیگر اہم جہتوں، جیسے مالیاتی خدمات کی دستیابی، معیار اور استعمال کو نظر انداز کرتا ہے۔ صرف اس لیے کہ آپ کے پاس بینک اکاؤنٹ ہے اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آپ اسے صحیح طریقے سے استعمال کر رہے ہیں۔ تاہم، ایسا انڈیکس مالیاتی نظام کے صرف ایک حصے پر غور کرتا ہے، یعنی بینکنگ کی رسائی، اور نظام کی دیگر اہم جہتوں، جیسے مالیاتی خدمات کی دستیابی، معیار اور استعمال کو نظر انداز کرتا ہے۔ صرف اس لیے کہ آپ کے پاس بینک اکاؤنٹ ہے اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آپ اسے صحیح طریقے سے استعمال کر رہے ہیں۔ جن لوگوں کے پاس بینک اکاؤنٹس ہیں وہ مختلف وجوہات کی بناء پر انہیں اتنی

کثرت سے استعمال نہیں کر سکتے ہیں، بشمول قریبی بینک دفاتر کی تکلیف دہ جگہ اور دیگر رکاوٹیں، جسمانی اور نفسیاتی طور پر دیگر مشکلات شامل ہیں (Diniz, et al. 2012)۔ مالی شمولیت کا ایک اہم جزو دستیاب مالیاتی خدمات کا مناسب استعمال بھی ہے۔

2004 میں شائع ہونے والے اپنے مطالعے میں، (کیمپسن) نے "کم بینکڈ"(under banked) یا "معمولی طور پر بینک"(marginally banked) کی اصطلاح کی تعریف ایسے افراد کے لیے کی ہے جن کے بینک اکاؤنٹس ہیں لیکن ایسے اکاؤنٹس میں فنڈز کا خاطر خواہ استعمال نہیں کرتے۔ (Seidman, et al. 2005) نے دریافت کیا کہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے تین بڑے شہروں میں کم آمدنی والے گھرانوں کے ایک بڑے سروے میں جن بینکوں کی آبادی کا سروے کیا گیا تھا ان کا تقریباً دو تہائی حصہ دراصل 'کم بینکڈ' یا 'معمولی طور پر بینکڈ' تھا۔ 'یہ اس حقیقت کی وجہ سے تھا کہ یہ گھرانے رسمی بینک اکاؤنٹس رکھنے کے باوجود غیر رسمی غیر بینک خدمات کا استعمال کر رہے تھے۔ یہ مالی شمولیت کے ایک اضافی پہلو کے طور پر "استعمال" کے جز کو نمایاں کرتا ہے۔ مالی شمولیت کی کوئی بھی پیمائش جو پیمائش کو انجام دینے کے لیے ایک جہت (single dimension) تک مرکوز یا محدود ہو، وہ مالی شمولیت کے خیال کی کثیر جہتی نوعیت کو نظر انداز کرتی ہے (سرما، 2016)۔ ان تمام مسائل کو مد نظر رکھتے ہوئے مالی شمولیت کی پیمائش کے لیے ایک انڈکس شامل کرنا ضروری ہو جاتا ہے جو تمام جہتوں کو ایک فریم میں رکھتا ہے۔

مالی شمولیت کی حالت کی درست تصویر حاصل کرنے کے لیے، پالیسی سازوں نے مالیاتی شعبے کی رسائی کے وسیع پیمانے پر اشارے (indicators) پر انحصار کیا ہے۔ مالیاتی شمولیت کو کمپیوٹنگ کے لیے جو اشارے

اکثر استعمال کیے جاتے ہیں وہ، بینک کھاتوں کی تعداد، بینک شاخوں کی تعداد، خود کار ٹیلر مشینوں (اے ٹی ایم) کی تعداد، بینک کریڈٹ کی رقم، اور بینک ڈپازٹس کا حجم ہیں۔ (Beck et al. 2007) مطالعہ میں بینکنگ سیکٹر کی رسائی کے دیگر جن میٹرکس کا استعمال کیا گیا ہے وہ جغرافیائی شاخوں کی رسائی، فی کس قرض اور جمع اکاؤنٹس، قرض کی آمدنی اور جمع آمدنی کا تناسب وغیرہ ہیں۔ گلوبل فائنڈیکس ڈیٹا بیس (Demirgüç-Kunt & Klapper, 2012)، جو کہ ورلڈ بینک کا ایک پروجیکٹ ہے، مائیکرو (انفرادی) نقطہ نظر سے مالی شمولیت کے کچھ دلچسپ اشارے پیش کرتا ہے۔ یہ اشارے بہت سے مختلف ممالک میں لوگوں کے بنیادی سروے پر مبنی ہیں۔

یہ اشارے، مائیکرو لیول اور میکرو لیول دونوں پر، مالیاتی نظام کی جامعیت کے مختلف جہتوں کے بارے میں دلچسپ اور اہم معلومات صرف اسی صورت میں فراہم کرتے ہیں جب ایک ساتھ شامل کیا جائے۔ دوسری طرف، جب انفرادی طور پر لیا جائے، تو وہ صرف وہ معلومات پیش کر سکتے ہیں جو مالیاتی نظام کی شمولیت کے حوالے سے ناکافی ہوں۔ جب تمام اشاریوں کو ایک انڈکس میں ملایا جاتا ہے، تو مالی شمولیت کے متعدد پہلوؤں سے متعلق معلومات کو پیمانہ میں شامل کیا جا سکتا ہے، جس کے نتیجے میں مزید مکمل تصویر سامنے آئے ۔ادب نے Single indicator پر مبنی نقطہ نظر کے بجائے مالی شمولیت کی پیمائش کرنے کے لیے انڈکس پر مبنی نقطہ نظر کے استعمال کے فوائد کو پوری طرح تسلیم کیا ہے، اور (Sarma-2008,2012,2015) (Pais & Sarma, 2011) (Chakravarty & Sarma) کی متعدد کوششیں پال، 2013)، 2013، Piñeyro) (Cámara & 2013، Tuesta) (Amidžić et al.، 2014) مالیاتی شمولیت کے لیے کثیر جہتی اشاریہ

وضع کرنے کے لیے بنائے ہیں۔ ان زیر بحث مالی شمولیت کی پیمائش کرنے کے لیے ایک انڈکس تیار کرنے کے ہر نقطہ نظر کے اپنے فوائد اور حدود ہیں۔ بہر حال، مالیاتی شمولیت کا انڈکس (IFI) پالیسی کے نقطہ نظر سے مالی شمولیت کے ایک قابل اعتماد اور اقدام کے طور پر کام کرتا ہے۔ مطلوبہ ریاضیاتی معیارات کو پورا کرنے کے علاوہ جیسا کہ پہلے سرما 2015 میں بیان کیا گیا، IFI مضبوطی کی کمی کا شکار نہیں ہے، اور نہ ہی یہ اوسط کے 'کامل متبادل' کی مشکل سے دوچار ہے۔ اس کی روشنی میں، اس تحقیق کے اہداف میں سے ایک یہ کہ سال 2011، 2016 اور 2021 کے لیے جموں وکشمیر کے ہر ایک اضلاع کے لیے آئی ایف آئی کی تکمیل کی کوشش کی جائے۔

ایک مکمل، متعلقہ، اور ریاضی کے لحاظ سے مضبوط IFI کی خصوصیات جو ایک جامع مالیاتی نظام کے قابل پیمائش عناصر کو گھیرے ہوئے ہیں (سرما، 2015) میں بیان کی گئی ہیں۔ اسے پڑھنا آسان اور معیشتوں اور وقت کے درمیان موازنہ کے لیے مددگار بنانے کے لیے، ہمیں اس بات کی ضمانت دینی چاہیے کہ اس میں درج ذیل مطلوبہ خصوصیات ہیں:

1 . یونٹ فری پیمانہ IFI : کو ایک یونٹ فری پیمانہ ہونا چاہیے تاکہ ہم ممالک اور وقت کے ساتھ ساتھ اقدار کا موازنہ کر سکیں۔

2 . باؤنڈڈنس IFI : کو ایک پابند فنکشن ہونے کی ضرورت ہے تاکہ اس کی قدروں کی غیر واضح انداز میں تشریح کی جاسکے۔ دوسرے لفظوں میں، اسے نیچے کسی ایسے نمبر کے ذریعے محدود کیا جانا چاہیے جو اس نظام کی مثال دے جو کم سے کم شامل ہو، اور اسے اوپر ایک ایسے نمبر کے ذریعے محدود کیا جانا چاہیے جو اس نظام کی

مثال دیتا ہے جو سب سے زیادہ جامع ہے۔ مثال کے طور پر، 0 اور 1، بالترتیب، نچلی اور اوپری حدود کے طور پر کام کر سکتے ہیں کیونکہ وہ آسان اور سمجھنے میں آسان ہیں۔

3.Monotonicity :.-IFI کو اس کے طول و عرض کا بڑھتا ہوا فنکشن ہونا چاہیے۔ دوسرے متغیر کو مستقل رکھتے ہوئے، کسی بھی جہت میں مزید کامیابیوں کو IFI کی اعلیٰ اقدار کو جنم دینا چاہیے۔

4. ہم آہنگی: اگر IFI میں ہر جہت کی قدروں کو مستقل رقم سے تبدیل کیا جاتا ہے، تو IFI کی مجموعی قدر تبدیلی سے متاثر نہیں ہونی چاہیے۔ انڈیکس کی فعالیت کے اس پہلو کو اسکیل انویرینس پراپرٹی بھی کہا جاتا ہے۔ ریاضی کے لحاظ سے بات کرنے کے لیے، IFI کو ڈگری صفر کا یکساں فعل ہونا چاہیے۔

انڈیکس آف فنانشل انکلوژن (آئی ایف آئی) جو مندراسرما کے ذریعہ ڈیزائن کیا گیا ہے ان تمام خصوصیات کو اچھی طرح سے ایڈجسٹ کیا گیا ہے اور اسے 'فاصلے پر مبنی' تکنیک کا استعمال کرتے ہوئے بنایا گیا ہے۔ IFI کا شمار بہترین اور بدترین ممکنہ نتائج کے درمیان فاصلے کی اوسط سے کیا جاتا ہے (Sarma., 2015)۔ نتیجے کے طور پر، ایک اعلیٰ IFI سکور اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ ہم مثالی کے کافی قریب ہیں۔ اور بدترین صورتحال سے ایک طویل راستہ دور ہیں۔ نتیجتاً اس کا پیغام واضح اور قابل فہم ہے۔ ہم اگلے سب سیکشن میں IFI کا تصور بیان کریں گے۔

مالی شمولیت انڈکس

مالیاتی شمولیت کے انڈکس کے لیے اس تحقیق میں جو تکنیک استعمال کی گئی ہے اس پر (سرما، 2008، 2010، 2012اور 2016) نے گہرائی سے بحث کی ہے۔ طریقہ کار بعد کے مراحل پر مشتمل ہے:

- مالی شمولیت کے طول و عرض کی شناخت
- طول و عرض کے اشاریہ جات کا حساب کتاب جو کہ جب اکٹھا کیا جائے تو تحقیق میں شامل جموں وکشمیر کے ہر ضلع کے لیے کامیابی کا نقطہ بنتا ہے۔
- حوالہ جات کی شناخت کرنا- مثالی پوزیشن اور بدترین نقطہ اس انڈکس کا تیسرا مرحلہ ہے۔
- مالیاتی شمولیت کا اشاریہ ضلع کے حصولی مقام اور مثالی کے درمیان الٹا فاصلے کے ساتھ ساتھ بدترین نقطہ سے اس کے فاصلے کی اوسط سے شمار کیا جاتا ہے۔

مالی شمولیت کے ابعاد

اس مطالعے میں بتائے گئے IFI تخمینوں میں، ہم ایک جامع مالیاتی نظام کی تین بنیادی جہتوں کا تجزیہ کرتے ہیں: بینکنگ کی رسائی (BP)، بینکنگ خدمات کی دستیابی (BS)، اور مالیاتی خدمات کا استعمال (BU)۔ یہ جہتیں جموں اور کشمیر کے تمام اضلاع کے لیے متعلقہ اور مستقل اعداد و شمار کی دستیابی سے نمایاں طور پر متاثر ہوتی ہیں تاکہ تقابلی IFI کی گنتی کی جا سکے۔ اگلا حصہ جموں وکشمیر کے تمام اضلاع کے لیے ڈائمینشن انڈیکس اور ضلع وار ڈائمینشن انڈیکس کی گنتی پر بحث کرتا ہے۔

اشاریہ جات کی پیمائش

طول و عرض کے تعین کے بعد، مالیاتی شمولیت کے اشاریہ (IFI) کا حساب لگانے کا پہلا مرحلہ یہ ہے کہ مالی شمولیت کے مختلف جہتوں کے سلسلے میں ہر ضلع کی کامیابی کی سطح کا تعین کرنے کے لیے ایک طول و عرض کا اشاریہ استعمال کیا جائے۔ یہ طول و عرض کے تعین کے بعد کیا جائے گا۔ مالی شمولیت کی ith جہت کو ڈائمینشن انڈیکس d_i سے ماپا جاتا ہے، جس کا تعین فارمولہ (1) کا استعمال کرتے ہوئے کیا جاتا ہے، اور یہ بتاتا ہے کہ ایک ضلع ith ڈائمینشن کو حاصل کرنے میں کتنا موثر رہا ہے۔

$$d_i = w_i \frac{A_i - m_i}{M_i - m_i} \qquad (1)$$

جہاں، w_i تفویض کردہ وزن کو ظاہر کرتا ہے۔

A_i کسی بھی جہت i کی اصل قدر کو ظاہر کرتا ہے۔

M_i کسی بھی جہت i کی قدر کی اوپری حد کو ظاہر کرتا ہے، جو کچھ پہلے سے متعین اصول کے ذریعے طے ہوتا ہے۔

m_i کسی بھی ڈائمینشن i کی قدر کی نچلی حد کو ظاہر کرتا ہے، جو کچھ پہلے سے متعین اصول کے ذریعے طے کی گئی ہے۔

طول و عرض کے اشاریہ جات کے لیے w_i, M_i and m_i کے انتخاب:

ایک جامع نظام کے لیے، یہاں زیر بحث تینوں جہتیں یکساں طور پر اہم ہیں اور انہیں برابر وزن دیا جانا چاہیے۔ تاہم، اہم متغیرات پر قابل اعتماد ڈیٹا کی کمی کی وجہ سے جو دستیابی اور استعمال کے طول و عرض کو مکمل طور پر بیان کرتے ہیں، ہم نے موجودہ انڈیکس میں ان جہتوں کو کم وزن دیا ہے۔ بینکنگ خدمات کے حوالے سے، یہ بتانا ضروری ہے کہ بہت سی قومیں آن لائن بینکنگ کی طرف مائل ہو چکی ہیں، جس کی وجہ سے بینک کی فزیکل برانچوں کی مطابقت کم ہو گئی ہے۔ ٹیلی فون بینکنگ کئی ممالک میں بھی دستیاب ہے اور خاص طور پر سب صحارا کے علاقے میں مالیاتی خدمات تک رسائی میں اہم کردار ادا کرتی ہے (Jukan & Softić، 2016)۔ نتیجے کے طور پر، مکمل طور پر فزیکل آؤٹ لیٹس (جیسے بینک برانچز، موبائل منی آؤٹ لیٹس، اور اے ٹی ایم) کے ڈیٹا پر انحصار کرنا بینکنگ سروس کی دستیابی کی ناکافی تصویر فراہم کر سکتا ہے۔ اسی طرح، کریڈٹ، ڈپازٹ، اور موبائل منی لین دین کے حجم کے اعداد و شمار صرف مالیاتی نظام کے استعمال کی ایک محدود تصویر فراہم کر سکتے ہیں کیونکہ دیگر بینکنگ خدمات جیسے ادائیگی، منتقلی، اور ترسیلات شامل نہیں ہیں۔ اس طرح کے اعداد و شمار کے بغیر ان جہتوں کی مکمل شناخت ناممکن ہے۔ ہم نے موجودہ انڈیکس کو درج ذیل وزن دیا ہے: 1 بینکنگ کی رسائی کے لیے، 0.5 دستیابی کے لیے، اور 0.5 استعمال کے لیے۔ یہ وزن بے ترتیب ظاہر ہو سکتے ہیں، لیکن یہ اس مفروضے پر مبنی ہیں کہ ہمارے پاس اس وقت دستیابی اور استعمال کے جہت کا 50 فیصد حاصل کرنے کے لیے کافی ڈیٹا ہے۔ جب تمام جہتوں پر مناسب ڈیٹا فراہم کیا جاتا ہے، تو وزن اس کے مطابق ایڈجسٹ کیا جا سکتا ہے۔

طول و عرض کے اشاریہ جات کی گنتی میں ہر جہت کے لیے M_i (اوپر کی حد) اور m_i (نچلی حد) کی قدر کی ترجیحی ترتیب بھی شامل ہوتی ہے۔ یہ اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کیا جاتا ہے کہ طول و عرض کے اشاریہ

جات کو معمول کے مطابق کیا گیا ہے اور ایسی قدریں ہیں جو 0 اور w_i کے درمیان کہیں آتی ہیں۔ اگرچہ اوپر دی گئی تمام جہتوں کے لیے نچلی حد کو 0 پر سیٹ کیا جا سکتا ہے، اوپری حد کو طے کرنا زیادہ مشکل ہے، کیونکہ نظریاتی طور پر کسی مالیاتی کے لیے 'زیادہ سے زیادہ' یا یہاں تک کہ 'زیادہ سے زیادہ' ڈگری تک پہنچنا ممکن نہیں ہے۔ شمولیت کا طول و عرض تجزیاتی طور پر، اور ایک واضح اور معروضی طریقہ کار کو استعمال کرتے ہوئے، تجرباتی طور پر مشاہدہ کی گئی زیادہ سے زیادہ قدر کو اس کی بالائی حد کے طور پر شمار کیا جا سکتا ہے۔

- ## بینکنگ کی رسائی (جہت 1)

مالی شمولیت ایسی ہونی چاہیے جس میں زیادہ سے زیادہ صارفین شامل ہو سکیں۔ اس طرح، ایک جامع مالیاتی نظام کو اپنے صارفین میں وسیع پیمانے پر رسائی حاصل ہو۔ بینک شدہ آبادی کا حجم، یعنی بینک اکاؤنٹ والی آبادی کا فیصد، بینکاری نظام کی رسائی کا ایک پیمانہ ہے۔ نتیجتاً، اگر معیشت میں ہر فرد کے پاس بینک اکاؤنٹ ہے، تو اس جہت کی قدر 1 ہو گی۔ 'بینک والے' افراد کی تعداد کے بارے میں آسانی سے دستیاب ڈیٹا کی کمی کی وجہ سے، ہم اس طول و عرض کا اشارہ کے لءے ہر 1000 بالغوں کے لیے جمع بینک اکاؤنٹس کی تعداد کو شمار کرتے ہیں۔ ڈپازٹ بینک کھاتوں کے بالغ آبادی کے تناسب اور بینک شدہ آبادی کے تناسب کے درمیان مثبت تعلق کی پیشین گوئی کرنا معقول ہے، جو کہ بالغوں کے لیے بینک کھاتوں کے ڈپازٹ کے تناسب کو بینک والی آبادی کے لیے پراکسی (proxy) کے طور پر استعمال کرنے کا جواز فراہم کرتا ہے۔ تمام آبادیاتی خصوصیات کا ڈیٹا ہندوستان کی مردم شماری (مختلف رپورٹس) سے حاصل کیا گیا ہے اور ضلعی سطح پر تخمینہ شدہ آبادی کا تخمینہ آبادی کے تخمینے کے تناسب کے طریقہ کار سے کیا جاتا ہے۔ اس تحقیق کے لیے جمع

کھاتوں کی تعداد پر غور کرتے ہوئے، ڈیٹا کو ریزرو بینک آف انڈیا کے بنیادی شماریاتی ریٹرن (مختلف اشاعت) سے نکالا گیا ہے جس میں تمام طے شدہ کمرشل بینک شامل ہیں۔اس کے نتیجے میں جموں اور کشمیر کی ریاستی سطح کی بینکرز کمیٹی کے ایجنڈے (مختلف اشاعت) تک بھی اس جہت کے اعداد و شمار تک رسائی حاصل کی گئی ہے۔سال 2011،2016اور 2021 کے لیے جموں و کشمیر کے تمام اضلاع کے لیے دخول کے طول و عرض کا ایک تفصیلی رجحان جدول میں پیش کیا گیا ہے۔

	Districts	Penetration Dimension 2011	Penetration Dimension 2016	Penetration Dimension 2021
1	**Anantnag**	0.332	0.450	0.477
2	**Badgam**	0.293	0.467	0.518
3	**Bandipora**	0.261	0.397	0.480
4	**Baramulla**	0.395	0.515	0.607
5	**Doda**	0.356	0.515	0.567
6	**Ganderbal**	0.357	0.538	0.567
7	**Jammu**	1.000	1.000	1.000
8	**Kargil**	0.538	0.533	0.608
9	**Kathua**	0.547	0.643	0.742
10	**Kishtwar**	0.407	0.569	0.639
11	**Kulgam**	0.307	0.511	0.613
12	**Kupwara**	0.265	0.399	0.503
13	**Leh**	0.842	0.859	0.872
14	**Poonch**	0.371	0.482	0.576
15	**Pulwama**	0.344	0.460	0.538
16	**Rajouri**	0.403	0.552	0.646
17	**Ramban**	0.350	0.479	0.569
18	**Reasi**	0.355	0.563	0.661

19	**Samba**	0.665	0.773	0.923 ا
20	**Shopian**	0.284	0.497	0.567
21	**Srinagar**	0.913	0.698	0.631 ضلا
22	**Udhampur**	0.472	0.568	0.603 ع

Source: Author's Calculation

میں، جموں ضلع سال 2021 کے لیے بینکنگ خدمات کی رسائی کے لحاظ سے سب سے جامع پایا گیا ہے۔ جغرافیائی طور پر، جموں ضلع جموں و کشمیر کا خاص طور پر جموں خطہ کا مرکز ہے۔ جموں سے ملحقہ ضلع جیسے سامبا، کٹھوعہ اور راجوری نے بھی انڈیکس کے اس جہت میں اچھا مقام حاصل کیا ہے۔ کشمیر کے علاقے میں، سری نگر ضلع دخول کے طول و عرض میں سرفہرست ہے اور اس کے بعد کولگام ہے۔ لداخ کے علاقے میں، لیہہ ضلع دخول کے طول و عرض میں ریاست میں مجموعی طور پر تیسرے نمبر پر ہے۔ اننت ناگ، بانڈی پورہ اور کپواڑہ انڈیکس کے دخول کے طول و عرض کے لحاظ سے ریاست میں سب سے خراب کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے ضلع ہیں۔ مندرجہ ذیل ذیلی حصوں میں، سال 2011، 2016 اور 2021 کے لیے بینکنگ خدمات کے دیگر جہتوں کی وضاحت کی گئی ہے۔

• بینکنگ خدمات کی دستیابی (جہت 2)۔

ایک جامع مالیاتی نظام کی ایک اور خصوصیت (جہت) بینکنگ خدمات کی دستیابی ہے۔ بینکنگ آؤٹ لیٹس (انتظامی دفاتر، بینک کی شاخیں، اے ٹی ایم وغیرہ) بینکنگ خدمات کی دستیابی کے اشارے ہیں۔ اس طرح، خدمات کی دستیابی کو بینک کی شاخوں اور/یا اے ٹی ایمز کی تعداد فی 1,000 افراد سے ماپا جا سکتا ہے۔ موجودہ انڈیکس میں، مالیاتی خدمات کی دستیابی کا اندازہ لگانے کے لیے صرف بینک شاخوں کی تعداد کا استعمال

کیا گیا ہے کیونکہ اے ٹی ایم کے آؤٹ لیٹس کی تعداد اور دیگر اشارے پر ڈیٹا کی دستیابی کی کمی ہے۔ اس تحقیق میں صرف بینک کی شاخوں اور دفاتر کے آؤٹ لیٹس کی تعداد کا استعمال کیا جا رہا ہے دوسرے متغیر پر ڈیٹا کے طور پر جیسے کہ ضلع وار اے ٹی ایم آؤٹ لیٹس کی تعداد دستیاب نہیں ہے۔ انڈیکس کی دستیابی کے طول و عرض کے نتائج کو مندرجہ ذیل جدول میں دکھایا گیا ہے۔

	Districts	**Availability Dimension 2011**	**Availability Dimension 2016**	**Availability Dimension 2021**
1	**Anantnag**	0.179	0.178	0.137
2	**Badgam**	0.171	0.207	0.150
3	**Bandipora**	0.157	0.156	0.126
4	**Baramulla**	0.299	0.248	0.185
5	**Doda**	0.229	0.206	0.165
6	**Ganderbal**	0.266	0.224	0.161
7	**Jammu**	0.500	0.475	0.357
8	**Kargil**	0.229	0.256	0.242
9	**Kathua**	0.304	0.268	0.211
10	**Kishtwar**	0.140	0.187	0.163
11	**Kulgam**	0.214	0.203	0.156
12	**Kupwara**	0.165	0.145	0.109
13	**Leh**	0.483	0.500	0.500
14	**Poonch**	0.135	0.143	0.117
15	**Pulwama**	0.209	0.212	0.181
16	**Rajouri**	0.205	0.207	0.162
17	**Ramban**	0.165	0.165	0.137
18	**Reasi**	0.279	0.286	0.214
19	**Samba**	0.368	0.428	0.309

20	**Shopian**	0.198	0.223	0.171
21	**Srinagar**	0.372	0.305	0.220
22	**Udhampur**	0.253	0.230	0.178

Source: Author's Calculation.

جموں و کشمیر کے تمام خطوں میں، جموں خطہ اور لداخ خطہ بینکنگ خدمات کی دستیابی کے لحاظ سے کافی حد تک بہتر ہیں جبکہ کشمیر کے خطہ میں بینکنگ خدمات کی نسبتاً کم دستیابی ہے۔ 2021 میں لیہہ، جموں اور سانبہ اضلاع سرفہرست ہیں جبکہ کپواڑہ، پونچھ اور بانڈی پورہ میں بینکنگ خدمات کی سب سے کم دستیابی ہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ، دستیابی کے لحاظ سے مسلسل کمی ریکارڈ کی گ ءی ہے کیونکہ جموں و کشمیر کے مختلف اضلاع میں آبادی میں اضافے کے حوالے سے بینکوں کی شاخوں کی تعداد میں اضافہ کم ہوا ہے۔

• بینکنگ سروسز کا استعمال (جہت 3)

Kempson et al. 2004 کے مطابق یہ طول و عرض under banked یا marginally banked افراد کے تصور سے ظاہر ہوتا ہے۔ انہوں نے دیکھا ہے کہ کئی ظاہری طور پر اعلیٰ بینک والے ممالک میں، بینک اکاؤنٹس رکھنے والے بہت سے افراد دستیاب خدمات کو کم استعمال کرتے ہیں۔ مالیاتی خدمات کا استعمال مختلف اقسام میں ہو سکتا ہے، بشمول کریڈٹ، ڈپازٹ، ادائیگیاں، ترسیلات زر، منتقلی وغیرہ، اس لیے استعمال کے طول و عرض میں ان تمام فارموں کا ڈیٹا شامل ہونا چاہیے۔ تاہم، ضلعی یا یہاں تک کہ ریاستی سطح پر ادائیگیوں، ترسیلات اور منتقلی کے اعداد و شمار ابھی تک دستیاب نہیں ہیں۔ موجودہ

اشاریہ میں استعمال کے طول و عرض کو شامل کرتے مجموعی ضلعی گھریلو پیداوار کے فیصد کے طور پر کل کریڈٹ اور ڈپازٹ والیوم کو شامل کیا گیا ہے۔

	Districts	Usage Dimension 2011	Usage Dimension 2016	Usage Dimension 2021
1	**Anantnag**	0.084	0.106	0.106
2	**Badgam**	0.061	0.106	0.114
3	**Bandipora**	0.048	0.075	0.074
4	**Baramulla**	0.105	0.132	0.123
5	**Doda**	0.075	0.096	0.113
6	**Ganderbal**	0.077	0.104	0.110
7	**Jammu**	0.406	0.497	0.485
8	**Kargil**	0.139	0.185	0.232
9	**Kathua**	0.125	0.178	0.190
10	**Kishtwar**	0.079	0.113	0.137
11	**Kulgam**	0.074	0.104	0.110
12	**Kupwara**	0.048	0.068	0.077
13	**Leh**	0.297	0.409	0.500
14	**Poonch**	0.078	0.096	0.108
15	**Pulwama**	0.091	0.130	0.145
16	**Rajouri**	0.085	0.109	0.132
17	**Ramban**	0.077	0.093	0.100
18	**Reasi**	0.111	0.149	0.148
19	**Samba**	0.188	0.259	0.295
20	**Shopian**	0.098	0.148	0.139
21	**Srinagar**	0.500	0.500	0.403
22	**Udhampur**	0.109	0.146	0.149

Source: Author's Calculation

جدول 5.4 کے وضاحتی اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ مالی شمولیت کے اشاریہ کے استعمال کے طول و عرض میں وقت کے ساتھ بہتری آئی ہے لیکن کچھ اضلاع میں، 2021 کے لیے طول و عرض کی قدر میں کمی واقع ہوئی ہے۔ وہ اضلاع جو پہلے اچھی طرح سے کام کر رہے تھے جیسے سری نگر اور جموں، نے 2021 کے لیے اس جہت میں کمی بھی ظاہر ہوئی۔ اس بگاڑ کے اہم عوامل کووڈ-19 کا اثر اور ریاست جموں و کشمیر کی تنظیم نو ہو سکتی ہے۔

1.1 مال شمولیت انڈکس کا حساب

وزن، اوپری باؤنڈز، اور لوئر باؤنڈز کے انتخاب کی مذکورہ بالا تصریحات کے ساتھ، پھر ہم تین جہتی خلا میں ایک نقطہ (d_p, d_a, d_u) کے ذریعے ضلع کی نمائندگی کرنے کے قابل ہوتے ہیں، جہاں (d_p, d_a, d_u) طول و عرض ہیں۔ ضلع کے اشاریہ جات جو فارمولہ (1) کا استعمال کرتے ہوئے شمار کیے گئے تھے۔ ان وضاحتوں کے ساتھ، یہ کافی حد تک واضح ہے کہ موجودہ منظر نامے میں ان ڈائمنشن کی حدود مندرجہ ذیل ہیں۔

$1 \le d_p \le 0$ ،، $0 \le d_u \le 0.5.$ اور $0.5 \le d_a \le 0$، جہاں نقطہ (0,0,0) بدترین ممکنہ صورتحال (مکمل اخراج) کی نشاندہی کرتا ہے، اور نقطہ (1,0.5,0.5) بہترین یا مثالی ممکنہ صورت حال (مکمل مالی شمولیت) کی نشاندہی کرتا ہے۔ ایک ضلع جس کا مالیاتی نظام دوسرے ضلع سے زیادہ جامع ہے اسے اس ضلع کے مقابلے میں مثالی نقطہ کے قریب ہونا چاہئے جس کا مالیاتی نظام کم شامل ہو۔ اسی طرح، ایک ایسی قوم جس کے پاس ایک مالیاتی نظام ہے جو زیادہ جامع ہے، اس علاقے کے مقابلے میں سب

سے نچلے مقام سے زیادہ دور واقع ہونا چاہئے جس میں مالیاتی نظام کم شامل ہو۔ نقطہ (0,0,0) سے پوائنٹ (d_p, d_a, d_u) کے معمول کے مطابق یوکلیڈین فاصلے کی سادہ اوسط اور مثالی نقطہ (1,0.5, 0.5) سے اس کا معمول بنایا ہوا الٹا یوکلیڈین فاصلہ ہے۔ ہمارے مجوزہ IFI میں، ہم X اور 0 کے درمیان معمول کے مطابق Euclidian فاصلے کی ایک سادہ اوسط (X1، فارمولہ (2) سے ظاہر ہوتا ہے) اور X اور W (X2، فارمولہ (3) سے ظاہر ہوتا ہے) کے درمیان نارملائزڈ معکوس یوکلیڈین فاصلہ استعمال کر رہے ہیں۔

$$X_1 = \frac{\sqrt{d_1^2 + d_2^2 + \cdots + d_n^2}}{\sqrt{w_1^2 + w_2^2 + \cdots + w_n^2}} \quad (2)$$

$$X_2 = 1 - \frac{\sqrt{(w_1 - d_1)^2 + (w_2 - d_2)^2 + \cdots + (w_n - d_n)^2}}{\sqrt{(w_1^2 + w_2^2 + \cdots + W_n^2)}} \quad (3)$$

IFI= $\frac{1}{2}[X_1 + X_2]$

$$\text{IFI}= \frac{1}{2}\left[\frac{\sqrt{d_p^2 + d_a^2 + d_u^2}}{\sqrt{1\cdot5}} + \left(1 - \frac{\sqrt{\left(1 - d_p\right)^2 + (0\cdot5 - d_a)^2 + (0.5 - du)^2}}{\sqrt{1\cdot5}}\right)\right] \quad (4)$$

یہ یقینی بنانا آسان ہے کہ یہاں تجویز کردہ IFI میں پہلے درج تمام مطلوبہ خصوصیات موجود ہیں۔ زیادہ جامع مالیاتی نظام والی معیشت کو کم جامع مالیاتی نظام کے مقابلے میں مثالی نقطہ W کے قریب ہونا چاہیے۔ اسی طرح، زیادہ جامع مالیاتی نظام والا ضلع کم جامع نظام والے ضلع سے پوائنٹ O سے دور ہونا چاہیے۔ ملک، ریاست یا ضلع کا IFI 0 اور X کے درمیان معمول کے فاصلے کی اوسط اور W اور X کے درمیان معکوس معمول کے فاصلے کا اوسط ہے۔ تمام جہتوں کے لیے مالی شمولیت کے مجموعی نتائج کی مثال دی گئی ہے جہاں ہم

مختلف علاقوں اور ضلع میں بھی بہت بڑا فرق دیکھتے ہیں۔ 2011، 2016 اور 2021 کے مالیاتی شمولیت کے اشاریہ پر ہر ضلع کی کارکردگی کا خلاصہ جدول 5.5 میں دیا گیا ہے۔

Districts	**IFI 2011**	**IFI 2016**	**IFI 2021**	**Rank**
Jammu	0.947	0.949	0.918	1
Leh	0.809	0.903	0.906	2
Samba	0.625	0.826	0.797	3
Srinagar	0.888	0.725	0.626	4
Kathua	0.508	0.667	0.622	5
Kargil	0.482	0.567	0.563	6
Reasi	0.370	0.604	0.559	7
Rajouri	0.367	0.567	0.527	8
Kishtwar	0.347	0.575	0.525	9
Udhampur	0.436	0.589	0.511	10
Baramulla	0.401	0.548	0.507	11
Kulgam	0.304	0.530	0.497	12
Shopian	0.290	0.524	0.482	13
Doda	0.341	0.534	0.472	14
Ganderbal	0.356	0.560	0.470	15
Pulwama	0.331	0.487	0.468	16
Poonch	0.321	0.485	0.461	17
Ramban	0.316	0.489	0.460	18
Badgam	0.275	0.492	0.435	19
Anantnag	0.311	0.467	0.402	20
Kupwara	0.251	0.411	0.402	21
Bandipora	0.245	0.412	0.391	22

یہاں تک کہ علاقائی اور ضلعی سطحوں پر بھی، ریاست جموں وکشمیر میں مالی شمولیت کی سطح بہت مختلف ہوتی ہے۔ یہ طے پایا ہے کہ جموں کے آس پاس کے اضلاع، جو مرکزی پوزیشن کے قریب ہیں، مالی شمولیت کے معاملے میں اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ مالیاتی شمولیت کے لحاظ سے سرفہرست دس اضلاع میں سے سات جموں کے علاقے میں، دو لداخ کے علاقے میں، اور صرف ایک کشمیر کے حطے میں واقع ہے۔

جموں خطہ کے وہ اضلاع جو جموں ضلع کے قریب ہیں اس خطے میں بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے اضلاع ہیں جبکہ وہ اضلاع جو دور دراز اور اونچائی پر ہیں جیسے رامبن، پونچھ اور ڈوڈا سب سے نیچے ہیں۔

کشمیر کے حطے میں، صرف سری نگر ضلع مالی شمولیت کے اشاریہ کی کارکردگی میں سب سے اوپر ہے، جبکہ دیگر تمام اضلاع سب سے نیچے ہیں۔ اس حالت کی کئی ممکنہ وجوہات ہیں، جن میں وادی میں سیاسی عدم استحکام، ریاست کی تنظیم نو، اور انفراسٹرکچر اور مواصلات کی خرابیاں شامل ہیں۔ دور دراز کے اضلاع میں مالی شمولیت کی کارکردگی نمایاں طور پر خراب ہے۔

مالی شمولیت کے لحاظ سے، لداخ کے خطہ کے دونوں اضلاع اچھے مقام پر ہیں، جیسا کہ مالی شمولیت کے اشاریہ سے ماپا جاتا ہے۔ لداخ وہ خطہ ہے جہاں آبادی کی کثافت سب سے کم ہے اور فی مربع کلومیٹر صرف 4.5 باشندے ہیں، جو اس خطے کی بہتر پوزیشن میں بھی مثبت کردار ادا کرتا ہے۔ ضلع لیہہ ان 22 اضلاع میں واحد ضلع ہے جو 2021 میں بہتری کا مظاہرہ کر رہا ہے۔ ریاست کی 2019 کی تنظیم نو کے بعد اور کووڈ-19 کا مسئلہ ممکنہ وجہ ہو سکتا ہے کہ مالیاتی شمولیت کے انڈیکس میں لیہ کے استثناء میں تمام اضلاع میں کمی واقع ہوئی ہے۔

باب ششم

ماحصل

یہ باب مطالعہ کے کلیدی نتائج کو پیش کرتا ہے، جس کے بعد پالیسی کے مضمرات اور مزید تحقیق کے امکانات کے لیے سفارشات پیش کی گئی ہیں، جبکہ بینکنگ سیکٹر کی کارکردگی ہندوستان اور خاص طور پر جموں وکشمیر میں مالی شمولیت کو فروغ دینے میں اس کے کردار کو ذہن میں رکھا گیا ہے۔

مارچ 2011 میں 95,236 سے مارچ 2022 میں 1,58,792 تک، ملک میں بینک شاخوں کی تعداد میں نمایاں اضافہ ہوا ہے، جن کا ارتکاز دیہی علاقوں میں 33.58 فیصد ہے۔ دیہی علاقوں میں بینک کی شاخوں کی تعداد وقت کے ساتھ ساتھ مستقل رہی ہے، اس حقیقت کے باوجود کہ مالی شمولیت کے منصوبے (FIPs) اور شاخوں کی توسیع کی حکمت عملیوں کو ان کمیونٹیز تک پہنچنے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے۔ ہندوستان میں تمام بینکوں کی ایک تہائی شاخیں مارچ 2011 میں دیہی علاقوں میں واقع تھیں، اور یہ فیصد مارچ 2022 میں کوئی تبدیلی دیکھنے کو نہیں ملی۔

مارچ 2021 تک جموں اور کشمیر میں تمام بینک شاخوں کے تقریباً ایک چوتھائی کے ساتھ، جموں ضلع میں پوری ریاست میں سب سے زیادہ بینک شاخیں ہیں۔ جموں وکشمیر کے دیہی علاقوں میں بینک کی شاخوں کی توسیع میں وقت کے ساتھ نمایاں بہتری آئی ہے۔ دیہی علاقوں میں مارچ 2011 میں بینک کی 45.68 فیصد شاخیں تھیں، لیکن مارچ 2021 تک یہ تعداد بڑھ کر 49.02 فیصد ہو گئی۔

بیسک سیونگ بینک ڈپازٹ اکاؤنٹس (BSBDA) کے متعارف ہونے اور پردھان منتری جن دھن یوجنا سے اس کے کنکشن کے بعد سے، اکاؤنٹ کھولنے کے طریقہ کار میں کافی بہتری آئی ہے۔ ابتدائی طور پر، یہ نو فرلز اکاؤنٹس کے خیال پر مبنی تھا۔ نومبر 2005 میں اس کے آغاز کے بعد سے، مارچ 2010 تک 50.6 ملین نون فریلز اکاؤنٹس بنائے گئے تھے۔ مارچ 2015 میں 398.1 ملین تک پہنچنے کے بعد، یہ اندازہ لگایا جاتا ہے کہ اگلے پانچ سالوں کے دوران بینک اکاؤنٹس کی تعداد میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے۔ پی ایم جے ڈی وائی کو اپنانا مکمل طور پر غیر بینکنگ لوگوں کو رسمی بینکنگ نظام میں لانے کے لیے موسر ثابت ہوا ہے۔ دسمبر 2021 کے آخر تک، بی ایس بی ڈی اے (BSBDA) بڑھ کر 663.1 ملین تک پہنچ گ ءے۔

ریزرو بینک آف انڈیا کی طرف سے یہ سفارش کی گئی تھی کہ تمام گھریلو شیڈولڈ کمرشل بینک (SCBs) بشمول پبلک اور پرائیویٹ سیکٹر بنک، بورڈ سے منظور شدہ مالیاتی شمولیت کے منصوبے (FIPs) کو اپنی مسابقتی فائدہ پر مبنی کاروباری حکمت عملیوں کے ایک لازمی جزو کے طور پر تیار کریں۔ FIPs کو ریزرو بینک میں جمع کرایا جاتا ہے اور تین سال کے وقفوں میں لاگو کیا جاتا ہے۔ ان منصوبوں میں عام طور پر درج ذیل کے لیے خود سیٹ اہداف شامل ہیں: دیہی اینٹوں اور مارٹر شاخوں کو کھولنا؛ کاروباری نامہ نگاروں (BCs) کو ملازمت دینا؛ بینکوں سے محروم دیہاتوں کو شاخوں/BCs/دیگر طریقوں سے ڈھانپنا؛ بیسک سیونگ بینک ڈپازٹ اکاؤنٹس (BSBDAs) کھولنا، بشمول BC-ICT کے ذریعے؛ کسان کریڈٹ کارڈز (KCC) اور جنرل کریڈٹ کارڈز (GCC) اور دیگر پروڈکٹس جاری کرنا جن کا مقصد مالی طور پر خارج شدہ طبقات کے لیے ہے۔

ریزرو بینک کا مالیاتی شمولیت کا منصوبہ بینکنگ خدمات تک عالمی رسائی فراہم کرنے اور قرضوں کی تقسیم کی شکلوں کو بڑھانے پر، خاص طور پر آبادی کے کمزور طبقات کے لیے مرکوز ہے۔ پائیدار اور قابل توسیع مالی شمولیت کے حصول کے مقصد کے لیے متعدد طریقوں کو بروئے کار لایا جارہا ہے، جن میں اصولوں میں مناسب نرمی، نئی مصنوعات کا تعارف، اور دیگر اضافی اقدامات شامل ہیں۔ کاروباری سہولت کاروں اور کاروباری نمائندوں کی ملازمت کے ذریعے، ریزرو بینک نے بینکوں کو بینکنگ خدمات (BCs) کی فراہمی کے دوران بیچوانوں کی خدمات استعمال کرنے کی اجازت دی۔ BC ماڈل بینکوں کو دیہی آبادی کے بہت قریب سائٹ پر 'کیش ان کیش آؤٹ' لین دین کرنے کے قابل بناتا ہے، اس لیے آخری میل تک پہنچنے کے مسئلے کو حل کرتے ہیں۔

ملک بھر کے تمام بغیر بینک والے دیہاتوں میں دہلیز پر بینکنگ خدمات فراہم کرنے کے لیے، ایک مرحلہ وار حکمت عملی وضع کی گئی ہے۔ پہلے مرحلے 2010-2013 کے دوران، 2000 سے زیادہ آبادی والے تمام غیر بینک والے دیہاتوں کی نشاندہی کی گئی اور مختلف بینکوں (پبلک سیکٹر کے بینکوں، نجی شعبے کے بینکوں، اور علاقائی دیہی بینکوں) کو اسٹیٹ لیول بینکرز کمیٹیوں (SLBCs) کے ذریعے کوریج کے لیے الاٹ کیا گیا۔ مختلف طریقوں - برانچ یا BC یا دیگر طریقوں جیسے اے ٹی ایم، موبائل وین وغیرہ۔ پہلے مرحلے یعنی 2010-2013 کے دوران، 2,000 سے زیادہ آبادی والی 74,414 غیر بینکنگ کمیونٹیز میں بینکنگ آؤٹ لیٹس قائم کیے گئے ہیں۔ 2,493 برانچوں کے علاوہ، ان نئے کھولے گئے بینکنگ مقامات میں BCs کے ذریعے کھولے گئے 69,589 مقامات اور دوسرے چینلز کے ذریعے بنائے گئے 2,332 مقامات شامل ہیں۔ اس کے مطابق، ریاست جموں و کشمیر میں، 2,000 سے زیادہ آبادی والے 795

دیہاتوں کی شناخت بینکنگ آؤٹ لیٹس کی کمی کے طور پر کی گئی ہے اور انہیں بینکنگ خدمات کی فراہمی کے لیے مختلف بینکوں کو تفویض کیا گیا ہے۔ مالی سال 11-2010 میں ایسے 417 دیہاتوں کا احاطہ کیا گیا، جن کی تعداد مالی سال 12-2011 کے اختتام پر مزید بڑھ کر 727 ہو گئی۔ 13-2012 کے آخر میں ان تمام گاؤں کو ریاست میں تفویض کردہ بینک کے ذریعے پورا کیا گیا تھا۔

دوسرا مرحلہ (2016-2013) میں 2,000 سے کم آبادی والے دیہاتوں کو بینکنگ خدمات فراہم کرنے کے لیے نافذ کیا گیا تھا۔ ملک بھر میں کل 4,90,298 غیر بینک والے دیہاتوں کی نشاندہی کی گئی اور مختلف اداروں (پبلک سیکٹر بینکوں، پرائیویٹ سیکٹر بینکوں، اور علاقائی دیہی بینکوں) کو ایک مخصوص مدت کے اندر کوریج کے لیے تفویض کیا گیا۔ 31 مارچ 2017 تک، 96 فیصد (472,136 دیہات) مختص کیے گئے تھے، جن میں برک اور مارٹر (brick and mortar) شاخوں کے ذریعے 19,875 گاؤں، BCs کے ذریعے 431,359 گاؤں، اور دیگر طریقوں سے 20,905 گاؤں شامل ہیں۔ مجموعی طور پر، پہلے مرحلے کے آغاز پر، ہندوستان میں دیہاتوں میں 33,378 شاخیں، BCs34,174 اور 142 دیگر بنکنگ اوٹلٹس تھیں، جن میں دیہاتوں میں نمایاں اضافہ ہوا (بنیادی طور پر BCs کی ترقی) جیسا کہ دسمبر 2021 تک، 53249 شاخیں کھولی گ ءیں، ان دیہاتوں میں BC18,44,732 اور 2542 دیگر بینکنگ آؤٹ لیٹس ریکارڈ کیے گئے۔

جموں وکشمیر میں، 2,000 سے کم آبادی والے کل 5582 دیہاتوں کی نشاندہی کی گئی ہے، جن میں 1393 ایسے دیہاتوں کی شناخت کی گئی ہے جو پہلے ہی مالیاتی شمولیت کے پلان-II کے تحت بینکنگ خدمات

کی فراہمی کے لیے حکومت ہند کے "سوابھیمان کی توسیع" پروگرام کے تحت شامل کیے گئے۔ مزید 4,077 غیر بینک والے دیہاتوں کا مجموعی ہدف جسے مارچ 2015 کے آخر تک مکمل کرنے کی ضرورت تھی تاہم، بینکوں نے 31 مارچ 2015 تک 4319 گاؤں کا احاطہ کیا، جو کہ مجموعی ہدف کا تقریباً 106 فیصد ہے۔ مقررہ ہدف کو پورا کرنے میں بینکوں کی کارکردگی خاص طور پر آر بی آئی کے ان رہنما خطوط کے تحت قابل تعریف ہے۔

برک اور مارٹر(brick and mortar) بینک کی شاخیں بینکنگ کی رسائی اور مالیاتی شمولیت کو بڑھانے کا ایک اہم حصہ ہیں، اور اس لیے اسے کم از کم 5,000 کی آبادی والے دیہاتوں پر توجہ مرکوز کرنے کا انتخاب کیا گیا ہے جہاں ایک طے شدہ کمرشل بینک کی شاخ نہیں ہے۔ لہذا، ایس ایل بی سی کنویز بینکوں کو ہدایت دی گئی کہ وہ ایسے علاقوں کی نشاندہی کریں جن کی آبادی 5,000 سے زیادہ ہے جہاں ان کی متعلقہ ریاست میں شیڈول تجارتی بینک کی شاخ نہیں ہے۔ جیسا کہ SLBCs کے ذریعہ رپورٹ کیا گیا ہے، شاخ کے قیام کے لیے 8,018 گاؤں کی نشاندہی کی گئی اور SCBs(RRBs سمیت) کو تفویض کیا گیا۔ اس روڈ میپ کے مطابق، ریزرو بینک آف انڈیا نے بینکوں کو مشورہ دیا کہ فزیکل برانچز کو مارچ 2017 تک کھولنا ضروری ہے، لیکن بینک ڈیڈ لائن کو پورا کرنے میں ناکام رہے۔ 30 ستمبر 2018 تک، ملک کے 8,018 شناخت شدہ دیہاتوں میں سے صرف 75.51 فیصد گاؤں جن کی آبادی 5,000 سے زیادہ تھی، کو بینکنگ خدمات تک رسائی حاصل ہوئی۔

جموں و کشمیر میں، J&K SLBC نے 5,000 سے زیادہ آبادی والے 104 دیہاتوں کی نشاندہی کی تھی جہاں کسی بھی شیڈول کمرشل بینک کی کوئی شاخ نہیں ہے اور ان دیہاتوں کو مختلف بینکوں کے درمیان مختص کیا ہے تاکہ برک اور مارٹر شاخوں یا CBS سے چلنے والے بینکنگ آؤٹ لیٹس کے ذریعے احاطہ کیا جاسکے۔ مالی سال 21-2020 کے اختتام پر، ایسے 27 گاؤں اب بھی تفویض کردہ بینکوں کے ذریعے کور نہیں کیے گ ءے۔

اس کے علاوہ، ریزرو بینک نے مالیاتی خواندگی کے پروگراموں کے ذریعے مالی شمولیت کو فروغ دینے کے لیے متعدد اقدامات کیے ہیں تاکہ بینکنگ خدمات کو ان تک پہنچایا جاسکے جن کی رسائی ان تک نہیں ہے۔ فروری 2009 میں، ریزرو بینک نے بینکوں کو مشورہ دیا کہ وہ مفت مالی خواندگی، تعلیم اور مشاورت فراہم کرنے کے لیے مالیاتی خواندگی اور کریڈٹ کونسلنگ سینٹرز (FLCCs) قائم کریں۔ اسکیم کے تحت، مارچ 2012 تک، 429FLCCs قائم کیے گئے تھے۔ مزید، FLCCs کی کچھ کمیوں کی وجہ سے، اسکیم پر نظر ثانی کی گئی ہے، اور بینکوں کو مالی خواندگی کے مراکز (FLCs) قائم کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ مارچ 2013 کے آخر تک، 6 جون 2012 کے رہنما خطوط پر نظر ثانی کے جواب میں 718 مالیاتی خواندگی مراکز (FLCs) قائم کیے گئے تھے۔ 2021 کے آخر تک ملک میں مالیاتی خواندگی کے 1,495 مراکز (FLCs) تھے۔ وبائی مرض کے دوران ملک بھر میں مالیاتی تعلیم کے مسلسل پھیلاؤ کو یقینی بنانے کے لیے، ریزرو بینک کے علاقائی دفاتر نے مجازی مالیاتی تعلیم کے پروگرام نافذ کیے اور مالی آگاہی کے پیغامات پھیلانے کے لیے مقامی کیبل ٹیلی ویژن اور کمیونٹی ریڈیو کا استعمال کیا۔ 2017 سے، ریزرو بینک نے مالی شمولیت سے متعلق اہم

مسائل کے بارے میں بڑے پیمانے پر بیداری پیدا کرنے کی کوشش میں ہر سال ایک ہفتہ کو 'مالی خواندگی ہفتہ' کے طور پر نامزد کیا ہے۔

مطالعہ کے تجرباتی حصے میں، مالی شمولیت کی پیمائش مندرا سرما (Mandira Sarma IFI) کے تیار کردہ مالیاتی شمولیت کے اشاریہ کا استعمال کرتے ہوئے کی گئی ہے۔ اس انڈیکس کو اس کی کثیر جہتی اور اہم ریاضیاتی خصوصیات کو مد نظر رکھتے ہوئے استعمال کیا جارہا ہے جو اسے پوری معیشتوں یا خطے میں اور وقت کے ساتھ ساتھ مالی شمولیت کی سطح کا موازنہ کرنے کے قابل بناتا ہے۔

اس مطالعہ میں، IFI جموں و کشمیر کے تمام 22 اضلاع (3 خطوں پر مشتمل ہے، یعنی جموں خطہ، کشمیر خطہ اور لداخ خطہ) کے لیے 2011، 2016 اور 2021 کے لیے شمار کیا گیا ہے۔ مطالعہ بتاتا ہے کہ سالوں کے دوران، جموں و کشمیر کے تمام اضلاع میں مالی شمولیت کی سطح میں عمومی بہتری آئی ہے۔ جموں و کشمیر کے خطوں میں سے، لداخ کا خطہ (اب جموں و کشمیر کی تنظیم نو کے بعد ایک الگ UT ہے) گزشتہ برسوں سے مالی شمولیت میں اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کر رہا ہے۔ خطہ کے دونوں اضلاع، یعنی لیہہ اور کرگل، سال 2021 کے مطابق بالترتیب 2 اور 6 نمبر پر ہیں۔ کشمیر کے علاقے کے بیشتر اضلاع متعلقہ سال کے لیے IFI میں سب سے کم اسکور کرنے والوں میں شامل ہیں۔

1.1 مالیاتی شمولیت انڈیکس کے اہم نتائج

- اننت ناگ، بانڈی پورہ، کپواڑہ، اور بڈگام انڈیکس کے دخول کے طول و عرض میں سب سے نچلے درجے کے اضلاع ہیں، جب کہ جموں ضلع بینکنگ خدمات کی رسائی کے لحاظ سے سرفہرست ہے، اس کے بعد سامبا، لیہہ اور کٹھوعہ کا نمبر آتا ہے۔
- خطہ کشمیر کے صرف دو اضلاع انڈیکس کے دخول کے طول و عرض کے ٹاپ 10 اضلاع میں ہیں۔ دیگر دو خطوں کے مقابلے میں، یہ کشمیر کے علاقے میں بینکوں سے محروم لوگوں کی شدت کو ظاہر کرتا ہے۔ جموں و کشمیر کے تمام اضلاع میں بینکنگ خدمات کا پھیلاؤ 2011 کے مقابلے میں 2016 اور 2021 کے درمیان نمایاں طور پر بڑھا ہے۔ جموں و کشمیر کے تمام اضلاع میں یہ بہتری PMJDY کے کامیاب نفاذ سے منسوب ہو سکتی ہے۔
- مزید یہ بھی دیکھا ہے کہ تمام اضلاع اور خطوں کے درمیان مالیاتی خدمات کی دستیابی میں بھی بڑا تفاوت ہے۔ لداخ خطہ کا لیہہ ضلع دستیابی کے لحاظ سے سرفہرست ہے، اس کے بعد جموں، کرگل اور سری نگر کا نمبر آتا ہے۔
- چونکہ دستیابی کے طول و عرض کا اہم اشارہ کل آبادی کے لحاظ سے بینک شاخوں کی تعداد ہے، جب کہ لیہہ اور کرگل جموں و کشمیر کے سب سے کم آبادی والے اضلاع ہیں، تناسب ان اضلاع کے لیے سازگار ہو جاتا ہے۔ جموں اور سری نگر کے اضلاع بالترتیب جموں خطہ اور کشمیر کے علاقے کے مرکز ہیں، در یں اثنا، ان دونوں اضلاع میں بڑی شہری آبادی ہے (یعنی جموں کی کل آبادی کا 50 فیصد اور 2011 کی

مردم شماری کے مطابق سری نگر کی آبادی کا 98.60 فیصد). یہ دوسرے اضلاع کے حوالے سے مالیاتی خدمات کی بہتر دستیابی کی نمایاں وجہ ہو سکتی ہے۔

- ❖ کپواڑہ، پونچھ ،اور بانڈی پورہ، تین اضلاع جن میں اونچائی والے ٹپو گراف اور دور دراز مقامات ہیں، مالی شمولیت کے اشاریہ کی دستیابی کے طول و عرض میں آخری نمبر پر آتے ہیں۔
- ❖ 2021 میں، لیہہ ضلع کو مالی شمولیت کے اشاریہ کے استعمال کے طول و عرض میں پہلے مقام حاصل ہے،اس کے بعد جموں، سری نگر اور سامبا کا نمبر ہے۔ 2011 کے بعد لیہہ ضلع کے مالیاتی خدمات کے استعمال میں تیزی سے بہتری آئی جبکہ جموں اور سری نگر کے اضلاع آہستہ آہستہ زیادہ مستقل ہوتے گئے۔
- ❖ بانڈی پورہ، کپواڑہ اور رام بن میں جموں و کشمیر کے دیگر اضلاع کے مقابلے فی کس ڈپازٹ اور کریڈٹ کا تناسب کم ہے،اور یہ وہ علاقے ہیں جہاں مالیاتی خدمات کا سب سے کم استعمال کیا جاتا ہے۔ دیگر دو خطوں کے مقابلے مجموعی طور پر کشمیر کے علاقے میں نسبتاً کم لوگ مالیاتی خدمات کا استعمال کرتے ہیں۔
- ❖ مالی شمولیت انڈیکس کے مجموعی نتائج کے مطابق، کشمیر ریجن کا صرف ایک ضلع، سری نگر، پورے جموں و کشمیر کے ٹاپ دس اضلاع میں شامل ہے۔ مذکورہ بالا علاقے کی کارکردگی میں بھی وقت کے ساتھ ساتھ کمی واقع ہوئی،اور انڈیکس کی رسائی اور دستیابی کے طول و عرض پر خاص طور پر منفی اثر پڑا۔ جموں اور کشمیر کے سب سے زیادہ شامل اضلاع مبینہ طور پر جموں اور لیہہ ہیں۔ جموں ضلع کے دو پڑوسی اضلاع سامبا اور کٹھوعہ بھی اسی طرح دور دراز کے اضلاع سے زیادہ جامع ہیں۔

❖ 2021 تک، سب سے کم مالی شمولیت والے اضلاع بانڈی پورہ، کپواڑہ اور اننت ناگ ہیں۔ اعداد و شمار نے مالی شمولیت میں خاص طور پر دو بڑے خطوں یعنی جموں اور کشمیر کے درمیان ایک اہم جغرافیائی تغیر ظاہر کیا ہے۔

1.2 پالیسی کے مضمرات کے لیے تجاویز

معیشت میں مالی شمولیت کی اہمیت کو مد نظر رکھتے ہوئے اور اسی سلسلے میں پچھلے اقدامات کا جائزہ لیتے ہوئے، ہندوستان میں بالخصوص جموں و کشمیر میں مالی شمولیت کے منظر نامے کو بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔ اپنے مطالعے کے نتائج کی بنیاد پر ہم اسٹیک ہولڈرز کے لیے درج ذیل تجاویز پیش کرتے ہیں۔

جموں و کشمیر بینک جموں و کشمیر کا سب سے بااثر مالیاتی ادارہ ہے کیونکہ اس کے پاس ریاست کی تمام بینک شاخوں کا 46 فیصد سے زیادہ حصہ ہے۔ دیگر تمام نجی اور پبلک سیکٹر کے بینکوں کی شہری علاقوں میں زیادہ ارتکاز کے ساتھ ریاست میں موجودگی بہت محدود ہے۔ پبلک سیکٹر کے بینکوں جیسے SBI اور PNB کو اپنے بینکنگ نیٹ ورک کو، خاص طور پر دور دراز اور اونچائی والے مقامات پر پھیلانا چاہیے تاکہ ان علاقوں میں بھی مالی شمولیت کی بہتری دیکھی جا سکے۔

پردھان منتری جن دھن یوجنا کے نفاذ کے بعد، مالیاتی خدمات میں قومی دخول قابل ستائش ہے۔ اس کے بجائے، مالیاتی خدمات کا استعمال نسبتاً مستقل رہا ہے۔ حکومت اور بینکنگ اداروں دونوں کو مطلوبہ اور سستی مالیاتی مصنوعات پیش کرنے کے لیے جذبے سے کام کرنے کی ضرورت ہے جو عام لوگوں کے لیے مالیاتی خدمات کے استعمال میں اضافہ کرے گی۔ مناسب اور سستی مالیاتی خدمات تک رسائی ہی اس مسئلے میں حصہ

ڈالنے والا واحد عنصر نہیں ہے، اس کے باوجود بینک والی آبادی کا ایک بڑا حصہ پیشکش پر موجود خدمات کا بہت کم استعمال کر رہا ہے اور ان کی خصوصیت انڈر بینکڈ کے طور پر ہے اور ساتھ ہی ساتھ دستیاب مالیاتی خدمات کے بہتر استعمال کی عادت ڈالنے کی بھی ضرورت ہے۔

جموں و کشمیر میں پردھان منتری جن دھن یوجنا کے نفاذ میں جے اینڈ کے بینک کا اہم کردار رہا ہے۔ دوسرے بڑے بینکوں کو بھی اسی طرح اسکیم کی کوریج کو بڑھانا چاہیے۔ کھاتہ کھولنے کے علاوہ دیگر اسکیموں پر بہت زیادہ کام کیا جانے کی اشد ضرورت ہے، جیسے ڈیبٹ کارڈ کی سہولت دینا اور سماجی تحفظ کے فوائد۔ مالیاتی شعبے کو ریاست کی عوام میں ان اضافی فوائد کی تقسیم میں تیزی لانی چاہیے۔

مالیاتی خواندگی مالی شمولیت کے ہدف کے سب سے ضروری اجزاء میں سے ایک ہے۔ ملک بھر میں مالیاتی خواندگی کو عالمگیر بنانے کے لیے متعدد حکومتی کوششوں کے باوجود، اس جزو پر بہت زیادہ زور دینے کی ضرورت ہے۔ جموں و کشمیر میں، ایس ایل بی سی نے کئی سالوں میں مالی خواندگی سے متعلق بہت سی سرگرمیاں انجام دی ہیں، تاہم ان سرگرمیوں کا ارتکاز صرف شہری علاقوں تک محدود ہے، جب کہ دیہی علاقوں میں، مالی خواندگی سے متعلق سرگرمیاں بہت کم منعقد کی جاتی ہیں۔

جموں و کشمیر میں، ایس ایل بی سی کو مالی شمولیت کے پروگراموں کا جائزہ لینے کے لیے ایک خصوصی کمیٹی قائم کرنی چاہیے، خاص طور پر ان اضلاع میں جو آبادی کے مالی طور پر خارج کیے گئے طبقے کی کوریج میں کم کارکردگی کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ چونکہ کشمیر کے علاقے کی کارکردگی توقعات سے کم ہے، اس لیے اس کے حالات کو بہتر بنانے اور اس کی رکاوٹوں کو کم کرنے کے لیے ایک ادارہ جاتی مداخلت ہونی چاہیے۔

ڈیجیٹل فنانس کا رجحان پوری دنیا میں غیر معمولی اور اولین پالیسی ترجیح بن گیا ہے۔ ہندوستان میں، اس نے مالیاتی خدمات کی رسائی اور استعمال کو کم کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ اسی طرح جموں و کشمیر میں ڈیجیٹل فنانسنگ کا ایک بہتر انفراسٹرکچر اور کمیونیکیشن سیٹ اپ تیار کرنے کی ضرورت ہے۔

1.3 مستقبل کی تحقیق کا دائرہ کار

اس تحقیق نے اس موضوع پر تحقیق کے زیادہ تر اہم پہلوؤں پر توجہ دی ہے۔ چونکہ ایک مطالعہ میں تمام نظریات اور طریقہ کار کو شامل کرنا ممکن نہیں ہے، اس لیے ہم نے اس موضوع کے کئی شعبوں پر روشنی ڈالی ہے جہاں مستقبل میں مزید تحقیق کی جاسکتی ہے۔

متعلقہ اعداد و شمار کی عدم موجودگی کی وجہ سے، ہم نے ریاست جموں و کشمیر میں مالی شمولیت کو فروغ دینے میں صرف تجارتی بینکوں اور ان کی شمولیت کو درج کیا۔ بنیادی ڈیٹا بیس کے ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے، مستقبل میں تحقیقات میں دیگر متعلقہ مالیاتی کمپنیوں کو شامل کرنا ممکن ہے۔

اے ٹی ایم اور کاروباری نمائندوں کی مالی شمولیت کی کچھ اہم جہتیں شامل نہیں ہیں۔ مستقبل کی تحقیقوں میں ان جہتوں کو شامل کرنے سے مالی شمولیت کی حیثیت کی تصویر مزید واضح ہو جائے گی۔

مختلف سماجی گروہوں اور جنسوں کے درمیان مالی اخراج (شاملیت) کی مقدار کا تجزیہ کرنا ضروری ہے۔ ان عوامل کو بروئے کار لاتے ہوئے مستقبل کی تحقیقیں مالی شمولیت کی درست نوعیت کو مزید ظاہر کریں گی۔